नामअसामी

ईंस्टकस नम्बर मुजिब खातावही

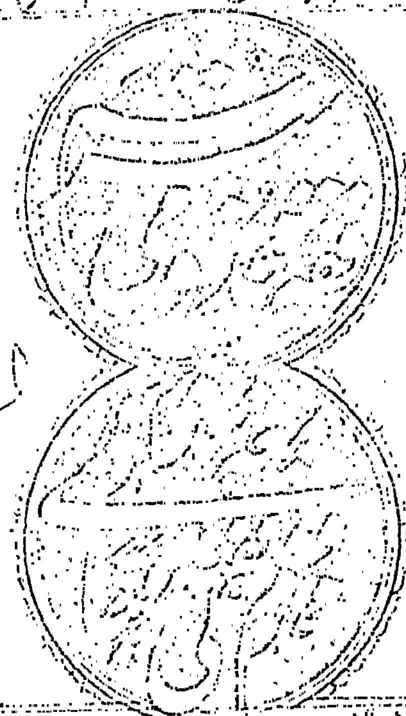
[illegible]

इसतरफ़ खाताबही के इन्दराजकीन [illegible]कीजावे गी

१ ॥ ॐ श्रीराधेगोपीजनवल्लभो

الحمد للہ والمنۃ کہ از تالیف مولانا الشیخ الشاہ حضرت مخدوم محمد ہاشم

کتاب مستطاب المختصر الحساب و تحفۃ الاشراف فی علم الترتیب المسمی



بتصحیح مترجم کہ آنجناب مولانا مولوی ابو محمد عبد العزیز الدانی العزاوی سکنہ آگرہ

باہتمام تام جناب شیخ خادم دین سید المرسلین حضرت بدر الدین بن عبد الصمد

دیباچہ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ

خاکسار احقر العباد ربانی ابو محمد عبد العزیز بن عبد السلام العثمانی متوطن شہر گڑھی حبیب اللہ خان ضلع ہزارہ از اضلاع پنجاب اتفاق زمانہ سے بندر معمورہ بمبئی میں آیا اور یہاں آکر خدا نے توفیق دی ایک ایسے شخص سے ملاقات کرایا جو مسلمانوں کا خیر خواہ۔ قوم کا دلسوز جسکی ہمت علیا ادنی دینی اور قوم کو نفع دینے والے کاموں میں مصروف رہتی ہے۔ جوان صالح جناب بدر الدین بن عبد اللہ صاحب قوریشی بمبئی دام اللہ حیاتہ۔ آپنے ایک دن فرمایا کہ جناب حضرت مخدوم علی مہائمی قدس سرہ کی تصانیف عربی زبان میں ہیں جنسے عموما اہل ہند مستفید نہیں ہو سکتے لہذا اونکی کسی ایک کتاب کا ترجمہ اردو میں ہو جانا چاہیے۔ پھر اونکی کتاب جسکو فقہ مخدومی کہتے ہیں خیال میں آئی اسوجہ سے کہ حضرت مخدوم صاحب کی نسبت سے تو اہل کوکن اکثر شافعی المذہب ہیں اور مذہب شافعی کو ضرور پسند کرینگے۔ اگر اس کتاب کا ترجمہ ہو تو نہایت مناسب ہے اسلئے کہ اس ترجمہ سے اہل وطن کو زیادہ نفع پہنچیگا۔ اور عام مسلمان مرد و زن اپنے فرائض مذہبی سے واقف ہو جائینگے

لیکن ایک قلمی نسخہ مجکو دلا دیا جس میں جب میں نے اوسکو دیکھا تو کاتبوں کی تحریف سے اصلی حالت کتاب کی بگڑی ہوئی تھی اور یہ بھی سننے میں آیا کہ اس کتاب میں کسی نے کچھ مسائل اپنی طرف سے الحاق کر دئے ہیں اسلئے متعدد نسخوں کو جمع کرنیکی کوشش کی مگر سوائے دو نسخوں کے اور نہ ملے لیکن اونکی حالت بھی [illegible] تو مجبور ہو کر [illegible] اصل نسخہ کی اصلاح کی اور کتب معتبرہ شافعیہ سے مطابق کیا گیا سوائے چار پانچ مسائل کے سب ملحق مسائل تھے نصف صفحہ میں متن لکھکر نصف کو نیچے بالمقابل با محاورہ اردو ترجمہ لکھا تاکہ طالب علم کو ترجمہ میں سہولت ہو اور اسلئے زیادہ عوام کو مواضع مشکلہ کی تفسیر بالائے خطابین کر دی اور جہاں زیادہ ضرورت دیکھی حاشیہ پر اونکی توضیح کر دی۔ ترجمہ کی اصلاح و تطبیق مسائل میں جناب مولانا مولوی شیخ احمد صاحب نے حسبۃً للہ اپنے اوقات عزیزہ صرف فرمائے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ اور علمائے کرام و فضلائے عظام کو یہ ترجمہ دکھایا گیا اور انہوں نے بھی بذریعہ تحریر تقریظ عنایت کیں جو کہ اخیر کتاب میں مطبوع ہیں۔ پھر بھی اگر کچھ بھول چوک رہ گئی ہو تو اہل فضل اصلاح فرمائیں مترجم کو ہدف ملامت نہ بنائیں بلکہ مترجم اور مصنف و باعث ترجمہ جناب بدر الدین بن عبد اللہ قوریشی صاحب کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

ابو محمد عفا عنہ متوطن شہر گڑھی حبیب اللہ خان صانہا الرحمن عن حوادث الزمن

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

الحمد لله والمنة که از تواليف مولانا شيخ المشائخ حضرت مخدوم علی الفقيه المهائمی قدس سره
کتاب مستطاب المختصر الجامع در فقه امام شافعی رحمة الله عليه المسمی به

فقه مخدومی
مع
ترجمه هندی

از مولانا جناب مولوی ابو محمد عبد العزيز العثمانی المهزاروی دام فيضه الجلی - باهتمام التام جناب ديانت
مآب خادم دين سيد المرسلين جناب حضرت بدر الدين بن عبد الله صاحب صبا قوری

در مطبع گلزار حسنی بمبئی محله جهاڑی سرنگ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سب تعریف واسطے اللہ کو کہ سب جہان کا رب ہے۔ اور نیک عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے۔ اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل و اصحاب سب پر

ھذا کتاب الطہارۃ

یہ کتاب ہے طہارت کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا
یشترط لرفع الحدث والخبث ماءٌ مطلقٌ المیاہ التی یصح التطہیر بہا سبعۃ میاہ ماء السماء وماء البحر وماء النہر وماء البرد وماء العین وماء البیر وماء الثلج +

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اوتارا ہمنے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا۔ حدث اور پلیدی کے دور کرنیکے واسطے مطلق پانی شرط ہے مطلق پانی وہ ہے کہ بلا قید اسکا نام لیا جاوے جیسے عرق گلاب اور مثل اسکے اگر دیکھیں میں پانی ملا ہو لیکن نہیں ہے کہ گلاب کی طرف نسبت کیجے۔ مطلق سے خارج ہے۔ حدث ایک اعتباری شے ہے جو اعضا کو قائم ہو کر نماز کی صحت کو مانع ہوتا ہے جیسا کہ عموم عورتکو ہاتھ لگانا یا عورت سے وطی کرنا اور مثل اسکے ۔ جن پانیونکے ساتھ طہارت درست ہوتی ہے وہ سات ہیں پانی آسمان کا پانی سمندر کا پانی نہر کا پانی برف کا پانی چشمہ کا پانی کنوئیں کا پانی اور اولے کا

والماء علی اربعة اقسام طاهر مطهر غير مكروه وهو الماء المطلق الذي يقع عليه اسم الماء بلا اضافة وطاهر مطهر مكروه وهو الماء المتشمس في اناء منطبع بوقت حار وبلد حار قال عليه السلام يا حميراء لا تفعلي فانه يورث البرص والجذام وطاهر غير مطهر وهو الماء المستعمل في فرض الطهارة وهو غير طهور فان بلغ الماء المستعمل قلتين عاد طهورا ولا ينجس كثير الماء بملاقات النجاسة فان تغير بها صار نجسا وقليله ينجس بملاقات النجاسة فان بلغ قلتين من محض الماء ولا تغير عاد طهورا والا لم يطهر والمتغير بما خالطه من الطاهرات طاهر غير طهور ولا يضر التغير الذي لا يمنع

اور اقسام پانی کے چار ہیں۔ اول پانی او نہیں ہے وہ ہو کہ خود بھی پاک ہو اور پاک کرنیوالا بھی ہے بغیر کراہت کے۔

اور یہ وہ مطلق پانی ہے کہ جسپر بولا جاتا ہے پانی کا نام بغیر اضافت کے۔

دوسرا پانی پاک ہو اور پاک کرنیوالا بھی لیکن مکروہ ہے اور یہ وہ پانی ہو کہ دھاتی برتن میں دھوپ سے گرم ہوا ہو گرمی کے وقت میں اور گرم شہر میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اسکا استعمال نکر کہ یہ برص اور جذام پیدا کرتا ہے۔

تیسرا پانی پاک ہو لیکن پاک کرنیوالا نہیں۔ اور وہ وہ پانی ہو کہ کسی فرض طہارت میں استعمال ہو چکا ہو۔ یہ پانی پاک کرنیوالا نہیں۔ پس مستعمل پانی اگر قلتین کو پہنچ جاوے اور اوسمیں تغیر نہو تو پاک کرنیوالا ہو جاتا ہے۔

اور بہت پانی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ مگر اوس وقت کہ نجاست سے متغیر ہو جاوے تو نجس ہو جاویگا۔ اور تھوڑا پانی نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے پس اگر یہ پانی خالص پانی کے ملنے سے قلتین کو پہنچے اور اوسمیں کچھ تغیر نہو تو یہ پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہوگا۔ ورنہ ویسا ہی رہیگا۔ اور جس پانی کو پاک چیزیں ملکر متغیر کریں تو وہ خود پاک ہو لیکن پاک کرنے والا نہیں

وقوع الاسم عليه ولا يضر التغير بطول المكث ولا يضر التغير بالطين والطحلب وما في مقر الماء وممره وبالمجاور كالعود والدهن وبالتراب والملح المائي وان طرحا فيه وماء نجس وهو الماء الذي حلت فيه النجاسة وهو دون القلتين تغير او لم يتغير او كان قلتين فتغير بها بلون او طعم او ريح فطهره بزوال نفسه او بماء آخر وقدر ماء الكثير قلتان وهو خمسمائة رطل بالبغدادي تقريبا اي فلا يضر نقصان رطلين ويضر الكثير على المذهب واعلم ان القلتين في الراكد مقدار ذراع وربع في الطول وذراع وربع في العرض وذراع وربع في العمق

باب النجاسة

کہ پانی سے پانی کا نام دور نکرے - اور وہ تغیر بھی مضر نہیں جو پانی کے دیر تک ٹہرنے سے پیدا ہوا ہو - اور وہ تغیر بھی مضر نہیں جو مٹی اور کائی اور اوس چیز کے ملنے سے جو پانی کے ٹہرنے اور پانی کی گذرگاہ میں ہوا ہو - اور نہ ساتھ مجاور جیسا کہ لکڑی تیل اور نہ ساتھ مٹی کے اور دریائی نمک کے اگرچہ یہ دونوں چیزیں پانی میں قصدا ڈالی بھی جاویں اور پانچواں پانی نجس ہے اور یہ وہ پانی ہے کہ ملجاوے اوس میں نجاست اوس حال میں کہ یہ پانی قلتین سے کم ہو - خواہ متغیر ہو وے یا نہو فقط نجاست کے ملنے سے پلید ہو جاتا ہے - یا یہ پانی قلتین ہو لیکن اس تھوڑی نجاست نے ملکر رنگ یا ذائقہ یا ریح کو تغیر کر دیا تو پھر ایسے آب طہارت اسکی اسطرح ہو سکتی ہے کہ خود بخود یہ پانی اس تغیر کو دور کرے - یا دوسرا پانی سے یہ تغیر دور ہو جاوے - اور بہت پانی کا اندازہ قلتین ہے اور قلتین تخمیناً پانچسو رطل بغدادی ہیں - ان سے ایکدو رطل کم ہو ویں تو مضر نہیں اور دو سے زیادہ اگر کم ہو ویں تو بنابر مذہب مضر ہے - اور جان تو کہ ٹہرے ہوے پانی میں قلتین کا اندازہ یہ ہے کہ ہو وے طول میں سوا ہاتہ اور اسیطرح عرض میں اور عمق میں

باب ہے نجاست کے بیان میں - ہر نشہ کرنے والی -

هي المسكر المائع والكلب والخنزير
وما تولد منهما او من احدهما من
حيوان طاهر والبول والغائط والروث
والمذي والودي ومني غير الادمي
والدم والصديد والقيح والقئ
والخمر والنبيذ والميتة الا السمك
والجراد والادمي وما لا يوكل لحمه
اذا ذبح وشعر الميتة وعظمها نجس
الا شعر الادمي والمراد بالميتة زائلة
الحيوة بلا ذبح شرعي وشعر ما لا يوكل
لحمه اذا انفصل عنه في حال حيوته غير الادمي
ولبن ما لا يوكل لحمه سوى الادمي وما
ينجس بذلك وما يعفى عن شيء من
النجاسة الا اليسير من الدم ويعرف
الكثير والقليل بالعادة ويستثنى
منها ميتة لا نفس لها سائلة كالخنفساء
والذباب والنمل والنحل والقمل والبرغوث

بہنے والی چیز اور کتا اور خنزیر نجس ہے ۔
اور جو کہ ان دونوں سے پیدا ہووے۔ یا پاک حیوان انکا بچہ پیدا ہو
اور پیشاب اور پاخانہ اور لید اور مذی اور ودی
اور آدمی کے سوا۔ اور دونکی منی اور خون اور پیپ اور
زرد آب اور قے اور شراب اور نبیذ اور مردہ جانور
سوا مچھلی اور ٹڈی اور آدمی کے ۔ اور وہ جانور کہ
ذبح کئے پر گوشت اوسکا نہ کہایا جاوے۔ اور مردار بال
اور ہڈی نجس ہین ۔ مگر آدمی کے بال پاک ہین اور مراد
مردار سے وہ ہے کہ نکلجاوے جان اوسکی بغیر ذبح شرعی کے
اور جس جانور کا گوشت کہایا نہین جاتا (یعنی حرام جانور)
اوسکی زندگی مین بال اوسکے جدا ہو جائین تو وہ بھی نجس ہین
مگر آدمی کے بال پاک ہین اور جسکا گوشت کہانا درست نہین
اوسکا دودہ بھی پلید ہے سوا آدمی کے ۔
پس جو چیز کہ اس سے پلید ہوئی ہو سو وہ بھی نجس ہے اور کچہ بھی نجاست
معاف نہین ہوتی ۔ مگر تہوڑا خون اور کمی بیشی عادت سے
معلوم ہوتی ہے اور مستثنی ہے اسسے وہ مردہ جانور کہ جسکا خون
بہنے والا نہو ۔ جیسے گوبر ولا ۔ اور مکھی

اذا ماتت في الاناء وفيه الماء او مائع آخر لم تنجسه مالم تطرح فيه لا ان طرحت فيه او غيره فانه ينجس الماء والمائع وتعفى عما لا يدركه الطرف لقلته ورطوبة فرج الحيوان الطاهر طاهر والعلقة والمضغة ورطوبة فرج المرأة ليست من النجاسات وماء القروح والنفطات فان كان له رائحة كريهة فهو نجس والجزؤ المنفصل من الحي كميتة لا شعر الماكول وريشه وبيضه وانفحته والمسك وفارة المسك

فصل ويطهر من النجاسات الخمر اذا تخللت وليس فيها عين ولم تلاقيها نجاسة اجنبية وان نقلت من الظل الى الشمس او بالعكس والجلد الذي نجس بالموت يطهر ظاهره وباطنه بالدباغ وهو نزع الفضلات بادوية حريفة ولو بنجسة لكن الجلد بعد الدباغ كثوب النجس لا به

اور چونٹی - اور شہد کی مکھی - اور جوں - اور پسو - جب اس میں مرجائیں اور اس برتن میں پانی یا بہنے والی چیز (مثل سرکہ دودھ وغیرہ کے) ہو تو اسکو نجس نہیں کرتی - جبتک کہ اس میں یہ جانور ڈالے نہ جائیں اور اگر ڈالے گئے - یا انہوں نے خود بخود گرکر پانی یا بہنے والی چیز کو متغیر کیا تو پانی اور بہنے والی چیز نجس ہو جائیگی - اور معاف ہے وہ تھوڑی پلیدی جو کہ نظر میں نہ آسکے - اور پاک حیوان کی فرج کی رطوبت بھی پاک ہے اور علقہ - اور مضغہ اور عورت کے فرج کی رطوبت نجاست سے نہیں - اور زخموں کا پانی اور آبلوں کا پانی اگر بدبو رکھتا ہو تو نجس ہے - اور زندہ جانور کا جدا کیا ہوا جزو مثل اوسکے مردے کے نجس ہے بجز بال حیوان ماکول اور پر اور انڈے - اور پنیر مایہ اور مشک اور نافہ مشک کے -

فصل نجاسات سے شراب پاک ہو جاتی ہے جبکہ خود بخود سرکہ بنجاوے - اور اوس میں کوئی چیز جرم والی پڑی ہو اور نیز اوسکے ساتھ کوئی الگ نجاست نہ ملی ہو اور شراب اگرچہ سایہ سے دھوپ کیطرف نقل کیجاوے یا اسکے برعکس بھی تو پاک ہوجاتی ہے اور جو چمڑا موت کے سبب پلید ہوگیا وہ دباغت کے ساتھ اندر باہر سے

من غسلہ لا بالتراب والتشميس ولا يجب
استعمال الماء في اثناء الدباغ ولا يطهر
بعد الدباغ جلد الكلب والخنزير وفروعهما
وما ينجس بملاقات شيء من كلب او خنزير
او فروعهما يشترط غسله سبع مرات
احديهن بمزاج التراب الطاهر بالماء
ويجزي في بول الصبي الذي لم يطعم سوى
اللبن الرش مع التعميم ويغسل من بول
الجارية وما ينجس بغيرهما وان لم يكن له
عين كفى اجراء الماء عليه وان كان له
عين وجب ازالتها مع صفاتها ولا يضر
بقاء اللون او الريح اذا عسر ازالته
لا ان بقي الطعم وحده او اللون والريح
ولو وقعت فارة في بير وماؤها كثير
وتمعط شعرها نزح جميعها ويشترط
ورود الماء القليل على المغسول لا عصره
والغسالة تنفصل بلا تغير وزيادة وزن

فقط مٹی اوپر ڈالنے اور دہوپ میں رکھنے سے چمڑا پاک نہیں ہوتا
اور دباغت کے اثنا میں پانیکا استعمال کچھ واجب نہیں
(یعنی پانی کے بغیر ہی دوا اون کے ساتھ پاک ہو جاتا ہے)
اور خنزیر اور کتے اور انکے فروع کا چمڑا دباغت کے بعد
بھی پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جو چیز کتے یا خنزیر یا انکے
فروع کے کسی شی کے ملنے سے ناپاک ہو اوسکو سات دفعہ دہونا
شرط ہے جنمیں ایکبار مٹی پاک۔ پاک پانی کے ساتھ ملا کر دہووے
اور شیرخوار لڑکے کے پیشاب میں جو کہ بغیر دودھ کے کچھ غذا
نہیں کہاتا فقط پانی چھڑکنا کافی ہے۔ اسطرح کہ عام ہو جاوے
پانی۔ اور لڑکی کے پیشاب کے دہونا واجب ہے۔ اور جو چیز دون
ان دو چیزوں کے پلید ہو۔ اگر وہ پلیدی جسم والی نہیں تو فقط
پانی کا اوسپر بہانا بس کرتا ہے۔ اور اگر اوسکا جسم ہو تو مع اوسکے
صفات کے اوسکو زائل کرنا واجب ہے [۴]۔ اور اگر کوئیں میں چوہا گر جاوے
اور پانی اوسکا بہت ہو اور بال چوہے کے پراگندہ ہو جاویں تو اوس
کوئیں کا تمام پانی نکالا جاوے۔ اور جو چیز دہوئی جاتی ہے اوسپر تھوڑے
پانیکا ورود شرط ہے۔ نچوڑنا اوسکا کوئی شرط نہیں اور اوس غسالہ کا حکم
جو کہ بغیر تغیر و زیادتی وزن کے جدا ہو رہے مانند حکم مغسول کے ہے

۴ اور رنگ اور بو کا باقی رہنا جب اسکا دور کرنا مشکل ہو تو مضر ہے۔ ہاں فقط مزہ یا رنگ یا بو باقی رہے تو مضر ہے

حكمها حكم مغسولها ولو وقعت هرة
او فارة او طائر في ماء قليل او مائع آخر
وانغمست وخرجت حية لم تنجس بالمنفذ
ولو تنجس مائع ولو دهنًا تعذر تطهيره

فصل يحل استعمال كل اناء طاهر
ويحرم من الذهب والفضة استعمالًا
واتخاذًا الا المموه ـ لا المتخذ من الياقوت
ونحوه والمضبب بذهب او فضة وضبته
كبيرة فوق قدر الحاجة حرام وموضع
الاستعمال وغيره سواء ويحرم على الرجال
التحلي بالذهب لا اتخاذ انف
وسن ويحل له بالفضة
اتخاذ الخاتم مثقالًا ولها لبس انواع الحلي
من الذهب والفضة وما نسج بها لا فيه
اسراف كالخلخال وزنه مائتا مثقال و
للرجال تحلية المصحف بالفضة والمرأة
بهما ويحرم على المرأة تحلية آلات الحرب ويحرم

اور اگر بلی یا چوہا یا پرندہ تھوڑے پانی مین یا کسی بہنے والی
چیز مین گر پڑین اور اوسمین ڈوب کر جیتے نکل آئین تو اپنے
منفذ سے نجس نکرینگے ـ اور اگر بہنے والی چیز اگرچہ تیل ہی ہو
نجس ہو جاے تو اوسکا پاک کرنا ممکن نہین ـ

فصل ہر ایک پاک برتن کا برتنا حلال ہے لیکن اگر سونے چاندی کا
ہو تو اوسکا برتنا اور رہا کر رکھنا دونون حرام ہے مگر ملمع کیا ہوا
اور آبگینہ یاقوت اور اوسکی شکل کا بنا ہوا برتن درست ہے
اور سونے چاندی کا پیوند لگا ہوا اس حالت مین کہ وہ بڑا پیوند
حاجت سے زیادہ ہو حرام ہے ـ لیکن اگر پیوند بڑا بقدر حاجت ہو
تو جائز ہے اور چھوٹا پیوند بہرحال درست ہے اور اوسمین برتنے کی
جگہ اور غیر برتنے کی جگہ برابر ہے ناک بنا لینی یا دانت
یا منہ کو تار سے بنا کر استعمال کرنا حرام نہین
اور مردو کو چاندی کی انگشتری بقدر ایک مثقال کے بنا لینی جائز ہے
اور عورتونکو چاندی سونے کی سب قسم کے زیور اور جو کہ انکے تار دے کے
کپڑا بنا ہوا ہو جائز ہے ـ لیکن اوسمین اسراف کرنا جیسے دو سو
مثقال کے وزن کا خلخال پہننا حلال نہین اور مردونکو مصحف
شریف کا چاندی سے آراستہ کرنا اور عورتونکو سونے اور چاندی دونون سے

على الرجل لبس الحرير ويحل للرجل لبسه للضرورة كالحر والبرد المهلكين و يجوز للحاجة الاستصباح بالدهن النجس ويجوز للحاجة كجرب وحكة ودفع القمل ولو بسط فوق الديباج ثوب قطن وجلس عليه لم يحرم ويحل المطرف و والمطرز على قدر العادة ـ

فصل وشروط الوضوء واحد وهو ان يكون الماء طاهرًا مطهرًا واذا اشتبه عليه ماء طاهر بمتنجس ولو على الاعمى وهو قادر على اليقين اجتهد وتوضأ بما ظن طهارته لا فی میتة ومذكاة واخت رضاع واجنبية وفی ماء وبول يريقهما او احدهما فی الآخر ثم يتيمم ـ واذا استعمل بما ظن طهارته اراق الآخر ندبًا وفی ماء وماء ورد يتوضأ بكل واحد

اور مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ لیکن بباعث ضرورت کے جیسے سخت گرمی یا شدت سردی مین کہ ہلاکت کرنیوالی ہون جائز ہے۔ اور حاجت کیوقت نجس تیل کا چراغ مین جلانا جائز ہے اور واسطے کسی حاجت کے مانند خارش۔ کھجلی۔ جوؤن کے دور کرنیکو لیئے استعمال کرنا جائز ہے۔ اور اگر پارچہ دیبا پر روئی کا کپڑا بچھا کر بیٹھے تو حرام نہین۔ اور سونے چاندی کے بیل بوٹے والا کناری دار کپڑا عادت کے موافق جائز ہے۔

فصل وضو کی شرطون کے بیان مین۔

شرط وضو کی ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہو اور جب پانی پاک اور متنجس مین کسیکو شبہ واقع ہو۔ خواہ وہ شخص اندھا ہی ہو (لیکن) یقین حاصل کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اجتہاد کرکے جس پانی پر طہارت کا غالب گمان رکھتا ہو اوس سے وضو کرلیوے۔ لیکن اگر میتہ اور ذبیحہ مین یا ہمشیرہ رضاعی اور اجنبیہ مین شبہ ہو تو اجتہاد نکرے۔ اور اگر پانی اور پیشاب مین شبہ واقع ہو تو دونوکو بہادے یا ایک کو دوسرے مین ڈالدیوے۔ اور پھر تیمم کرے۔ اور جس حالت مین کہ ایک کو طہارت کے گمان پر استعمال کیا ہو تو دوسرے کو بطور استحباب بہا دیوے۔ اور اگر پانی اور گلاب مین شبہ ہو تو ہر ایک سے ایک بار وضو کرلیوے۔ پھر اگر وضو نہ کیا اور اجتہاد اوسکا بدل گیا تو اب دوسرے اجتہاد پر عمل نہ کرے بلکہ تیمم کرلے۔

منهما مرة فان لم يفعل وتغير اجتهاده
لم يفعل بالثاني بل يتيمم ولا اعادة
عليه ولو اخبر بنجاسة الماء مقبول الرواية
وبين السبب او كان فقيها موافقا اعتمد
قوله **فصل** وفروض الوضوء ستة
احدها النية عند غسل الوجه و
اقترانها فلو تأخرت عنه لم يجز
وكذا لو تقدمت عليه لم يكن عنه
فينوي رفع الحدث او بعض احداثه
او غيرها غلطا او استباحة مفتقر الى الطهارة
واداء فرض الوضوء لا ما يستحب له كمس المصحف
او لطواف الكعبة والمكث في المسجد وقراءة القرآن
ودائم الحدث كالمستحاضة ينوي
الاستباحة او اداء فرض الوضوء دون
رفع الحدث ولا يضر قصد التبرد مع
النية المعتبرة ويجب اقترانها باول غسل
الوجه ولا يضر تفريقها على الاعضاء

اور باوجود اسکے اسپر اعادہ کرنا نہیں۔ اور اگر کوئی شخص
جسکی روایت مقبول ہو پانی کے نجس ہونیکی خبر دیوے اور
(پلید ہونیکا) سبب بھی بیان کردیوے۔ یا وہ شخص فقیہ ہم مذہب ہو تو
ایسے شخص کے کہنے پر اعتبار کیا جاوے۔
فصل وضو کے فرضون میں۔ اور وضو کے چھ فرض ہیں
پہلا فرض نیت کرنا منہ دہوتے وقت۔ تو اگر منہ دہونے سے پیچھے نیت کرے تو
جائز نہیں۔ اسیطرح جب اُس جزو کے دہونے سے قبل نیت کرے جو منہ کی حد
مین داخل نہیں۔ تو نیت جائز نہوگی۔ اور نیت رفع مطلق حدث
یا بعض حدثونکو دور کرنیکی کرے۔ خواہ اوس حدث کے رفع کرنیکی غلطی سے
نیت کرے جو کہ اسپر نہین۔ یا اوس چیز کے مباح ہونیکی جو کہ طہارت کی
طرف محتاج ہو (جیسے قرآن کا مس) یا فرض وضو کے ادا کرنیکی نیت کرے
لیکن جس چیز کیلئے وضو کرنا سنت ہے اوسکی نیت نکرے جیسے قرآن کی تلاوت
اور مسجد مین ٹہرنا۔ اور دائم الحدث اور مستحاضہ فقط استباحت کی
یا ادائے فرض وضو کی نیت کرین۔ رفع حدث کی نکرین اور نیت معتبرہ کے
ساتھ اگر ٹھنڈک حاصل کرنیکا ارادہ کرے تو مضائقہ نہیں۔ اور واجب ہے
منہ کے پہلے جزو کے دہونے کے ساتھ متصل کرنا نیت کا۔ اور نیت کا ہر عضو پر
متفرق جدا جدا کرنا بھی کچھ مضر نہیں =

والثانی غسل الوجہ وھو ما بین
منابت شعر الرأس غالبًا ومنتھی الذقن
واللحیین طولًا وما بین الاذنین فی
العرض ویجب غسل باطن الخفیف من
اللحیۃ وظاھر الکثیف والخارج منھا
فیدخل فیہ موضع الغمم دون موضع
التحذیف والصلع والنزعتین وھما
البیاضان المکتنفان للناصیۃ وقیل
موضع التحذیف من الوجہ ویجب غسل
شعور الخفیفۃ علی الوجہ غالبًا کالاھداب
والحاجبین والعذارین والشاربین و
العنفقۃ وشعر الخد ظاھرا وباطنا
الثالث غسل الیدین مع المرفقین
وما علیھما وما یحاذیھما من ید زائدۃ
فاذا اشتبھت فکلتیھما والمقطوع من
الساعد یغسل الباقی ومن المرفق رأس
العضد ومن فوقہ یستحب باقیہ الرابع

دوسرا فرض منہ دہونا اور حد اوسکی غالبًا درمیان سرکے
بالونکے پیدا ہونیکی جگہ سے انتہا ٹھنڈی اور لحیتین تک طولًا اور عرض مین ایک
کان سے دوسرے کان تک ہے اور ہلکی ڈاڑہی کو اندر سے اور گہنی داڑہی کو باہر سے
اور باہر نکلی ہوئی کو حد داڑہی کی باہر سے دہونا واجب ہے۔ اور اوسمین موضع
غمم داخل ہے۔ اور موضع تحذیف اور صلع اور نزعتین داخل نہین۔
نزعتین دو سفیدیان ہین جو کہ پیشانیکو دو طرف سے گہیرتی ہین اور
بقول البعض موضع تحذیف منہ کی حد سے ہے۔ اور اون باریک بالونکا
جو کہ غالبًا منہ پر ہوتی ہین جیسے پلکین۔ ابرو۔ موچہین دو
رخسارون کے بال۔ بچی داڑہی انکا اندر سے اور باہر سے دہونا
واجب ہے۔
اور تیسرا فرض دونون ہاتہونکو کہنیون سمیت اور جو کچہ
کہ اوپر ہو اور جو کچہ کہ اونکے مقابل ہو دہونا۔ مقابل کی
مثال جیسے زائد ہاتہ پس اگر اصلی اور زائد ہاتہ مین اشتباہ
ہو تو دونون کو دہونا ضرور ہے۔ اور ساعد کٹ گئے ہوئے
مین باقی کا دہونا اور کہنی سے کٹی ہوئی مین بازو کو سرکیہ
دہونا واجب ہے۔ اور کہنی سے اوپر کٹے ہوئے مین باقیماندہ
بازو کا دہونا مستحب ہے۔ چوتہا

مسح شیٔ من بشرة الراس ویکفی الغسل
والبل بلا مدّ وكراهة
الخامس غسل الرجلين مع الكعبين و
شقوقهما السادس الترتيب كما ذكرنا

فصل وسنن الوضوء سبعة عشر السواك
عرضا بخشن والتسمية فى ابتداء الوضوء
وغسل الكفين الى الكوعين والمضمضة
والمبالغة فيه الا للصائم والاستنشاق
والمبالغة فيه الا للصائم وتثليث الغسل
والمسح وعند الشك ياخذ باليقين وتخليل
اللحية الكثة والابتداء باليمنى وتطويل
الغرة والتحجيل ومسح جميع الراس من مقدمه
فان عسر رفع العمامة كمل على العمامة
ومسح الاذنين ظاهرهما وباطنهما بماء
جديد ثلاثا ثلاثا ومسح العنق ببلل الراس
والاذنين وتخليل اصابع الرجلين بخنصر
اليد اليسرى من اسفل خنصر اليمنى الى خنصر اليسرى

فرض وضو - مسح کرنا ہے سر کے کچھ جزو کا - اور غوطہ و بھوڑالنا - اور تر ہاتھ پھیرنا بغیر نوبت کراہت کے جائز ہے -

پانچواں فرض وضو - ٹخنوں سمیت مع شگافوں کے پاؤں کا دھونا ہے -

چھٹا فرض وضو - ترتیب ہے یعنے ایک کے ساتھ ہی دوسرے فرض کو ادا کرنا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے

فصل وضو کی سنتوں کے بیان میں -

وضو کی اور سترہ سنتیں ہیں - مسواک کرنا منہ کے عرض میں کسی سخت چیز سے - اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا شروع میں وضو کے اور دونوں ہتھیلیوں کا پہنچوں تک دھونا - اور کلی کرنا اور اوسمیں مبالغہ بھی کرنا سوا صائم کے - اور ناک میں پانی لینا اور اوسمیں بھی مبالغہ کرنا بجز روزہ دار کے اور تین تین بار ہر عضو کو دھونا اور مسح کرنا اور شک واقع ہو تو یقین پر عمل کرے اور گنجان داڑھی کا خلال کرنا اور سیدھی طرف سے شروع کرنا - اور دراز کرنا غرہ اور تحجیل کا یعنی منہ اور ہاتھوں اور پاؤں کو اونکی حدوں سے زیادہ دھووے - اور سر کا تمام مسح کرنا اگلی طرف سے شروع کرکے کرنا - پھر اگر پگڑی کا نکالنا دشوار ہو تو پگڑی ہی پر مسح کی تکمیل کرے - اور دونوں کانوں کا ظاہر باطن ایک ایک تازہ پانی سے تین تین بار مسح کرنا اور گردن کا مسح کرنا ساتھ اوس تری کے جو سر اور کانوں کے مسح کرنے سے باقی رہی - اور خلال کرنا پاؤں کی انگلیوں کا

۱۴ والتکرار ثلثا ثلثا ۱۵ والموالات فی غسل الاعضاء ۱۶ وان لا یستعین فی وضوئه احدا و۱۷ ان لا ینفض یدیه بعد الوضوء ۱۸ وان لا ینشف اعضائه بعد الوضوء ۱۹ وان لا یتکلم فی اثنائه ۲۰ وان یقول بعد الفراغ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ عَبْدًا صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۵

ودعاء الاعضاء لا اصل له

اور ۱۴ تین تین بار مکرر کرنا۔ اور ۱۵ اعضا کو پے در پے دھونا۔ اور ۱۶ وضو کرنے میں کسیکی مدد نہ لینا اور ۱۷ بعد وضو کے اعضا کو نہ جھٹکنا اور ۱۸ ... اور ۱۹ اثناء وضو میں بات نہ کرنا۔ اور ۲۰ وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سے لیکر وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ تک پڑہے

جسکا ترجمہ یہ ہے

یا اللہ پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری تیری تعریف کے ساتھ برکت والا ہے نام تیرا اور عالی ہے ذات تیری اور تیرے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں۔ میں گواہی دیتا ہون کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں تو اکیلا ہی ہے تیرا شریک کوئی نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے اور میں تجھسے مغفرت چاہتا ہون اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون یا اللہ مجکو توا بین متطہرین اپنے صالحین بندون سے بنا اور مجکو صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا اور مجکو اون لوگون سے بنا جنپر کسیطرح کا خوف اور خلش نہیں۔

اور دعا اعضا کی کوئی اصل نہیں۔

فصل يقدم الداخل الى الخلاء يساره والخارج يمينه وبعكسه المسجد وينحي ذكر الله تعالى واسم رسوله ويعتمد في جلوسه على يساره ولا يتكلم على البول والغائط ولا يستقبل القبلة ولا يستدبرها وفي الصحراء حرام ولا يستقبل الشمس والقمر ويبعد أعين الناس ويستتر ويسكت ولا يبول في ماءٍ راكدٍ وجحرٍ ومهب ريح ومتحدث الناس والطريق وتحت الشجرة المثمرة ولا يستنجي بالماء موضع الفراغ۔

فصل وفي الوضوء اربعة آداب ان يستقبل القبلة وان يجلس على موضع عالٍ وان يجعل الاناء ان كان واسعًا عن يمينه وعلى يساره ان صب منه وان يقول بعد الوضوء شهادة۔

فصل والاستنجاء واجب من البول والغائط ويستبرئ من البول كما قال عليه السلام

فصل پاخانہ جانیوالا۔ پاخانہ میں داخل ہوتے وقت بایاں اور نکلتے وقت سیدھا پاؤں آگے کرے۔ اور مسجد میں داخل اور خارج ہوتے ہوئے اسکا برعکس کرے۔ اور جس چیز پر خدا تعالیٰ کا ذکر یا رسول صلعم کا نام مبارک لکھا ہو اسکو الگ کرے۔ اور بیٹھنے میں بائیں پاؤں پر زور دیکر بیٹھے۔ اور پیشاب اور پاخانہ پھرتے وقت بات نہ کرے اور قبلہ شریف کی طرف نہ منہ کرے نہ پیٹھ۔ اور اگر جنگل میں ہو تو یہ دونوں امر حرام ہیں۔ اور سورج اور چاند کی طرف بھی منہ نہ کرے۔ اور لوگوں کی نظر سے دور جائے۔ اور پردہ کرے۔ اور خاموش بیٹھے۔ اور ٹھہرے ہوئے پانی میں۔ اور سوراخوں میں اور ہوا کے رخ پر اور لوگوں کی بات کرنیکی جگہ پر۔ اور سڑک پر۔ اور میوہ دار درخت کے نیچے پیشاب نہ کرے۔ اور جسجگہ پاخانہ اور پیشاب کیا ہے اسجگہ پانی سے استنجا نہ کرے۔

فصل وضو کے آداب میں۔ اور وضو میں چار آداب ہیں۔ یہ کہ قبلہ کیطرف منہ کرے۔ اور یہ کہ بلند جگہ پر بیٹھے۔ اور برتن چوڑا ہو تو اسکو اپنے سیدھی طرف رکھے۔ اور اگر برتن سے دوسرا آدمی اسکے اعضا پر پانی ڈالتا ہو تو اسکو اپنی بائیں طرف رکھے۔ اور وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھے۔

فصل استنجا کے بیان میں۔ پیشاب اور پاخانہ سے استنجا کرنا واجب ہے۔ اور پیشاب سے خوب صفائی کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ پیشاب سے اچھی طرح صفائی کرو۔

استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه
ويجب الاستنجاء بالماء او الحجر من البول
والغائط ويستحب ان يتبع الحجارة بالماء
والجمع افضل وما في معنى الحجر كل جامد
طاهر قالع غير محترم ويجوز بالجلد المدبوغ
ويجزيه ان يقتصر على الماء او بحجر له ثلثة
اطراف ويسن الايتار وان يمر كل حجر على
جميع المواضع وان يستنجي بيساره فلا يستنجي
بالحجر النجس والزجاج الاملس والمطعومات
فان لم ينق بثلث مسحات وجب الزيادة
ويجب الاستنجاء لدود ونحوه وان لم
يلوث ويقول عند دخوله بسم الله اللهم
اني اعوذ بك من الرجس النجس الخبث المخبث
من الشيطان الرجيم وعند خروجه غفرانك
الحمد لله الذي اذهب عني الاذى
وعافاني -

فصل والذي ينقض الوضوء خمسة اشياء

اسلئے کہ قبر کا اکثر عذاب سبب پیشاب کے ہوگا - اور استنجا
کرنا واجب ہے - پیشاب اور پاخانہ سے ساتھ پانی یا پتھر کے -
اور پتھر کے بعد پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے - اور ان دونوں کا
جمع کرنا بہت بہتر ہے - اور پتھر سے مراد ہر ایک بھی ہوئی چیز
جو پاک ہو اور نجاست کو دور کر دینے والی ہو - لیکن محترم نہو
اور دباغت کیئے ہوئے چمڑے کے ساتھ بھی استنجا جائز ہے -
اور فقط پانی کے ساتھ استنجا کر لینا ہی کافی ہے - یا فقط
ایک پتھر سے جسکے تین گوشے ہوں جائز ہو - اور پتھروں
(یا ڈھیلوں میں) طاق عدد کا لحاظ رکھنا سنت ہے - اور
یہ بھی سنت ہو کہ ہر ایک پتھر کو تمام موضع نجاست پر پھیرے
اور یہ بھی سنت ہو کہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرے - اور نہ
استنجا کرو ساتھ نجس پتھر یا چکنے شیشے کے اور نہ ساتھ
کھانیکی چیزوں کے - اور اگر تین بار مسح کرنے سے پاک نہو
تو زیادہ کرنا واجب ہے - اور واجب ہے استنجا بسبب نکلنے
کرم یا اسکی شکل کے اگرچہ اوسکے نکلنے سے جگہ آلودہ نہی ہو
اور کہے پاخانہ میں داخل ہوتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور
نکلتے وقت غفرانک اللہم الی آخرہ

فصل (وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں)

اور وضو کو توڑنے والی پانچ چیزیں ہیں -

احدها الخارج من احد السبیلین قبلاً او دبراً
ولو نادراً الا المنی الثانی النوم لا نوم القاعد
مفضیاً بمحل الحدث الی الارض فلو انسد
المعتاد وانفتح تحت المعدة فالخارج منه
ناقض دون ما فوقها مطلقاً او تحتها و
المعتاد منفتح والثالث زوال العقل بجنون
او اغماءٍ او بسکرٍ او مرض الرابع لمس
المرأة الاجنبیة محل نکاحٍ التی سنها فوق
سبع سنین وکذلک الرجل لا محرمیة
بینهما ولو مس میتٍ دون صغیر وسن
وشعر وظفر وعضو منفصل الخامس
مس فرج الادمی بباطن الکف قبلاً کان
او دبراً حتی من میت وصغیر وفرج منفصل
ومحل الجب والذکر الاشل بالراحة او بطون
الاصابع ولو بیدٍ شلاء لا بما بین الاصابع
ورؤسها۔

فصل

ویحرم علی المحدث اربعة اشیاء

ایک وہ چیز ہے کہ اگلے یا پچھلے رستے سے نکلے اگرچہ نادر بات ہو
بجز منی کے۔ اور سونا لیکن اس طرح بیٹھ کر سووے کہ مقعد کی جگہ
زمین سے لگی ہو تو وضو نہیں جاتا۔ لیکن مجرای معتاد بند
ہو جاوے اور دوسرا مجرای معدے کے نیچے کھلے تو اوس سے جو چیز نکلے
وہ ناقض وضو ہے۔ مگر جب وہ مجرای معدے کے اوپر ہو تو مطلقاً
ناقض نہیں۔ اور اگر وہ مجرای جدید معدے کے نیچے ہو اور مجرای
معتاد بھی کشادہ ہو تو بھی ناقض نہیں۔
تیسرا عقل کا زائل ہونا بسبب جنون یا بیہوشی یا نشے یا مرض کے
چوتھا۔ مس کرنا اوس اجنبی عورت کو جس کے ساتھ نکاح کرنا
حلال ہو اور عمر اوس کی سات برس سے زیادہ ہو۔ اسی طرح
چھونا عورت کا مرد کو جبکہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوویں
اگرچہ وہ میت ہو۔ لیکن مذکور عمر سے کم ہو یا دانت
یا بال یا ناخن یا عضو منفصل کو مس کرے تو وضو نہیں ٹوٹتا
پانچواں مس کرنا آدمی کی فرج کو ساتھ باطن ہتھیلی کے
قبل ہو یا دبر میت ہو یا بچہ۔ متصل ہو یا جدا۔ اور
کٹے ہوئے ذکر کی جگہ کو مس کرنا اور شل آلت کو مس کرنا
بھی ناقض وضو ہے۔ خواہ ہتھیلی سے مس کرے یا
انگلیوں کے شکم سے اگرچہ ہاتھ شل سے مس کرے لیکن اگر انگلیوں
اور ان کے سروں کے درمیان جو جگہ ہے اوس سے مس کرے
تو وضو نہیں جاتا۔

فصل

اور حدث والے پر چار چیزیں حرام ہیں۔

الصلوة والطواف وعلى البالغ حمل المصحف ومسه ونقا وجلدا وخريطه وصندوقا فيهما المصحف وقلب ورقه بخشب وكذا ما كتب منه للدراسة دون تفسير ومنتهه وفقه ودراهم

فصل ويحرم على الجنب ستة اشياء الصلوة والطواف وقرأة القران ومس المصحف وحمله والمكث في المسجد

فصل ويحرم على الحائض والنفساء بسعة اشياء الصلوة والطواف والصوم وقرأة القران ومس المصحف وحمله ودخول المسجد والوطي والاستمتاع ما بين السرة والركبة واذا انقطع الدم ارتفع تحريم الصوم وحده وتبقى سائر المحرمات الى ان تغتسل ويجب عليها قضاء الصوم دون قضاء الصلوة

فصل والذي يوجب الغسل ستة اشياء ثلثة منها يشترك فيها الرجال والنساء وهي

نماز پڑہنی ۔ طواف کرنا ۔ اور بالغ ہو تو قرآن شریف کا اوٹھانا اور اوسکو مس کرنا ۔ خواہ اوسکے ورق کو ۔ یا صندوق کو جسمین قرآن شریف ہو ۔ یا جلد یا جزدان اوسکو اور لکڑی سے اوسکے ورق اولٹنا ۔ اور پڑہنے کے واسطے جو کچہ لکہا گیا ہو اوسکو بھی مس کرنا حرام ہے ۔
لیکن تفسیر اور فقہ اور روپون کو جنپر آیات قرآنی لکھی ہون مس کرنا حرام نہین ۔

فصل اور جنابت والے پر چہ چیزین حرام ہین ۔ نماز پڑہنی ۔ طواف کرنا ۔ قرآن پڑہنا قرآن شریف کو مس کرنا اور قرآن کو اوٹہانا ۔ اور مسجد مین دیر تک ٹہرنا ۔

فصل حیض والی اور نفاس والی پر نو چیزین حرام ہین نماز پڑہنی طواف کرنا روزہ رکہنا قرآن شریف کو پڑہنا اور قرآن کو مس کرنا ۔ اور اوٹہانا اور مسجد مین داخل ہونا اور مجامعت کرنی ۔ اور ناف سے گھٹنون کے درمیان استمتاع کی یعنی ملاعبت کرنی ۔ اور جب خون بند ہو جاے تو فقط روزہ کی تحریم اوٹہ جاتی ہے ۔ اور باقی محرمات غسل کرنے تک باقی رہتی ہین اور عورت پر روزہ کی قضا واجب ہے نہ نماز کی ۔

فصل اور غسل کو واجب کرنے والی چہ چیزین ہین ۔ تین مین مرد اور عورت سب شریک ہین ۔ ایک ان تینون مین سے تو مرد اور عورت کے ۔

التقاء الختانين وانزال المنى من طريق المعتاد وغيره والموت وثلثة منها يختص للنساء وهى النفاس والولادة والحيض والجنابة تحصل بتغييب الحشفة او قدرها فى اى فرج سواء كان ادميا او بهيمة ولو من ميت وخواص المنى ثلثة احدها التلذذ بخروجه ويعرف بالتدفق بدفعات ورائحة كرائحة الطلع والعجين رطبا وبياض البيض لجافة وان وجد علامة المنى وجب الغسل فان لم يوجد شئ من هذه الصفات فلا غسل والمرأة كالرجل فى الصفات المذكورة ويأخذ محتمل الحدثين بما شاء وتحرم بالجنابة ما يحرم بالحدث الا قرأة القران والمكث فى المسجد لا يحرم على الجنب العبور فى المسجد ويعرف منى الرجل بالثخانة والبياض ومنى المرأة بالرقة والاصفرار ولو اغتسلت من الجماع ثم خرج منها المنى تعيد ان قضيت شهوتها بذلك الجماع۔

ختنین کا ملنا ہے۔ دوسرے منی کا نکلنا ہے معتاد طریق سے یا غیر معتاد سے۔ سیوم موت کے۔ اور تین وجہیں ہیں کہ فقط عورتوں ہی کے ساتھ خاص ہیں۔ ایک اونمیں سے نفاس ہے۔ دوسرے ولادت یعنی بچہ جننا۔ سوم حیض

اور جنابت حاصل ہوتی ہے ساتھ غایب ہونے حشفہ کے یا بقدر حشفہ کے کسی فرج میں اگرچہ وہ فرج آدمی کی ہو یا چارپایہ کی خواہ مردہ کی ہو۔

اور منی کے تین خاصے ہیں۔ ایک یہ کہ اوسکے نکلنے سے لذت حاصل ہو۔ دوسرے یہ کہ دفعات کود کر نکلے۔ سیوم یہ کہ بو اوسکے مثل بو کھجور کے یا مانند خمیر گیہوں کی تری میں اور خشکی میں سفید ہو مانند سفیدی انڈے کے

اور جب علامات منی کی پائی گئی تو غسل واجب ہوا۔

اور اگر ان صفتوں میں سے کوئی صفت موجود نہو تو غسل واجب نہیں۔ اور عورت صفات مذکورہ میں مرد کے مانند ہے۔ اور جس کسیکا دونوں حدثوں میں احتمال ہو تو وہ جسکو چاہے اختیار کرے۔

اور جنابت والے پر وہ چیزیں حرام ہیں جو کہ حدث والے پر حرام ہیں بجز قرآن پڑھنے اور مسجد میں دیر تک ٹھیرنے کے۔ اور جنابت والے پر فقط مسجد میں سے گذر جانا حرام نہیں۔ (ان دیر تک مسجد میں ٹھیرنا اوسکو حرام ہے)۔

اور منی مرد کے ساتھ گاڑھے پنے اور سفیدی کے اور عورت کی ساتھ رقت اور زردی کے پہچانی جاتی ہے۔

اور جب عورت جماع سے غسل کر چکی پھر اوسکی فرج سے منی نکلے تو پھر اوس غسل کا اعادہ کرے۔ اگر شہوت اوسکی اوس جماع سے پوری ہو چکی تھی۔

فصل وفروض الغسل ثلثة النية عند غسل الراس وهي دفع الجنابة او استباحة مفتقر الى الطهارة او اداء فرض الغسل ونحوه مقرونة باول غسل مفروضة وازالة النجاسة ان كانت على بدنه كما في الوضوء وتعميم الشعر والبشرة بالغسل حتى منابت كثيفة ولا يجب المضمضة والاستنشاق واكمله ان يزيل الاذى اولا ويتوضأ كملا ثم يفيض الماء على راسه ويخلل اصول شعره ثم على شقه الايمن ثم الايسر ويتعهد المعاطف ويثلث ويدلك والمرأة تتبع اثر الدم شيئاً من المسك ونحوه عند عدمه ولا يسن تجديد الغسل بخلاف الوضوء ويسن ان لا ينقص ماء الوضوء عن مد وماء الغسل عن صاع ولا حد لاقلهما وعلى من بدنه نجاسة وجنب ازالتها اولا ثم يغتسل كالوضوء ومن اغتسل للجنابة والجمعة اجزاه عنهما ولاحدهما لا يجزئ عن الاخر ان نوى

فصل اور فرض غسل کے تین ہین نیت کرنی وقت دھونے سر کے۔ پس نیت کرے رفع جنابت کی یا اوس چیز کے مباح ہونکی جو محتاج ہو غسل کیطرف یا ادای فرض غسل کی یا مثل اوسکے در انحالیکہ یہ نیت غسل مفروض کے شروع کے ساتھ متصل ہو۔ اور دور کرنا نجاست کا اگر ویسکے بدن پر ہو جسطرح کہ وضو کرتے ہین۔
اور تمام چمڑے اور سب بالون مین پانی پہنچانا۔ لیکن کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا واجب نہین اور کامل غسل یہ ہے کہ پہلے میل وغیرہ کو دور کرے پھر کامل طور پر وضو کرے۔ پھر سر پر پانی ڈالے۔ بالونکی جڑونکا خلال کرے۔ پھر سیدھی طرف بدن کے پانی ڈالے پھر بائین طرف اور جوڑون اور بلونکو اچھی طرح پانی پہنچاے۔ بدنکو ملکر تین تین بار پانی ڈالے۔
اور عورت خون بند ہونیکے بعد فرج مین کستوری یا مثل اسکے اور کوئی خوشبو رکھے (تاکہ بدبو دور ہو جاے)
اور تجدید غسل سنت نہین بخلاف وضو کے۔ اور سنت ہے کہ وضو کا پانی ایک مد سے اور غسل کا ایک صاع سے کم نہو۔ اور وضو اور غسل کے سوا پانی کی کوئی حد نہین۔ اور جسکے بدن پر نجاست ہو واجب ہے دور کرنا اوسکا اوّلاً پھر غسل کرے وضو کے مانند۔
اور جسنے واسطے جنابت اور جمعہ کے غسل کیا تو دونون کفایت کرتا ہے اور اگر ایک کے واسطے مثلاً فقط جنابت کے واسطے کیا تو جمعہ سے کافی نہوگا۔ لیکن اگر فقط ایک کی نیت سے غسل کرے تو دوسری کافی نہوگا۔

الجنابة مع الجمعة او العيدين او النفلين او احدهما حصل ما نواه۔

فصل وسنن الغسل اربعة الوضوء قبله والتسمية وامرار اليد على الراس و البدن والموالات

فصل والاغتسالات المسنونات تسعة عشر غسل الجمعة والعيدين والكسوفين والاستسقاء والغسل من غسل الميت و الكافر اذا اسلم والمجنون والمغمى عليه اذا افاقا وعند الاحرام وعند دخول مكة والطواف والسعي والوقوف بعرفة والمبيت بمزدلفة ولرمي الجمار الثلاثة بمنى والغسل بعد الحجامة والغسل بعد حلق الراس والغسل عند الاعتكاف والغسل لبلوغ الصبي والفراق بين المرأة والرجل۔

فصل وشروط التيمم خمسة احدها وجود العذر من سفر او مرض والثاني

اور اگر جنابت کے ساتھ ہی جمعہ کی یا عیدین کی یا نفلوں کی یا ان میں سے ایک کی نیت کرے تو جس جسکی نیت کی ہے وہ اسکو حاصل ہو جائیگا (یعنی درست ہو جائیگا اور اسکا غسل ہو گیا)

فصل

غسل کی سنتیں چار ہیں۔ غسل سے پہلے وضو کرنا۔ بسم اللہ کا پڑھنا۔ ہاتھ کو سر اور سب بدن پر پھیرنا تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہجاے۔ اور پے در پے پانی ڈالنا۔

فصل

مسنون غسل انیس ہیں۔ جمعہ کا غسل۔ دو عیدوں کا غسل۔ چاند اور سورج کے گہن کا غسل۔ بارش مانگنے کا غسل۔ میت کے نہلانے سے غسل کرنا۔ اسلام لانے کے وقت غسل کرنا۔ بیہوشی اور دیوانگی سے اچھا ہونیکے وقت غسل کرنا۔ احرام باندھنے کے وقت غسل کرنا۔ مکہ میں داخل ہونیکے وقت غسل کرنا۔ طواف اور سعی کے وقت غسل کرنا۔ عرفہ میں وقوف کرنے کے واسطے غسل کرنا۔ مزدلفہ میں رات گذارنے کے واسطے غسل کرنا۔ منیٰ میں رمی جمار کے واسطے غسل کرنا۔ حجامت کے بعد غسل کرنا۔ سر منڈانے کے بعد غسل کرنا۔ اعتکاف کیواسطے غسل کرنا۔ لڑکپن سے بالغ ہونیکے وقت غسل کرنا۔ اور مرد اور عورت جب جدا ہوں غسل کرنا۔

فصل

تیمم کی پانچ شرطیں ہیں۔ ایک عذر کا پایا جانا سفر یا مرض کے سبب سے۔ دوسرا

دخول وقت الصلوٰۃ والثالث یطلب الماء
فی کل وقت من الاوقات والرابع یخاف
من استعمال الماء معہ تلف عضو او منفعتہ
او ببطوء البرء او شینا فاحشا علی عضو ظاہر
والخامس التراب الطاہر۔

فصل وفروض التیمم اربعۃ النیۃ ومسح
الوجہ ومسح الیدین الی المرفقین والترتیب

فصل یجوز التیمم بکل تراب طاہر
حتی الطین الذی ینبد او یبرور مل لہ
غبار لا بمعدن وسحافۃ خزف ومختلط
بدقیق ونحوہ وان قل الخلیط ولا بالتراب
المستعمل وھو ما لزم العضو او تناثر عنہ ولا یجوز
بما لا یسمی ترابا ولا یجوز التیمم بتراب الوقف
کتراب المسجد ولا بتراب المغصوب ولا بد
من قصد التراب ویکفی تمعکہ لان سفت
الریح علیہ فرددہ ونوی ولو تیممہ غیرہ باذنہ
ولو قادرا جاز

نماز کیوقت کا داخل ہونا۔ ۳ تیسرے طلب کرنا پانی کا ہر
ایک وقت مین اوقات نماز سے۔ چوتھے پانی کے استعمال سے
کسی عضو کے تلف کا خطرہ یا بیکار ہوجانے کا خوف یا دیر تک
مریض رہنے کا اندیشہ۔ یا کسی عضو پر۔ یا کسی ظاہر عضو پر
عیب فاحش رہجانیکا خوف ہو۔ پانچوین شرط یہ ہو کہ تیمم کیلیے
پاک مٹی ہووے۔

فصل

تیمم کے چار فرض ہین۔ پہلا فرض نیت کرنی۔ دوسرا منہ کا
مسح کرنا۔ تیسرا دونون ہاتھون کا کہنیون تک مسح کرنا چوتھا
فرض ترتیب وار ہر ایک فعل کو کرنا۔

فصل

درست ہی تیمم ہر پاک مٹی سے یہانتک کہ جس مٹی سے دوا کرتے
ہین یعنی گیری وغیرہ سے بھی جائز ہی اور جس بالو مین غبار
ہو اوس سے بھی جائز ہے۔ اور معدنیات اور ٹھیکری پسی ہوئی
ورو مٹی کہ جسمین آٹا یا مثل اوسکے ملگئے ہون۔
اگرچہ آٹا تھوڑا ہی اوسمین ہووے جائز نہین۔ اور مستعمل مٹی کے
ساتھہ بھی درست نہین مستعمل مٹی وہ ہے کہ عضو کے ساتھہ
لگی ہو یا اوس سے گری ہو۔ اور جسپر مٹی کا نام نہین بولا جاتا اوسکے
اور وقف مٹی سے تیمم جائز نہین جیسا کہ مغصوب اور مسجد کی مٹی سے اور ضرور ہے کہ مٹی کا
قصد کرے۔ اور کافی ہے منہ اور ہاتھونکو مٹی مین لوٹانا۔
اور اگر ہوا مٹی اوڑا کر اسپر ڈالے تو یہ شخص نیت کرکے
اوسکو اعضا پر ملے تو یہ تیمم جائز نہین۔ اور کسی دوسرے
آدمی نے اوسکو اوسکے اذن سے تیمم کرایا اور یہ تیمم کرنیوالا خود
بھی تیمم کرنے پر قادر تھا تو بھی درست ہے تیمم اوسکا۔

فصل

ارکان التیمم خمسة منها نقل التراب الی الوجه والید وبالعکس ونیة استباحة فرض الصلوة لانیة رفع الحدث او فرض التیمم ویجب اقترانها بالنقل واستدامتها الی مسح شیء من الوجه فلو نوی الفرض والنفل او مجرد الفرض ابیحا له وان نوی النفل او مطلق الصلوة فله النفل ومسح الوجه بالتراب والیدین مع المرفقین ولا یجب ایصال التراب الی منابت الشعور وان خفت ویجب الترتیب فی المسح دون النقل حتی لو ضرب یدیه علی التراب ومسح بیمینه وجهه وبیساره یمینه جاز

فصل

وسنن التیمم سبع التسمیة فی اوله ومسح الوجه والیدین بضربتین وتقدیم الیمنی علی الیسری وتخفیف التراب والبداءة باعلی الوجه والموالات بین الافعال وتفریق الاصابع فی ضربتین ویجب نزع الخاتم

فصل

تیمم کے ارکان پانچ ہین ایک ان مین سے مٹی کا نقل کرنا ہے اگرچہ منہ سے ہاتھ کیطرف یا ہاتھ سے منہ کیطرف ہو۔ دوم فرض نماز کے جائز ہونیکی نیت کرنی نہ رفع حدث کی نیت۔ یا فرض تیمم کی نیت کرے۔ اور واجب ہے ملانا اس نیت کا پہلی بار مٹی ملنے سے اور ساتھ رکھنا نیت کا منہ کے کچھ حصہ مسح کرنے تک۔ پس اگر فرض نماز کے لئے کسی نے نیت کی یا نفل کے لئے یا مجرد فرضون کے لئے تو یہ دونون درست ہین اسکے لئے۔ اور اگر نفل یا مطلق نماز کی نیت کی تو اس سے فقط نفل ہی پڑہنے جائز ہین۔ چوتھا رکن تیمم کا مٹی کے ساتھ منہ کا مسح کرنا ہے۔ اور دونون ہاتھون کا کہنیون تک مٹی سے مسح کرنا ہے۔ اور منابت الشعور یعنی بالونکی جڑاون تک کی جگہ مٹی کا پہنچانا کچھ ضرور نہین پانچوان رکن ترتیب ہے مسح الاعضا مین یعنی اعضا پر مٹی ملنے مین ترتیب واجب ہے۔ اور نقل کرنے مین ترتیب واجب نہین پس جس کسی شخص نے مٹی پر دو ہاتھ مارے اور سیدھے ہاتھ سے منہ کا مسح کیا اور بائین ہاتھ سے منہ کی سیدھی طرف کا مسح کیا تو جائز ہے

فصل

تیمم کے سات سنتین ہین۔ بسم اللہ پڑھنا شروع مین اور منہ کا مسح کرنا۔ اور ہاتھونکا مسح کرنا۔ دو ضربون کے ساتھ۔ اور سیدھے کو بائین پر مقدم کرنا اور تھوڑی مٹی لینی ضرب کے وقت اوٹھانی۔ یعنی تھوڑی لینی چاہیے۔ اور منہ کے اوپر کی طرف سے شروع کرنا۔ اور

في الثاني

فصل والذي يبطل التيمم ثلثة اشياء

احدها ما ابطل الوضوء والثاني وجود الماء في غير الصلوة والثالث الردة ـ

فصل وتيمم لكل فريضة في وقتها

ولا يصلي بتيمم واحد اكثر من فريضة ويصلي نوافل ما شاء وصلوة جنازة و اذا تيقن المسافر وجوده فيما يتردد اليه الحاجة وجب قصده ان لم يخف ضررا في نفس او مال وان كان فوق ذلك فله التيمم واذا تيقن وجوده آخر الوقت فالتاخير اولى وان ظن فالتعجيل افضل و ان وجد ماء يصلح للغسل وجب استعماله قبل التيمم ويجب شراء الماء كما يجب شراء الثوب ان بيع بثمن مثله في زمانه ومكانه ولم يحتج اليه لدين مستغرق او مؤنة سفره او نفقة حيوان محترم

دوسری ضرب مین اوتارنی واجب ہے ۔

فصل

تیمم کی توڑنیوالی تین چیزین ہین ایک وہ چیز ہے کہ وضوکو توڑتی ہے ۔ دویم نماز کے باہر پانی کا ملنا ہے ۔ سیوم مرتد ہونا ۔

فصل

اور ہر ایک فرض کے لئے اوسکے وقت مین تیمم کرے ۔ اور ایک تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ فرض نہ پڑھے (مثلاً مغرب کیلئے تیمم کیا ہے تو اوس تیمم کے ساتھ عشا نہ پڑھے) لیکن نوافل جتنی چاہے ۔ اور نماز جنازہ پڑہ سکتا ہے ۔ اور جب مسافر کو پانی کے ملنے کا یقین ہو تو واجب ہے اسپر تلاش کرنا ۔ پانی کا اگر پانی دھونڈنے مین نفس اور مال کا خطرہ نہو اور اگر خطرہ ہو مال اور نفس کا (مثلاً رستہ مین شیر یا قطاع الطریق ہون یا پانی کیطرف جیا اور اوسکا مال کوئی چرالیوے تو اوسکو پانی تلاش کرنا ضرور نہین) اس صورت مین تیمم کرلیوے اور جبکہ پوری طرح یقین ہو کہ آخر وقت مین پانی مل جائیگا تو نماز کو مؤخر کرنا آخر وقت تک اس صورت مین افضل ہے اور اگر نماز کے اخیر پہ پانی ملنے کا اوسکو یقین نہین فقط ظن ہو تو اسصورت مین تیمم کرکے پہلے ہی وقت مین نماز پڑھنی بہتر ہے ۔ اور اگر اتنا پانی ملا کہ جس سے غسل ہوسکتا تھا تو واجب ہے استعمال اسکا تیمم سے پہلے اور واجب ہے خریدنا پانی کا واسطے وضو کے جسطرح کپڑا ستر عورت کے واسطے خریدنا واجب ہے ۔ اگر بیچا جاتا ہو ساتھ قیمت مثل کے باعتبار اس زمانہ اور مکان کے ۔ اور یہ آدمی محتاج نہو طرف

فصل واذا تيمم لفقد الماء ثم وجده
قبل الشروع في الصلوة بلا مانع كعطش
او بعده واتمامها بالتيمم لا يسقط فرضها
بطل التيمم في الحال ولو وهبا وافرض
الماء او اعير الدلو وجب عليه القبول لا
قبول ثمنه ولو نسي الماء في رحله او اضله
فيه فلم يجده بعد الطلب يجب القضاء لا ان
ضل رحله في الرحال - **فصل**
تيمم المحدث والجنب لاسباب احدها فقد الماء
وان تيقن المسافر عدمه تيمم بلا طلب وان توهمت
طلبه في رحله ورفقته وحواليه ان كان يستوي
والثاني ان يحتاج اليه لعطش حيوان محترم حالا او
مالا والثالث المرض الذي يخاف من استعمال الماء معه تلف
عضوا ومنفعة او بطوء البرء او شينا فاحشا على عضو
ظاهر وشدة البرد كمرض واذا امتنع الجريح استعمال
الماء في بعض الاعضاء ولم يكن عليه ساتر
غسل الصحيح وتيمم عن الجريح ولا ترتيب بينهما

فصل اگر کسی نے پانی نہ ملنے کے سبب تیمم کیا پھر نماز شروع کرنے
سے پہلے اسکو بلا مانع (مانند پیاس) کے پانی مل گیا یا اور رواں
ایسی ہو کر اوسکا تمام کرنا ساتھ تیمم کے فرض کو ساقط نہیں کرتا
تو تیمم اوسیوقت باطل ہو گیا -
اور اگر پانی کسی نے اوسکو بخشا - یا قرض کے طور پر دیا یا پانی
نکالنے کے واسطے ڈول دیا تو واجب ہے اوسپر قبول کرنا انکا - اور
اگر قیمت پانی خرید کر واسطے دی تو قیمت کا لینا واجب نہیں اور اسکو
اور اگر اپنے اسباب میں پانی بھول آیا - یا اسباب میں پانی گم گیا اور
اوسکو ڈھونڈھ کر بعد نہ ملا تو واجب ہے قضا اوسپر - لیکن جبکہ ڈیرہ
اوسکا ڈیروں میں گم گیا تو قضا اوسپر واجب نہیں -
فصل صاحب حدث اور جنابت والا تین سببوں سے تیمم کرے ایک یہ کہ
پانی نہ ملے اور جس صورت میں کہ مسافر کو پانی نہ ملنے کا یقین ہو تو بلا طلب
تیمم کر لیوے - لیکن اگر پانی نہ ملنے کا فقط وہم ہو تو پانی کو ڈھونڈھے اپنے ڈیرے
اپنے رفیقوں میں اور آس پاس اگر زمین ہموار ہو تو طلب کرے - دوسرے یہ کہ پانی
کی حاجت ہو خود کو یا کسی حیوان محترم کو فی الحال یا آئندہ - تیسرے یہ کہ
ایسا مرض ہو کہ اسکے استعمال کرنے سے کسی عضو کا تلف ہونا یا منفعت عضو
کے تلف ہونیکا یا دیر سے اچھا ہونیکا یا کسی ظاہر عضو پر عیب
فاحش رہجانیکا خوف ہو - اور سخت سردی کا ہونا مثل مرض
کے ہے - اور جب کہ جراحت والا بعض اعضا میں پانی کے
استعمال کرنے سے معذور ہو اور اوس جراحت پر پٹی وغیرہ
باندھنے والے جبیرہ ہو تو عضو صحیح کو دھو ڈالے اور جائے
زخم کے بدلے تیمم کرے اور جنبی کے لیے اور
محدث کے لیے ان دونوں کے دھونے اور تیمم
کرنے میں ترتیب نہیں -

للجنب والمحدث بين الغسل والتيمم ومن لم يجد ماءً ولا تراباً صلى الفرض وحده واعاد والمحدث يتيمم عند وظيفة غسل العليل وان كان عليه ساتر يشق نزعه غسل الصحيح ومسح على الساتر وتيمم كما سبق واذا كانت الجراحة على عضوين فصاعدا يتيمم بحسب العضو۔

فصل المسح على الخفين جائز بثلثة شرائط ان يبتدئ لبسهما بعد كمال الطهارة وان يكونا مما يمكن متابعة المشي عليهما وان يكونا ساترين لمحل الفرض وان يكونا طاهرين ويمسح المسافر ثلثة ايام بلياليهن ويمسح المقيم يوماً وليلة وابتداء المدة من حين الحدث لا من حين اللبس۔

فصل ويبطل المسح على الخفين بثلثة اشياء الاول خلعهما وانقضاء مدة المسح وما يوجب الغسل فلا يجزئ المنسوج الذي لا يمنع وصول الماء ولا الجرموق ولا بأس بالمشقوق القدم المشدود ويسن مسح اعلاه واسفله خطوطاً

اور جس شخص کو نہ پانی ملے اور نہ مٹی تو وہ فقط فرض نماز ادا کرے (نوافل سنتیں نہ پڑہے) اور پانی یا مٹی کے ملنے پر فرضوں کا اعادہ کرے اور حدث والا عضو علیل کے دھونے کی بجائے وقت تیمم کرے۔ اور اگر عضو پر پٹی وغیرہ ایسی بندہی ہو کہ اُسکے کھینچنے سے تکلیف ہوتی ہو تو صحیح عضو کو دھووے اور اوس پٹی پر مسح کرے اور تیمم کرے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ اور زخم اگر دو یا زیادہ اندام پر ہو تو باعتبار ہر عضو کے تیمم کرے۔

فصل تین شرطوں کے ساتھ موزوں پر مسح کرنا درست ہے شرط پہلی یہ ہے کہ انکے پہننے کی ابتدا بعد کامل اور پوری طہارت کے واقع ہو دوسری شرط یہ ہے کہ اس قسم کے مضبوط موزے ہوں کہ اونکو پہنکر آدمی پے درپے چل سکے اور ایسے پہننے چاہییں کہ ہر وقت دونوں سے محل فرض کو چھپانیوالے ہوں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اون دونوں کا چمڑا پاک ہے۔ اور مسافر آدمی تین رات تین دن تک مسح کرے اور مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مدت مسح کی ابتدا وقت حدث سے شمار کی جاویگی پہننے کے وقت سے نہیں۔

فصل اور تین چیزوں سے موزوں کا مسح باطل ہو جاتا ہے ایک یہ کہ پانوں سے نکل جائیں اور مدت مسح تمام ہو جاوے۔ اور تیسری چیز موجبات غسل ہیں پس ایسا بنا ہوا موزہ جو کہ پانی کو اندر جانے سے روک نہ سکے کافی نہیں اور نہ جرموق کافی ہے۔ لیکن اگر تلوہ پھٹا ہوا موزہ جسکو باندھ دیا ہو تو مضائقہ نہیں۔

اور مسنون ہے کہ موزوں کے اوپر اور نیچے بطور لکیروں کے مسح کرے۔

ویجزی مسح ما یحاذی محل الفرض دون الاسفل
العقب والحرف والشاک فی انقضاء المدۃ یأخذ
بالانقضاء واذا اجنب تجدید اللبس بعد الغسل
ومہما انقضت المدۃ او نزع الخف وہو علی
الطہارۃ کفاہ غسل القدمین ؛

فصل اقل سن تحیض فیہ المرأۃ تسع سنین
قمریۃ فان رأت قبل ذلک شیئا فہو دم فاسد
ویثبت الرضاع بعد تسع سنین قمریۃ تحدیدا
واقل الحیض یوم ولیلۃ وغالبہ ست او سبع
واکثرہ خمسۃ عشر یوما ولیالیہا واقل الطہر بین
الحیضتین خمسۃ عشر یوما ولا حد لاکثرہ
ویثبت العادۃ فی الحیض والطہورۃ واحدۃ
ویحرم بہ ما یحرم بالجنابۃ والعبور فی المسجد
ان خافت تلویثہ والصوم ویجب قضائہ
بخلاف الصلوۃ ویحرم منہا الاستمتاع
ما بین السرۃ والرکبۃ ویباح الصوم والطلاق
بانقطاع الدم وغیرہما بالغسل والاستحاضۃ

درست ہے مسح کر لینا اوس طرف کا جو کہ فرض کے محل کے برابر ہے لیکن نیچے اور ایڑی کا اور کنارونکا مسح کرنا کافی نہیں اور مسح کی مدت میں شک کرنے والا عمل کرے مدت کے تمام ہونے پر - اور جب جنبی ہو جاوے تو موزے اوتار کر غسل کے بعد نئے طور سے پہنے - اور مسح کی مدت جب تمام ہو جاوے یا موزا اوتارے اور یہ آدمی طہارت پر ہو تو کافی ہے اوسکو پاؤن کا دہونا - (باقی وضو کا اعادہ کرنا اوسپر لازم نہیں)

فصل عورت کو حیض آنے کی کم سے کم عمر قمری نو برس ہیں نو برس سے پہلے اگر عورت کو خون آیا تو وہ فساد کا خون ہے (حیض کا نہیں) - اور قمری نو برس ہونیکے بعد نسب رضاع بھی ثابت ہو جاتا ہے - کم سے کم حیض کی مدت ایک دن رات ہے - اور غالب مدت اسکی چھ یا سات دن رات ہیں اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن رات ہیں - اور کم مدت طہر (پاکی) کی دو حیضوں کے درمیان میں پندرہ دن ہیں اور طہر کے اکثر مدت کی کوئی حد نہیں - اور ثابت ہو جاتی ہے عادت حیض اور پاکی میں ایکبار سے - اور جو کام جنابت میں حرام ہیں حیض میں بھی حرام ہو جاتے ہیں اور اوسکو عادت مسجد میں گذرنا بھی حرام ہے جب خطرہ ہو مسجد کو پلید ہونے کا - اور روزہ رکھنا بھی حرام ہے لیکن حیض کے بند ہونیکے بعد روزہ کی قضا واجب ہے - اور نماز کی قضا نہیں - اور حیض کی حالت میں عورتکی زانو اور ناف کے درمیان خوش طبعی کرنی حرام ہے - اور خون کے بند ہونے پر روزہ رکھنا اور طلاق دینا درست ہو جاتا ہے اور اونکے سوا (یعنی صحبت کرنا قرآن کو ہاتھ لگانا طواف کرنا وغیرہ) غسل کے بعد درست ہوتے ہیں - اور استحاضہ جیسے ہے -

حدث دائم کسلسل البول ولا تمنع الصوم والصلوٰة لکن تغتسل المستحاضة فرجها بعد دخول الوقت وتعصبه ثم تتوضأ وتبادر بالصلوٰة فان اخرت لمصلحة الصلوٰة کستر او انتظار جماعة لم یضر ولغیره یوجب الاستئناف ویجب تجدید الوضوء کما ذکرنا لکل فرض ؛

فصل

اذا رأت لسن الحیض قدر اقله ولم یعبر اکثره فکله حیض ولو اصفر او کدر فحیض فی الاصح فان عبر وهی مبتدأة ممیزة بان رأت قویا وضعیفا فالضعیف استحاضة والقوی حیض ان لم ینقص عن اقله ولم یعبر اکثره ولم ینقص الضعیف عن اقل الطهر او غیر ممیزة بان راته علی صفة واحدة او فقدت شرط التمییز فحیضها یوم ولیلة وطهرها تسع وعشرون یومًا والمعتادة الممیزة ترد الی التمییز وان نقص عن العادة وغیر ممیزة ترد

وہ ایک حدث دائمی ہے سلسل بول کیطرح اسکے سبب روزہ اور نماز منع نہیں ہوتی۔ لیکن استحاضہ والی عورت وقت کے داخل ہونیکے بعد فرج کو دہوئے اور اوسجگہ پر کپڑا باندہکر وضو کرکے جلدی نماز کیطرف قائم ہوجاے۔ پس اگر نماز کسی مصلحت واسطے مانند ستر یا انتظار جماعت کے وضو کو آخر وقت تک موخر کرے تو مضر نہیں۔ اور انکے سوا کسی اور سبب کے لئے دیر کرے تو پہر وضو کا اعادہ کرے۔ اور ہر فرض کے لیے نیا وضو اوسکو کرنا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے واجب ہے

فصل

جب حیض کی عمر میں عورت قدر اقل خون دیکہے۔ اور وہ نہ بڑہا خون حیض کی اکثر مدت سے تجاوز نکرے تو وہ سب حیض ہی استحاضہ نہیں اگرچہ رنگت اوسکی زرد ہو یا گدلا ہو۔ اصح قول میں وہ حیض ہی ہے لیکن اگر اکثر مدت سے تجاوز کرے اور وہ عورت ایسی ہو کہ پہلے ہی بار حیض آیا ہو۔ اور تمیز کرنیوالی ہو۔ اسطرح کہ کچہ حیض قوی دیکہے۔ اور کچہ ضعیف (یعنی اوسکی قوت اور ضعف کی تمیز کرسکی) تو اوسمیں جو ضعیف خون اوسنے دیکہا ہو وہ استحاضہ ہو اور قوی خون حیض ہی۔ جبکہ اقل مدت (یعنی ایکرات دن) سے کم نہو اور اکثر مدت (یعنی پندرہ ۱۵ روز) سے تجاوز بہی نکر جاے۔ اور نیز وہ ضعیف خون اقل طہر سے ناقص نہو۔ یا وہ عورت غیر ممیزہ اسطرح کہ اوسکو ایک ہی صفت پر دیکہے یا عورتون تمیز کی شرط مفقود ہو تو اوسکا حیض ایک رات اور ایک دن ہی۔ اور طہر اوسکا انتیس ۲۹ روز ہے۔

اور اگر وہ عورت معتادہ ممیزہ ہو تو عمل کرے اپنی تمیز پر۔ اگرچہ خون عادت سے کم ہی آئے اور معتادہ غیر ممیزہ عمل کرے۔

الى العادة قدراً ووقتاً وحيضاً وطهراً وثبتت العادة في الحيض والطهر بمرة واحدة ❊

فصل اقل النفاس لحظة واكثره ستون يوماً وغالبه اربعون يوماً ويحرم به ما يحرم بالجنابة وعبوره ستين يوماً كعبور الدم اكثر الحيض فلتنظر ابتداءه معتادة او مميزة او غير مميزة ويقاس بما ذكرنا في الحيض ❊

فصل وشروط وجوب الصلوة اربعة الاسلام والبلوغ والعقل والنقاء ❊

فصل وشروط الصلوة ثمانية الوضوء قبله وعدم الجنابة وطهارة البدن وطهارة الثوب والمحل وستر العورة وعورة الرجل ما بين السرة والركبة وعورة المرأة الحرة جميع بدنها الا الوجه والكفين وعورة الامة كالرجل واستقبال القبلة ودخول الوقت ❊

فصل وفروض الصلوة سبعة عشر احدها النية والثاني تكبيرة الاحرام والثالث القيام

اپنی عادت پر از روئے قدر اور وقت اور حیض و طہر کے اور ثابت ہوتی ہے عادت حیض اور طہر میں ایکبار حیض آنے سے

فصل

نفاس کے بیان میں

اقل نفاس یعنی اسکی تھوڑی مدت ایک لحظہ ہے اور اکثر مدت ساٹھ دن اور بغالب مدت چالیس دن ہیں۔ اور نفاس سے حرام ہوجاتے ہیں وہ افعال جو کہ جنابت سے حرام ہوتے ہیں۔ اور تجاوز کرنا نفاس کا ساٹھ دنون سے مثل تجاوز کرنے خون کے ہے اکثر مدت حیض سے پس چاہیے کہ دیکھے وہ عورت آیا ابتدا اسکی معتادہ ہے یا ممیزہ ہے یا غیر ممیزہ ہے۔ اور قیاس کیا جائے یہ نفاس اوسپر جو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے حیض میں۔

فصل

نماز کے واجب ہونیکی چار شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان ہو (کافر پر نہیں) دوم بالغ ہووے (نابالغ پر نہیں) سوم عاقل ہووے (دیوانہ پر نہیں) چہارم پاک ہووے۔

فصل نماز کی آٹھ شرطیں ہیں۔ نماز سے پہلے وضو کرنا جنبی نہونا بدن کی پاکی کپڑے کی پاکی اور جگہ کی طہارت عورت گاہ کا ڈھانکنا اور مرد کی عورتگاہ ناف اور زانو کے درمیان میں ہے اور آزاد عورتونکی سب عورت سوا منہ اور ہتھیلیوں کے سب بدن ہے اور لونڈیکی عورت گاہ مرد کی طرح زانو ناف کے درمیان ہے۔ ساتوین شرط نماز کی قبلہ کیطرف منہ کرنا ہے اور آٹھویں شرط وقت کا داخل ہونا ہے۔

فصل

نماز کے فرض سترہ ہیں ایک نیت کرنی۔ دوسرے تکبیر احرام کہنی۔ تیسرے قیام ہے۔

للقادر والرابع قرأۃ الفاتحۃ والخامس الرکوع والسادس الطمانینۃ فیہ والسابع الاعتدال قائمًا والثامن الطمانینۃ فیہ والتاسع السجود والعاشر الطمانینۃ فیہ والحادی عشر الجلوس بین السجدتین والثانی عشر الطمانینۃ فیہ والثالث عشر الجلوس فی اٰخر الصلوٰۃ والرابع عشر التشھد فی اٰخر الجلوس والخامس عشر الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ والسادس عشر التسلیمۃ الاولٰی والسابع عشر الترتیب

فصل وسنن الصلوٰۃ ستٌ وثلثون رفع الیدین فی تکبیرۃ الاحرام ووضع الید الیمنی علی الیسرٰی والنظر الی موضع السجود ودعاء الاستفتاح وھی اِنّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ والتعوذ فی کل رکعۃ والتامین

قادر کے واسطے یعنی جو شخص کھڑا ہونیکی طاقت رکھے اوسکو کھڑا ہوکر نماز پڑہنی فرض ہے۔ چوتہا فرض فاتحہ کا پڑہنا ہے۔ پانچوان فرض رکوع کرنا۔ چہٹا فرض۔ رکوع مین آرام پکڑنا۔ ساتوان فرض رکوع سے اوٹھکر برابر کھڑا ہونا ہے۔ آٹھوان فرض اس قیام مین آرام پکڑنا ہے۔ نوان فرض سجدون کا کرنا ہے دسوان فرض سجدون مین آرام پکڑنا ہے۔ گیارہوان فرض سجدون کے درمیان بیٹھنا ہے۔ بارہوان فرض اس بیٹھنے مین آرام پکڑنا ہے تیرہوان فرض نماز کے آخر مین بیٹھنا ہے۔ چودہوان فرض اخیر جلوس مین تشہد یعنے التحیات کا پڑہنا ہے۔ پندرہوان فرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا پڑہنا ہے بیچ التحیات مین سولہوان فرض اول بارکا السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہنا ہے۔ سترہوان فرض ترتیب ہے

فصل نماز کی سنتین چھتیس ہین۔ احرام کی تکبیر مین ہاتہونکا اوٹہانا داہنے ہاتہ کو بائین ہاتہ پر رکہنا۔ سجدہ کی جگہ پر دیکہنا۔ استفتاح یعنی نماز شروع کرنیکی دعا پڑہنی اور وہ دعا یہ ہے اِنِّیْ وَجَّھْتُ آخر تک۔ ترجمہ اسکا یہ ہے۔ کہ متوجہ کیا مین نے منہ اپنا سب دیان باللہ سے پہرکر واسطے اوس پاک ذات کے جسنے زمین وآسمان پیدا کئے ہین اور نہین ہون مین شرک کرنیوالون سے بیشک میری نماز میری قربانی میرا جینا میرا مرنا سب واسطے اللہ کے ہے جو کہ سارے جہانون کا رب ہے اوس کا ساجہی کوئی نہین اسی بات کا مجہکو حکم ہوا ہے۔ اور مین خدا کے احکام ماننے والون سے ہون۔

ہر رکعت مین اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا پڑہنا۔

اور امین کا کہنا ہے

وقرأة السّورة والجهر فی موضع الجهر و
الاسرار فی موضع الاسرار والتكبيرات سوی
تكبيرة الاحرام والتسميع والتسبيح فی السجود
والركوع وهی سبحان ربّی العظيم ثلثا وفی
السجود سبحان ربّی الاعلی ثلثا ووضع
اليدين علی الركبتين فی الركوع والابتداء
بوضع الركبتين ثم باليدين فی السجود ووضع
الانف علی الارض فی السجود ومخالفة المرفقين
عن الجنبين فی الركوع والسجود ورفع بطنه
عن فخذيه والدعاء فی الجلوس بين السجدتين
وهی اللّٰهم اغفر لی وارحمنی وارزقنی
واجبرنی واهدنی وعافنی واعف عنّی
وجلسة الاستراحة وان تعتمد علی يديه
عند القيام عن السجود والافتراش فی سائر
الجلسات والتورك فی آخر الصلوٰة ووضع
يد اليمنی علی فخذ اليمنی مقبوضة الاصابع
فی الجلسة الا المسبحة والاشارة بالمسبحة

ے سورة کا پڑھنا ۔ جہر کی جگہ جہر ۴ آہستہ پڑھنے کی جگہ
آہستہ پڑھنا ۔ تکبیر احرام کے سوا باقی تکبیروں کا کہنا ۱۰
سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ۱۱ رکوع میں سبحان ربی العظیم
تین بار کہنا ۱۲ سجدہ میں سبحان ربی الاعلی تین بار کہنا
۱۳ رکوع میں دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھنا ۱۴ سجدہ
کرتے وقت پہلے زمین پر دونوں زانوؤں کو رکھنا پھر ہاتھوں
رکھنا ۔ اور رکوع اور سجدوں میں ناک کو زمین پر لگانا اور
سجدہ میں کہنیوں کو پسلیوں سے جدا رکھنا ۔ اور جدا رکھنا
پیٹ اپنے کو سجدہ میں رانوں سے ۔ اور دو سجدوں کے درمیان
جلسہ میں یہ دعا اللّٰھم اغفرلی اخیر تک پڑھنا ہے ۔ جسکا
یہ ترجمہ ہے ۔ یا اللہ بخشدے گناہ میرے اور رحم کر مجھ پر
اور حلال کی روزی مجھکو دے اور میرے نقصانوں کا بدل مجھکو
دے ۔ ہدایت پر ثابت مجھکو رکھ ۔ میری لغزشیں معاف کر میری
خطاؤں سے درگذر کر ۔ اور استراحت کا جلسہ اور سجدہ
سے اوٹھنے کے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر اوٹھنے
اور سب جلسوں میں بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھنا ۔ اور آخر
نماز میں تورک یعنی بایاں پاؤں داہنے پاؤں سے
باہر نکالنا کر اونگلیاں اوسکے قبلہ کی طرف مڑیں
اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر ۔ ہر دو جلسوں
میں سوائے سبابہ کے باقی اونگلیاں مٹھی
کرکے رکھنا اور لا الٰہ الا اللہ کہنے پر سبابہ سے
اشارہ کرنا ۔

عند قول لا اله الا الله ووضع يد اليسرى
مبسوطة الاصابع وجلسة الاولى في التشهد
الاولى والصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم
في التشهد الاولى وفي التشهد الاخير على الآل
والدعاء في اخر الصلوٰة بعد التحية وهي الدعاء
كما صليت وسلمت وباركت ورحمت وترحمت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في العالمين ربنا
انك حميد مجيد انك على كل شيء قدير ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب رب لا تذرني
فردا وانت خير الوارثين والقنوت في الصبح
وهي الدعاء اللهم اهدني فيمن هديت
وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت و
بارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك
تقضي ولا يقضى عليك انه لا يذل من
واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا
وتعاليت فلك الحمد على ما قضيت واستغفرك

اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں کھولکر بائیں ران پر رکھنا
اور اول کا جلسہ - اور پہلے جلسہ میں درود اللھم صل
علی محمد تک پڑہنا - اور پہلا تشہد اور اخیر تشہد میں آل پر بھی
درود پڑہنا - اخیر نماز میں التحیات کے بعد دعا کا پڑہنا اور وہ
دعا یہ ہے کما صلیت سے لیکر خیر الوارثین تک -
اور صبح میں قنوت پڑہنا اور وہ یہ ہے اللھم اھدنی
الخ یعنی اے اللہ چلا مجھکو ان لوگوں کے رستہ پر جنکو
تو نے ہدایت کی ہے اور جنکو تو نے عافیت بخشی مجکو بھی انکی عافیت
میں رکھ - اور جن لوگوں کو تو نے دوست رکھا ہے انکی
دوستی میں مجکو رکھ - اور جو کچھ کہ تو نے مجکو دیا ہے اوس میں برکت
دے اور جس چیز کا تو نے فیصلہ کیا ہے اوسکو شر سے مجکو محفوظ رکھ بیشک تو
حکم کرتا ہے اور تیرے حکم کے خلاف پر کوئی حکم نہیں کر سکتا -
جسکا تو والی مددگار ہو جاوے کسیطرح ذلیل و خوار نہیں ہوتا
اور جسکے ساتھ تیری دشمنی ہووے وہ عزیز نہیں ہو سکتا
اے ہمارے رب بہت برکت والی ہے تیری ذات اور
پاک ہر نوع عیب و نقصان سے میں تیرے فیصلہ پر تیری
تعریف کرتا ہوں - اور تجھسے مغفرت چاہتا ہوں

وانوب الیک وصلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین والامام یأتی بلفظ الجمع ویرفع یدیہ بلا مسح الوجہ ویؤمن المأموم فی الدعاء ویوافقہ فی الثناء وان لم تسمع قنت ویسن رفع یدیہ مع ابتداء رفع راسہ قائلا سمع اللہ لمن حمدہ فاذا انتصب قال ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعدہ ویزید المنفرد اہل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ہادی لما اضللت ولا مبدل لما حکمت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ینوی السلام علی الحاضرین من الناس والملئکۃ ومؤمن الجن والتسلیمۃ الثانیۃ ـ

فصل والابعاض سنۃ التشہد الاول

والجلوس لہ والقنوت والقیام لہ والصلوۃ

اور تجھسے اپنے گناہونکی معافی چاہتا ہون ۔ اور تیری طرف رجوع کرتا ہون وصلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم ۔ اے میرے رب معاف کر گناہ میرے اور رحم کر مجھپر اور تو سب رحم کرنیوالون سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ۔ امام دعا مین جمع کے الفاظ بولے یعنی اللہم اہدنی کی جگہ اللہم اہدنا پڑہے ۔ اور دعای قنوت پڑہتے وقت دونون ہاتھ اوٹہائے دعا کے طور پر لیکن منہ پر ہاتھونکو نہ پھیرے مقتدی لوگ ہر دعا کے بعد آمین کہین اور خود نہ پڑہین ۔ البتہ اگر امام ثنا در پڑہے کہ اسکی آواز مقتدی تک نہ پہنچے تو مقتدی کو خود پڑہنا چاہئے اور ثنا پڑہنے مین امام سے موافقت کرے اور مسنون ہے ہاتھون کا اوٹہانا رکوع سے سر اوٹہانے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے جبان سیدہا کھڑا ہوجا ۔ تو کہے ربنا لک الحمد سے الجد تک جسکا ترجمہ یہ ہے ۔ اے رب ہمارے تیرے ہی واسطے ہے تعریف زمین اور آسمانون سے بہری ہوئی ۔ اور جیزانکے سوا جو کچہ تو چاہے ۔ بعد اسکے (امام یہان تک کہے) اور منفرد یعنی اکیلا نمازی اہل الثناء آخر تک بہی زیادہ کرے جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ تو زیادہ لائق ہے ساتہ تعریف اور بزرگی کو اس سے بہی کہ تیرا بندہ کہتا اور ہم سب تیرے غلام ہین یا اللہ جسکو تو کوئی چیز عطا کرے اوسکو روکنے والا کوئی نہین اور جسکا تو نہ دیوے اوسکو دینیوالا کوئی نہین جسے تو گمراہ کرے اوسکو ہدایت کرنیوالا کوئی نہین تیرے حکم کو رد کرنیوالا کوئی نہین تیرے حکم کو بدلانیوالا کوئی نہین ۔ اور تیرے غضب اور بگڑنے کے وقت اسکی قوت اور عزت نفع نہین دیسکتی (یعنی مثلاً کسی ترے مالدار آدمی پر جب تیرا غضب نازل ہوے تو اوسکی مالداری اور عزت تیرے عذاب کو اسکی جان سے رد کر نہین سکتی ۔ وہ ضرور ہی خوار ذلیل ہوتی جائیگا) اور سلام پہیرنیکے بعد آدمی خیال کرے لوگون فرشتون مومن جنونکا یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا یہ تصور کرے کہ مین انپر پڑہتا ہون اور جیسا ان سنت نماز کا بائین طرف کا سلام پہیرنا ہے ۔

فصل سنت ابعاض چند ہین پہلے تشہد ۔ اور اسکے پہلے

والسّلام علی النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم فی الاولیٰ وعلی الآل فی الثّانی وان ترک واحدا منہا فان تذکّر قبل التلبس بفرض عاد الیہ وان تذکر بعد التلبس لم یعد الیہ ـ

فصل والّذی یبطل الصلوٰۃ اثنا عشرون خصلۃ الکلام عمدًا والقہقہۃ عمدًا والبکاء شاہقًا عمدًا او الفعل ثلثًا متوالیۃً عمدًا والاکل والشرب واظہار حرفین او حرف مفہم عمدًا وترک فرض من فروض الصلوٰۃ عمدًا او زیادۃ رکوع عمدًا وزیادۃ سجود عمدًا وقعود وقیام عمدًا وقرأۃ الفاتحۃ فی غیر موضعہا عمدًا وقرأۃ التشہد فی غیر موضعہا عمدًا وفعل الصلوٰۃ مع الشک فی النیّۃ وقطع النیۃ والعزم علی قطعہا وانکشاف العورۃ عمدًا واستدبار القبلۃ والحدث وملاقاۃ النجاسۃ والرّدۃ فی الصلوٰۃ

فصل واذا شک فی عدد الرّکعات وھو

۵ اور پہلی التحیات مین اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھنا۔ ۶ اور دوسری التحیات مین آل نبی پر بھی درود بھیجنا۔ پس اِن سنتون سے کسی ایک کو اگر ترک کیا۔ اور کسی فرض کے شروع کرنے سے پہلے یاد کر لیا تو اوسکی طرف عود کرے اور اگر فرض کے ساتھ مل جانیکے بعد یاد آیا تو اب اوسکی طرف عود نکرے

فصل نماز کو باطل کرنیوالی بائیس ۲۲ خصلتین ہین ــ ایک عمدًا بات کرنی ۲ عمدًا ہنسنا ۳ عمدًا پکار کر رونا ۴ پے در پے تین بار کوئی کام کرنا ۵ کہانا ۶ پینا ۷ جان بوجھکر نماز کو فرضون مین سے کسی فرض کو چھوڑ دینا ۸ جان بوجھکر دو حرفونکا یا ایک ہی ایسے حرف کا اظہار کرنا جسکے معنی سمجھ مین آتے ہون ۹ جان بوجھکر ایک رکوع زیادہ کرنا ۱۰ جان بوجھکر ایک سجدہ زیادہ کرنا۔ اور عمدًا کوئی قیام اور قعدہ زیادہ کرنا۔ اور جان بوجھکر فاتحہ کو اوسکی غیر موضع مین پڑہنا ــ جان بوجھکر التحیات کو غیر جگہ مین پڑہنا ـ شکوک کی نیت کے ساتھ نماز کا ادا کرنا ــ اور نیت کا توڑنا ـ اور قبلہ سے پھر جانا ــ بے وضو ہو جانا پلیدی کا ساتھ لگنا ـ نماز کی حالت مین مرتد ہو جانا ـ

فصل

سجدۂ سہو کے بیان مین

نماز مین بہ نسبت شمار رکعتون کے شک آجائے تو اقل کو پکڑے (مثلاً رباعی نماز پڑھ رہا ہے اوس کو شک ہوا کہ مین نے تین رکعتین پڑہی ہین یا چار ایک) اوس کو چاہیے کہ اوس نماز کو تین رکعتین مقرر کر کے ایک اور رکعت چوتھی پڑھ کر پھر دو سجدے بھول کے ادا کرے ـ

في الصلوة اخذ بالاقل ثم يسجد سجدتين للسهو فان زاد في الصلوة ركوعا او سجودا او قياما او قعودا على وجه السهو يسجد للسهو وان تكلم او سلم ناسيا او قرأ في غير موضع القراءة يسجد للسهو وان ترك واحدا من الابعاض سجد لتركه وسجود السهو سنة ومحله قبل السلام وبعد التشهد وان يقول في سجوده سبحان من لا ينام ولا يسهو ولا يغفل ولا يلهو۔

فصل المرأة تخالف الرجل في خمسة اشياء

فالرجل يجافي مرفقيه عن جنبيه في الركوع والسجود ويرفع بطنه عن فخذيه في السجود وتضم المرأة بعضها الى بعض ويجهر في مواضع الجهر والمرأة تسر واذا نابه شيء في الصلوة سبح واذا نابها شيء في الصلوة صفقت بان تضرب بطن كفها اليمنى على ظهر اليسرى وعورة الرجل ما بين السرة

اور اسیطرح نماز میں اگر زیادہ کیا نماز ہی سے رکوع یا سجدہ یا قیام یا قعود بھول کر تو سہو کے دو سجدے ادا کرے اور اگر بھول کر بات کی یا سلام پھیرا یا غیر جگہ میں قراۃ پڑہی تو ان صورتون میں بھی سہو کے دو سجدے ادا کرے۔ اور اسیطرح سنن الابعاض سے اگر کوئی ترک کیا تو اسکے لئے بھی سجدہ سہو ادا کرے۔ اور سجدے سہو کے سنت ہیں۔ اور اونکا محل التحیات کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے ہے اس سجدۂ سہو میں یہ تسبیح پڑہنی چاہئے سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنَامُ یعنی پاک ہے اللہ عیب نقصان سے وہ (خدا) کہ نہ سوتا ہے اور نہ بھولتا ہے اور نہ غافل ہوتا ہے اور نہ کھیلتا ہے۔

فصل

عورت نماز میں مرد سے پانچ چیزون میں مخالف کرے مرد تو اپنی دونون کہنیان اپنی پسلیون سے رکوع اور سجدے مین جدا رکھے۔ اور سجدے مین پیٹ کو رانون سے دہا رکھے اور عورت اپنے بعض اعضا کو بعض کے ساتھ سمیٹے مرد جہری نمازون مین پکار کر پڑہے۔ اور عورت ہمیشہ آہستہ پڑہے۔ مرد کو نماز مین کوئی حادثہ پیش آئے تو سبحان بولے۔ اور عورت تالی دے۔ اسطرح کہ اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتیلی بائیں ہاتھ کی پیٹھ پر مارے۔

اور مرد کی عورت گاہ یعنی ڈھانکنے کی جگہ ناف اور زانون کے درمیان ہے۔

والركب وعورة الحرة جميع بدنها الا الوجه والكفين وعورة الامة كعورة الرجل و تخفض صوتها بحضرة الرجل الاجنبي

فصل ويكره الصلوة عند الاستواء الا يوم الجمعة وان لم يحضرها وعند طلوع الشمس حتى يرتفع قدر رمح وعند الاصفرار حتى تغرب وبعد فريضة الصبح حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب الا لسبب من الاسباب قبلها او مقارن لها كالفائتة والكسوف وتحية المسجد ويتكرر بتكرار الدخول ولو عن قرب وسجدة التلاوة والشكر والوضوء ويستثنى حرم مكة فلا تكره الصلوة في اى وقت ما

فصل يجب الصلوة على كل مسلم عاقل بالغ طاهر دون كافر اصلي وصبي ومغمى عليه ونفساء وحائض۔

فصل الاذان والاقامة سنة في المكتوبة

اور آزاد عورت کے ڈھانکنے کی جگہ سوا منہ اور ہتھیلیوں کے سب بدن ہے۔ اور لونڈی کی عورت گاہ مرد کی طرح ہے اور عورت اجنبی مرد کے روبرو اپنی آواز آہستہ کرے

فصل مکروہ ہے نماز استوار آفتاب میں یعنی دوپہر کیوقت مگر جمعہ کے روز جائز ہے اگرچہ نماز جمعہ پر حاضر بھی نہو اور مکروہ ہے سورج کے چڑہنے کیوقت یہانتک کہ ایک نیزہ کا قدر اوپر آجاوے۔ اور سورج زرد ہونے سے غروب تک اور صبح کی فرضون کے بعد سورج کے طلوع تک اور عصر سے مغرب تک (ان سب صورتون مین نماز پڑہنی مکروہ ہے) ہان مگر کوئی سبب ہوانسے پہلے یا انکے ساتھ ہی مثال سبب ماقبل کے جیسے فوت شدہ نماز کا ادا کرنا۔ اور سبب مقارن کی مثال جیسے سورج کے گہن ہونے سے وقت کا ملتبس ہوجانا (ان صورتون مین اوقات مذکورہ کے اندر نماز کا ادا کرنا مکروہ نہین۔ اور درست ہے اوقات مکروہ مین تحیۃ المسجد اور مکرر ہوتا ہے یہ مکرر دخول کے ساتھ اگرچہ قریب ہی ہو۔ دخول یعنی جتنی بار مسجد مین داخل ہووے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے۔ اسیطرح جائز ہے اوقات مکروہ مین سجدۂ تلاوت۔ اور سجدۂ شکر۔ اور تحیۃ الوضو اور حرم مکہ مین ہر وقت نماز جائز ہے۔

فصل فرض ہے نماز اوپر ہر مسلمان عاقل۔ بالغ۔ پاک۔ کے پس کافر اصلی۔ صبی۔ بیہوش پر۔ اور عورت نفاس اور حیض والی پر فرض نہین۔

فصل اذان اور اقامت فرض نمازون مین سنت ہے۔

بشرط في المؤذن الاسلام والذكورة والتمييز ويسن ان يكون المؤذن صيتا حسن الصوت عدلا مطهرا مطوعا ولا يجوز الاذان للمرأة ويشترط وقوعه في الوقت الا في الصبح فانه يجوز في النصف الاخير وان يؤذن قائما مستقبل القبلة ويقول في الصبح التثويب وهو الصلوة خير من النوم والاذان مثنى والاقامة فرادى الا لفظ الاقامة ويناط الاقامة بالامام والاذان يناط بالمؤذن ويسن ادراجها وترتيله والترجيع فيه ويشترط فيهما الترتيب والموالاة ويسن في العيد والكسوف والاستسقاء والتراويح ونحوها الصلوة جامعة ويكره الاذان للمحدث والجنب اشد والاقامة اغلظ ويستحب للسامع ان يقول مثل قوله الا في الحيعلتين يقول لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وللسامع والمؤذن

مؤذن میں یہ شرط ہے کہ مسلمان ہو اور مرد ہو۔ اور صاحب تمیز ہو۔ اور مسنون ہے کہ مؤذن بلند آواز والا۔ خوش آواز۔ عادل اچھی طرح پاکی کرنے والا۔ پرہیزگار ہووے۔ اور عورت سے اذان کہنی درست نہیں۔ اور اذان میں یہ بھی شرط ہے کہ اپنے وقت میں واقع ہووے سوا صبح کے کہ صبح کی اذان رات کے نصف اخیر میں بھی درست ہے۔ اور یہ کہ کھڑا ہوکر روبقبلہ کے اذان دیوے۔ اور صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے۔ اور اذان کے کلمہ دوہرے اور اقامت کے مفرد ہیں۔ یعنی اذان کا ہر ایک کلمہ دو بار کہنا چاہیے اور اقامت کے الفاظ ایک دفعہ بولنے چاہئیں مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کو دو بار کہنا چاہیے اور اقامت امام کے ساتھ متعلق ہے۔ اور اذان مؤذن کے ساتھ متعلق ہے۔ اور مسنون ہے اقامت کا جلدی جلدی کہنا اور اذان کا ٹھہر ٹھہر کر ترجیع سے کہنا اور شرط ہے اذان میں ترتیب اور موالات۔ اور مسنون ہے عید اور کسوف اور استسقاء اور تراویح اور اس کی مثل میں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہنا۔ اور بے وضو اور جنبی آدمی کو اذان دینی اشد مکروہ ہے اور اقامت بحالت جنابت کہنی تو بہت سخت مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے اذان سننے والے کو دہرانا کلمات کا جو کہ مؤذن کہتا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی جگہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے اور اذان کے ختم ہونے پر مؤذن اور سننے والے کو چاہیے

ان يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الفراغ
ويقول اللهم رب هذه الدعوة التامة
والصلوة القائمة آت محمدن الوسيلة و
الفضيلة والدرجة الرفيعة العالية وابعثه
مقاما محمودا الذي وعدته وارزقنا
شفاعته ولا تحرمنا رؤيته انك لا تخلف
الميعاد اللهم اعطني ايمانا صادقا ليس بعده
كفر برحمتك يا ارحم الراحمين

فصل روي عن ابن حافظ عن ابي جابر
عن عبد الله بن عباس عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال في الاذان عشر كلمات من
الكفر من قال واحدا منها يكفر الاول اذا
مد الف الاول من لفظة الله كفر والثاني
ان يقول الله اكبر بمد الباء يكفر والثالث
ان يقول اشهد بمد الهاء يكفر والرابع ان يقول
الحاء موضع الهاء يكفر والخامس ان يقول
لا اله الا الله بلا تشديد يكفر السادس

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجکر یہ دعا اللھم
رب ہذہ الدعوۃ آخر تک پڑہیں۔

فصل

کسی حافظ کے بیٹے سے روایت کی گئی ہے وہ ابی جابر
سے لیتے ہیں وہ عبد اللہ ابن عباس سے وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ہے کہ اذان میں
دس کلمے کفر کے ہیں ان میں سے ایک بھی جسنے کہا وہ
کافر ہوا **اول** یہ ہے کہ لفظ اللہ پر الف کو شروع
میں لمبا کرنا۔
دوسرا۔ اللہ اکبر کی بے کو لمبا کرکے پڑہنا۔
تیسرا۔ اشہد کی ہے کو لمبا کرکے پڑہنا۔
چوتھا۔ ہا ہوز کی جگہ حا حطی کا پڑہنا
پانچواں لا الہ الا اللہ کو تشدید کے بغیر پڑہنا۔
چھٹا۔ اشہد ان لا الہ کو الف کے سوا کہنا

ان یقول اشهد ان لا آله الا الله بلا الف
یکفر السابع ان یقول محامد رسول الله
یکفر الثامن ان یقول حی علی الصلاح یکفر
التاسع ان یقول بلا الف حی علی الفلاح
یکفر والعاشر ان یقول حی علی الصلوة بلا
تشدید یکفر قال ابو بکر الواسطی رحمہ
الله تعالیٰ رأیت فی المنام جاء رسول الله
صلی الله علیہ وسلم واخذ بیدی فقال
انظر الی جهنم فلما نظرت الیها رأیت
جماعۃ کثیرۃ من المؤمنین وجوههم مثل
وجوہ الخنازیر یشربون صدیدهم یحرقون
فی النار ثم سألت النبی صلی الله علیہ وسلم
یا نبی الله ای شیٔ یحرقهم فی النار فقال علیہ
السلام کانوا یؤذنون بالجهل ثم لا یتعلمون
فقلت یا رسول الله اشفع لهم من الله
فاجابنی انما انا بریٔ منهم وهم بریٔون
منی وکذالک من یسمعون ولا یمنعون

ساتوان محمدؐ کی جگہ محامد کہنا۔
آٹھوان حیّ علی الصّلاح کہنا۔
نوان حیّ علی الفلاح الف مد کے ساتھ کہنا۔

دسوان

حیّ علی الصّلوٰۃ تشدید کے سوا کہنا۔ ان سب
صورتوں میں کافر ہوتا ہے۔ ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے
خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے
اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ دیکھ جہنم کیطرف جب اوسطرف
دیکھا میں نے تو ایک بہت جماعت مؤمنوں کی مجھے نظر آئی
کہ اونکے منہ خنزیروں کے موںھوں کی طرح ہیں پیپ پیتے ہیں
اور آگ میں جلتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سوال کیا کہ اے نبی اللہ کے کیا چیز انکو جلاتی ہے آپ نے
فرمایا کہ جہالت سے اذان کہتے تھے اور اذان کو سیکھتے نہ تھے
پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ انکے واسطے اللہ سے
سفارش کیجیے آپ نے فرمایا میں انسے بیزار ہوں اور وہ
میرے سے اور اسیطرح بیزار ہوں میں اون لوگوں سے
بھی جو کہ سنتے تھے اور منع نہ کرتے تھے۔

صدق الله وصدق رسول الله صلی الله
علیه وسلم نُقل من اساس المصلی قال رسول الله
صلعم من وضع ابهامیه علی عینیه حین قال المؤذن
اشهد ان محمدا رسول الله انا قائده فی الجنة قیل یا
رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف وضع ابهامیه
قال ضع ظفریك علی عینیك ولا تمدها

فصل فی السواك ـ السواك سنة
عرضا بخشن سوی اصبعه للصلوة ولتغیر
الفم ولا یکره الا للصائم بعد الزوال
والتسمیة فی اوله وان ترك ففی اثنائه
فلا تترك السواك فانه مطهرة للفم
مرضات للرب والصلوة بالسواك
افضل من سبعین صلوة بغیر سواك

فصل فی صلوة النفل ـ النفل قسمان قسم
لا یسن فیه الجماعة ومنه الرواتب مع
الفرائض وقسم یسن فیه الجماعة کالعیدین
والکسوفین والاستسقاء والتراویح و

سچ فرمایا اللہ نے اور اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اساس مصلی سے نقل ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص اپنے دونو انگوٹھے بانگی کے اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے پر اپنی آنکھونپر رکھے مین اوسکو جنت مین
لیجاونگا - کسی نے کہا اے رسول اللہ انگوٹھے آنکھون پر
کسطرح رکھے فرمایا رکھہ تو دونون ناخن اپنی آنکھون پر اور
کشش نہ دے اونکو -

فصل

مسواک کے بیان مین

مسواک کرنا سنت ہے - چاہیے کہ منہ کے عرض مین ساتھ کسی سخت
چیز کے سوائے اپنی اونگلی کے مسواک کرے - وضو کرنے وقت
اور نماز پڑہتے وقت - اور منہ کے تغیر ہونیکے وقت - اور مکروہ
نہین مسواک کرنا - مگر روزہ دار کو بعد زوال کے اور بسم اللہ الرحمن
الرحیم مسواک کرنیکے پہلے کہے - اور اگر بسم اللہ کو چھوڑ دیا
تو درمیان مین کہے - پس تجکو مسواک ترک کرنا نچاہیے -
کیونکہ وہ منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضامندی ہے اور
نماز پڑہنی مسواک کرکے افضل ہے ستر نمازون سے بغیر مسواک کے

فصل نفلون کی نماز کے بیان مین - نفل نماز
دو قسم کی ہے - ایک قسم وہ ہے کہ جسمین جماعت کرنی سنت نہین
اور انہی مین سنت رواتب جو کہ فرضون کے ساتھ پڑہی جاتے ہین

ويسن القنوت في الوتر في النصف الثاني
من رمضان وهي كقنوت الصبح محلاً و
جهراً ويقول قبله اللهم انا نستعينك و
نستغفرك ونستهديك ونؤمن بك ونتوكل
عليك ونثني عليك الخير كله ونشكرك
ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك
نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد
ونرجو رحمتك ونخشى عذابك الجد ان عذابك
الجد بالكفار ملحق اللهم عذب الكفرة
واهل الكتاب المشركين الذين يصدون
عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون
اولياءك اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات
والمسلمين والمسلمات واصلح ذات بينهم
والف بين قلوبهم واجعل في قلوبهم الايمان
والحكمة وثبتهم على ملة رسولك وخاليك
واوزعهم ان يوفوا بعهدك الذي عاهدتهم
عليه وانصرهم على عدوك وعدوهم

اور مسنون ہے کہ رمضان کے نصف اخیر کے وتروں میں
قنوت پڑھیں۔ اور وہ محل اور جہر کرنے میں صبح کے
قنوت کی طرح ہے۔ اور قنوت سے پہلے اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِیْنُکَ سے لیکر وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ تک پڑھے۔
جسکا یہ ترجمہ ہے

یا اللہ ہم تجھسے مدد چاہتے ہیں۔ اور تجھسے بخشش مانگتے ہیں
اور تجھسے ہدایت طلب کرتے ہیں۔ اور تیرے ساتھ ایمان لاتے
ہیں اور تجھپر توکل کرتے ہیں۔ اور سب قسم کی تعریف بھی
تیرے لیے کرتے ہیں۔ تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور
تیری ناشکری نہیں کرتے۔ نکالدیتے اور ترک کردیتے ہیں
ایسے شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ یا اللہ ہم خاص تیری ہی
عبادت کرتے ہیں۔ اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں اور
تیرے ہی آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف رجوع کرتے ہیں تیرے
رحم کی امید رکھتے ہیں تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا
سخت عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔ یا اللہ عذاب کر کافروں کو اور کافر
اہل کتاب کو جو کہ تیرے رستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے پیغمبروں کو
جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ یا اللہ بخش مومن مردوں اور
مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو۔ اور انکے
درمیان صلح کر۔ اور انکے دلوں میں محبت ڈال اور دلوں میں
ایمان اور حکمت بھر دے۔ اور قائم رکھ انکو اوپر دین رسول کے
دوست اپنے کے اور انکو طاقت دے پورا کرنے اوس عہد کے جو تو نے
انکو اوپر کیا ہے۔ اور انکو اپنے اور انکے دشمنوں پر منصور کر

اله الحق واجعلنا منهم اللّٰهمّ اهدنی الی الخیرۃ
ویستحب فیه الجماعة ان صلی مع التراویح

فصل الجماعة سنة مؤكدة فی المکتوبات غیر الجمعة للرجال وغیر مؤکدۃ للنساء وتنال فضیلة الجماعة بادراك جزء من الصلوة ولا رخصة فی ترك الجماعة الا لعذر اما عام كالمطر والریح العاصفة فی اللیل والوحل الشدید واما خاص كالمرض والحر والبرد الشدیدین و الجوع والعطش الظاهرین وخوف الظالم وملازمة الغریم وهو معسر ورجاء عفو العقوبة والعری وترحل الرفقة واكل مالہ رائحة كریهة وتمریض من لا متعهد لہ او یانس بہ واشراف القریب والحبیب الزوجة والمملوك ابقاء۔

فصل ولا یصح اقتداء القاری بالامی وهو من یخل بحرف او تشدیدۃ من الفاتحة

اور فتحمند کر اور ہمکو بھی انہیں سے کر آمین۔ یہ اللّٰھم اھدنی کو آخر تک پڑہے۔ اسکا ترجمہ اور عبارت پہیر لکہی گئی ہے۔ اور مستحب ہے وتروں میں جماعت کرنی اگر تراویح کے ساتہ پڑہی جائیں۔

فصل مردوں کے واسطے فرض نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ ہے۔ اور جمعہ میں جماعت فرض ہے (بغیر جماعت کے جمعہ درست نہیں) اور عورتوں کو جماعت سنت مؤکدہ نہیں۔ اور حاصل ہوتی ہے فضیلت جماعت کی نماز کا ایک جزو پانیکر ساتہ۔ اور جماعت کے چہوڑ نہیں رخصت نہیں سوا کسی عذر کر خواہ وہ عذر عام ہو مثل بارش اور سخت ہوا کے رات کے وقت اور بہت کیچڑ۔ یا خاص ہو۔ مانند مرض اور سخت گرمی یا سردی یا بہوک۔ یا پیاس کے۔ یا ظالم کا خوف۔ یا قرضدار کا گہیری رہنا درحالیکہ تنگدست ہو۔ یا عقوبت کر معاف ہونیکی امید۔ یا برہنہ ہونا یا مکروہ الرائحہ چیز کا (مانند لہسن وپیاز کہانا) اور رفیقونکا سفر کرنا اور ایسے مریض کی بیمارداری کرنی جسکا کوئی خبرگیر یا انیس نہو یا قریب المرگ ہونا کسی قریبی یا دوست یا عورت یا غلام کا۔ ان سب صورتوں میں جماعت کا ترک کرنا رخصت ہے۔

فصل (اقتدا کے بیان میں) قاری کو امی کے ساتہ اقتدا کرنا جائز نہیں۔

اور امی وہ شخص ہے جو کسی حرف یا تشدید کو فاتحہ سے برابر ادا نہ کرسکے۔

وما لارت وھو الذی یدغم فی غیر موضعہ
والالثغ وھو الذی یبدل حرفا بحرف و
تکرہ الاقتداء بالتمتام والفافاء واللحان
ویصح اقتداء الامی بمثلہ قراءۃ ولا یصح اقتداء
اللحان بمثلہ ان لم یستفیدا قراءۃ -

فصل لا تقدم علی امام فی الموقف فان
تقدم بطلت وتستحب خلفہ فلا اعتبار
فی التقدم بالعقب ولا یضر المساوات و
تقف خلف الرجال ثم الصبیان ثم الخناثا
ثم النساء ولا یقف الماموم منفردا بل
یدخل الصف ان وجد فرجۃ والا فیجر واحدا
وللساعدۃ المجرور -

فصل ویجوز للمسافر قصر الصلوۃ الرباعیۃ
باربع شرائط احدھا ان یکون سفرہ بغیر
معصیۃ والثانی ان یکون مسافۃ ستۃ عشر
فرسخا والثالث ان یکون الصلوۃ من التی فی
فلا یصح قصر الصلوۃ القضاء فی الحضر والرابع

اور اسی طرح سے ارت اور ارت وہ شخص ہے کہ جہان
ادغام کرنا نہیں وہان ادغام کرے اور الثغ ایسا شخص ہے
اور یہ وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ بدل
کرا ہو۔ اور مکروہ ہے اقتدا ساتھ تمتام اور فافا اور لحان کے
اور جائز ہے اقتدا امی کی اوسکے جو قراۃ میں اوسکے برابر ہو۔
اور درست نہیں اقتدا لحان یعنی غلط پڑھنے والے کی اپنے مثل کے
ساتھ جب قراۃ میں دونون مستفید نہون -

فصل ہے موقف کے بیان میں یعنی امام سے موقف
میں آگے نہ ہونا چاہیئے اگر آگے ہوا تو نماز باطل ہوگی - اور مستحب ہے
تھوڑا سا پیچھے کھڑا رہنا - اور تقدم میں اعتبار ایڑی کا ہے
یعنی مقتدی کی ایڑی امام سے آگے نہو اور موقف میں برابر رہنا بھی مضر نہیں
اور موقف میں امام کے پیچھے پہلے مرد کھڑے ہوویں پھر لڑکے پھر
خنثے پھر عورتیں - اور مقتدی اکیلا صف کے پیچھے کھڑا ہووے بلکہ داخل
ہو جاوے صف میں اگر کچھ بھی جگہ دیکھے - اور اگر صف میں جگہ نہ
تو ایک آدمی کو پیچھے کھینچ لیوے اور اوس آدمی کو چاہیئے کہ اوسکی
کشش پر پیچھے ہٹ آوے -

فصل مسافر کو چار شرطون کے ساتھ رباعی نماز کا قصر کرنا
جائز ہے - ایک شرط یہ ہے کہ ہووے سفر اوسکا معصیت کے سوا
(یعنی افعال مثل چوری وغیرہ بد افعالی کے لیے سفر نہو -)
دوسرے اندازہ سفر کا سولہ فرسخ ہووے - تیسرے یہ کہ
سفر ہی کی نماز کو قصر کرے - پس جو حضر میں نمازیں
قضا ہوئی ہون اونکی قصر نہین -
(اونکو پورا ہی کر کے پڑھے گا) چوتھے

ان ینوی القصر مع الاحرام ومن سافر
من بلده او قریتہ فابتداءُه مجاوزة السور
والعمران ویشترط ان یقصد موضعا من
حین السفر فلیس للهائم القصر وان طال
سفره ولا لطالب غریم او آبق یرجع متٰی
وجده ولا یعلم موضعه ولو کان لمقصده
طریقان طویل وقصیر فسلك الطویل لغرض
کسهولة او امن فله القصر والا فلا ولو تبع
العبد او الزوجة او الجندی مالك امره
فی سفره ولا یعرف مقصده فلا قصر ولا قصر
للعاصی بسفر کالآبق والناشزة ولو انشأ
السفر مباحا کالتجارة والحج ثم نقله الی
معصیة فلا قصر ولو انشاء السفر عاصیا ثم
تاب فابتداء السفر من حین التوبة۔

فصل یجوز للمسافر ان یجمع بین الظهر
والعصر فی وقت ایهما شاء وبین المغرب
والعشاء فی وقت ایهما شاء وشروط الجمع التقدیم

یہ کہ تکبیر احرام کے ساتھ قصر کی نیت کرے۔ اور جسنے
سفر کیا کسی شہر یا گانون سے تو اوسکے سفر کی ابتدا شہر پناہ
اور آبادی سے تجاوز کرنے سے ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے
کہ سفر کے وقت کسی جگہ کی نیت کرے پس تردد کرنے والے
کیواسطے قصر نہین اگرچہ لمبا ہی ہو سفر اوسکا اور نہ واسطے
ڈہونڈہنے والے قرضدار کے اور بہاگے ہوئے غلام کے جسکا یہ
ارادہ ہو کہ جب اوسکو پائے واپس آجائیگا۔ اور اگر مسافر کے
مقصد کے دو راستے ہین ایک لمبا اور ایک چھوٹا پس
لمبے راستے پر کسی غرض کے واسطے مانند سہولت راہ اور
امن کے گیا تو اوسکو قصر کرنا جائز ہے اور اگر غرض نہین
تو اوسکو قصر جائز نہین۔
اور اگر غلام یا عورت یا سپاہی اپنے مالک اور خاوند کے
ساتھ ہوئے اور اونکو اوسکا قصد معلوم نہین (کہ کہان
جائیگا) پس اونکو قصر کرنا درست نہین۔ اور جو شخص عیش
سفر کے عاصی ہے جیسے بہاگنے والا غلام۔ اور عورت
ناشزہ ایسے کے لیے بھی قصر جائز نہین۔ اور اگر اول
مباح سفر پر مثل تجارت اور حج کے روانہ ہوا پہر رستہ مین
اوسکو معصیت کا سفر بنا لیا تو اوسکو قصر کرنا جائز نہین۔
اور اگر پہلے نافرمانی کے سفر پر نکلا پہر رستہ مین توبہ کر لی
تو ابتدا سفر کی توبہ کیوقت سے شمار ہو گی۔ **فصل** نمازون کے
جمع کرنیکے بیان مین۔ درست ہے مسافر کو جمع کرنا ظہر اور عصر کا
ان دونون کے وقتون مین جسمین چاہے جمع کر لے (یعنی ظہر
کیوقت جمع کرے یا عصر کیوقت پہلے جمع تقدیم ہے اور دوسری
جمع تاخیر) اسیطرح مغرب اور عشا کا بھی جمع کرنا مسافر کو جائز ہے
جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر۔ اور جمع تقدیم کی تین شرطین ہین۔

ثلثة احدها ان یبتدی بالاولی والثانی نیة الجمع فی اول الاولی ویجوز فی اثنائها ایضا والثالث الموالاة بینهما بقدر ما تتم یتیمم فلو صلاهما ثم بان فساد الاولی بطلت الثانیة ایضا۔ وان اخر کفاه نیة الجمع قبل خروج الوقت الاولی بقدر ما یؤدی فرضها وافضل فیه الترتیب والموالاة واذا جمع بین الظهر والعصر صلی سنة الظهر المقدمة ثم یصلی فرضین ثم سنة الظهر التی بعدها ثم سنة العصر وفی الجمع بین المغرب والعشاء یصلی الفرضین ثم سنة المغرب ثم سنة العشاء ثم الوتر والله تعالی اعلم۔

ایک یہ کہ پہلی نماز کو اول پڑھے۔ دوسری شرط جمع کی یہ کہ جمع کی نیت پہلی نماز سے پیشتر کرلیوے۔ لیکن پہلی نماز کے درمیان میں بھی اگر نیت کرے تو جائز ہے۔ تیسری شرط موالات یعنے پے در پے پڑھنا تیمم کرنا اور اقامت کہنی اندازہ سے زیادہ وقت نگذرے۔ اور اگر پڑھا مقتدی نے دونوں کو پھر پہلی نماز کا فساد معلوم ہوا تو دوسری نماز بھی باطل ہوجاتی ہے۔ اور جبکہ جمع تاخیر کرے تو آپ پہلے نماز کے اسقدر وقت نکل جانے سے پیشتر جس میں اسکے فرض کو ادا کرسکے۔ نیت جمع کی کرلینی کافی ہے۔ اور افضل جمع تاخیر میں ترتیب اور موالات ہے۔ جب ظہر اور عصر کو جمع کرنا چاہا تو ظہر کے پہلے سنت اول پڑھکر ظہر اور عصر کے فرضونکو پڑھے پھر ظہر کی پچھلی سنت پڑھکر پھر عصر کی سنت پڑھے۔ اور مغرب عشا کے جمع کرنے میں اول فرضونکو پڑھے پھر مغرب کی سنت اور اسکے بعد عشا کی سنت پھر وتر پڑھے۔ واللہ اعلم۔

فصل شروط وجوب سوال الامام من الصلوة من اربعة مسائل

قال الامام الشافعی رحمة الله علیه من سئل عن امام من اربعة مسائل ان اجاب عنها فامامته صحیحة والا فلا الاول نحن نقتدی بك فانت بمن تقتدی

فصل

(امام سے نماز کے متعلق چار مسئلے پوچھنے کے وجوب میں)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جسنے امام سے چار مسئلے پوچھے اگر جواب دیدیا تو امامت اسکی صحیح ہے اور اگر نہ دیا تو صحیح نہیں۔ پہلا سوال یہ کہ ہم تیرے ساتھ اقتدا کرتے ہیں اور تم کسکے ساتھ اقتدا کرتے ہو۔

والثانی صلوتنا نصح بك وصلوتك بمن تصح والثالث انت امامنا فمن امامك والرابع ما قبلتك جوابہ انا اقتدی بالائمۃ الماضین وهو الذین یقتدون بالنبی صلی اللہ علیه وسلم وصلوتی تصح بالعلم والقران امامی والکعبۃ قبلتی۔ نقل من قوت القلوب روی ابو اللیث السمرقندی رحمۃ اللہ علیه فی کتابہ تنبیہ الغافلین۔

فصل یحتاج الامام فی الصلوۃ الی عشرۃ خصال حتی یتم لہ صلوتہ وصلوۃ من خلفہ اولها ان یکون قاریا بکتاب اللہ ولا یکون لحانا والثانی ان یکون تکبیراتہ جزما صحیحا والثالث ان یحفظ نفسہ من الحرام والشبھۃ والرابع یتم رکوعہ وسجودہ والخامس ان یحفظ نفسہ وثیابہ وبدنہ من الاذی والسادس ان لا یطول القراۃ الا برضی القوم والسابع ان لا یعجب نفسہ والثامن ان لا یدخل

دوسرا سوال یہ کہ ہماری نماز تیرے ساتھ صحیح ہوتی ہے اور تیری نماز کسکے ساتھ صحیح ہوتی ہے۔ تیسرا سوال یہ کہ آپ ہمارے امام ہو اور آپکا امام کون ہے۔ چوتھا سوال یہ کہ آپکا قبلہ کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ مین ائمہ گذشتہ کی ساتھ اقتدا کرتا ہون اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ اور میری نماز علم کے ساتھ صحیح ہے اور قرآن میرا امام اور کعبہ میرا قبلہ ہے۔ یہ روایت قوت القلوب سے منقول ہے ابو لیث سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین مین روایت کی ہے۔

فصل

امام نماز مین دس خصلتون کی طرف محتاج ہے جب اور جسمین یہ دس خصلتین ہون تو پوری ہوتی ہے نماز اوسکی اور اوسکے مقتدیون کی بھی۔ پہلی خصلت یہ ہے کہ قرآن کا قاری ہو غلط پڑھنے والا نہو۔ دوسرے یہ کہ سب تکبیرین اوسکی جزم اور صحیح ہون تیسرے یہ کہ اپنے نفس کو حرام اور شبہہ سے محفوظ رکھے۔ چوتھے یہ کہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے پورا کرے۔ پانچوین یہ کہ اپنے نفس اور کپڑے اور بدن کو پلیدی سے محفوظ رکھے چھٹے یہ کہ قوم کی رضا کے بغیر قراءۃ کو طویل نکرے ساتوین یہ کہ اپنے نفس کو بڑائی مین نہ ڈالے۔ اور آٹھوین جب تک اپنے گناہون کی معافی خدا سے اور مقتدیون کی سفارش نہ چاہے نماز مین داخل نہ ہووے۔

فی الصلوٰۃ حتی یستغفر اللہ من جمیع ذنوبہ ویتبع لمن خلفہ والتاسع اذا سلم ان لا یخص نفسہ بالدعاء فینوی القوم والعاشر اذا نزل فی المسجد غریب یسألہ عما یحتاج الیہ

فصل فی رعایۃ القوم۔ اذا کان الامام شافعیا والقوم حنفیا فلابد ان یراعی سبعۃ اشیاء الاول لا یتوضأ بقلتین والثانی لا ینحرف عن القبلۃ والثالث اذا قصد یتوضأ والرابع لا یرفع الیدین فی الصلوٰۃ والخامس لا ینجس ثوبہ بالمنی ولا یصلی معہ حتی یغسلہ او یفرکہ والسادس یمسح ربع رأسہ والسابع ان لا یشک فی ایمانہ یعنی لا یقول انا مؤمن انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل واما اذا کان الامام حنفیا والقوم شافعیا فلابد ان یراعی عشرۃ اشیاء الاول اذا کان الماء الجاری قلیلا لا یتوضأ منہا والثانی نیۃ الوضوء والثالث الترتیب

نویں یہ کہ سلام پھیرنے کے وقت دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص نہ کرے بلکہ اپنی قوم کی بھی نیت کر لیوے دسویں یہ کہ غریب مسافر کوئی جب مسجد میں اترے تو پوچھے اوسکو جس چیز کی اوسکو ضرورت ہو (یعنی پوچھنا ہی نہیں بلکہ مہیا کر دینی چاہیے)

فصل ہے قوم کی رعایت کرنے میں جب امام شافعی ہو اور قوم حنفی تو امام کو سات چیزوں کی رعایت کرنی ضرور ہے پہلے قلتین میں وضو بنا دے دوسرے یہ کہ عین قبلہ سے منحرف نہو تیسرے یہ کہ قصد کے وقت وضو کرے۔ چوتھے یہ کہ نماز میں رفع یدین نہ کرے۔ پانچویں یہ کہ منی کے ساتھ کپڑا نجس نہ کرے اور بغیر دھوئے اور کھرچے اوسکے ساتھ نماز نہ پڑھے۔ چھٹے یہ کہ سر کے چوتھے حصے کا مسح کرے ساتویں یہ کہ اپنے ایمان میں شک کی طور پر یہ لفظ کہ انشاء اللہ تعالیٰ تو میں مومن ہوں نہ کہے۔

فصل جب امام حنفی ہو اور قوم شافعی تو امام کو دس چیزوں کی رعایت ضرور کرنی چاہئے۔ پہلی رعایت یہ کہ پانی جاری اگر تھوڑا ہو تو اوس سے وضو نہ کرے دوسرے وضو کی نیت کرے۔

تیسرے ترتیب۔

والرابع عدم الانحراف عن القبلة والخامس
يقرأ الفاتحة مع التسمية والسادس تعديل
الاركان والسابع لا يصلي مع ثوب نجس
مقدار درهم والثامن الخروج بلفظ الاركان
والتاسع لا يمس ذكره والعاشر لا يمس امرأة
محرمية كانت او غير محرمية ـ

فصل وشروط صحة الجمعة تسعة الاسلام
والبلوغ والعقل والحرية والذكورة
وان يكون الجمعة في موضع لا يجوز للمسافر
قصر الصلوة منه وان يكون الخطبة في جماعة
وان تقام باربعين رجلا من اهل الجمعة
وان لا يكون قبلها ولا معها جمعة اخرى
وان تتقدم خطبتان قبل الصلوة بالعربية
وشروط الخطبة اربعة الطهارة وستر
العورة والقيام والقعود بينهما ـ

فصل وفروض الخطبة خمسة الاول الحمد لله
والثاني الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم

چوتھے قبلہ سے انحراف نکرے ۔ پانچوین فاتحہ کو
بسم اللہ کے ساتھ ملا کر پڑھے ۔ چھٹے ارکانونکو تعدیل کے ساتھ
ادا کرے ۔ ساتوین اس کپڑیکے ساتھ نماز نہ پڑھے جسمین ایک
درہم پلیدی ہو ۔ آٹھوین باہر آئے نماز سے ساتھ لفظ ارکانکے
یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہکر نماز ختم کرے ۔ نوین اپنے ذکر کو
ہاتھ نہ لگاے ۔ دسوین یہ کہ مس نکرے کسی عورت کو محرمہ ہو یا غیر محرمہ

فصل جمعہ کے صحت کی نو شرطین ہین ۔ اسلام بلوغ
عقل آزادی ذکورۃ ۔ اور جمعہ ایسی جگہ مین پڑہا جاے جہان نماز کا
قصر کرنا جائز نہو ۔ (یعنی وطن ہو سفر نہو) اور یہ خطبہ جماعت مین
واقع ہو ۔ اور چالیس مردونکے ساتھ جمعہ پڑہا جاے ۔ اور اسکے پہلے
یا ساتھ اسکے دوسری نماز جمعہ کی واقع نہو (یعنی ایک شہر مین متعدد
جگہ نہ پڑہا جاے) ۔ اور یہ کہ جمعہ کی نماز سے پہلے عربی زبان مین
دو خطبے پڑہے ۔ اور خطبہ کی چار شرطین ہین ۔ ایک پاک ہونا نجس سے
دوسری ستر عورت ۔ تیسری شرط کہڑے ہو کر خطبہ پڑہنا چوتھی شرط
دو خطبونکے درمیان مین تھوڑا سا بیٹھنا ۔ **فصل** خطبہ کے فرض
پانچ ہین ۔ پہلا فرض الحمد للہ کا پڑہنا دوسرا درود
کا پڑہنا ۔

والثالث الوصیۃ بتقوی اللہ والرابع قرأۃ فی الاولی والخامس الدعاء للمؤمنین فی الخطبۃ الثانیۃ۔

فصل وسنن الجمعۃ سبع ان یکون الخطبۃ علی منبر او علی موضع عالٍ وان یسلم علی الناس اذا اقبل علیہم وان یجلس الی ان یؤذن المؤذن وان یعتمد علی سیف او عصًا او غیرہ وان یقصد قصدًا قبل وجہہ وان یقصر الخطبۃ وان یطیل الصلوۃ وان یکون الخطبتان بلیغۃ قریبۃ من الفہم لینتفع بہ اکثر الناس قصیرۃ من غیر خلل ولو خرج الوقت قبل فراغہا اتموہا ظہرًا۔

فصل وتجب الجمعۃ علی الہرم والزمن ان وجد مرکبا ولا یشق علیہما الرکوب ویجب علی الاعمی ان وجد قائدا ویجب علی اہل قریۃ ان بلغہم من موضع الجمعۃ نداء صیتٍ من اطرافہم فی وقت سکون الریح والصو

تیسرا۔ اللہ تعالی کے خوف اور تقوی کی وصیت کرنی۔ چوتھا۔ اس وصیت تقوی کو اوّل خطبہ مین پڑہنا پانچوان دوسرے خطبہ مین سب مومنون کیلئے دعا کرنی۔

فصل جمعہ کی سات سنتین ہین۔ ایک یہ کہ خطبہ منبر یا کسی بلند جگہ پہ پڑہا جاے۔ دوسرے یہ کہ جب لوگو نپر متوجہ ہووے تو انکو سلام کرے تیسرے یہ کہ مؤذن کی اذان دینے تک بیٹہا رہے چوتھے یہ کہ تلوار یا عصا یا مثل انکے کسی چیز پر تکیہ کرے۔ پانچوان یہ کہ اپنے روبرو نظر رکہے چھٹے یہ کہ خطبہ مختصر پڑہے ساتوین یہ کہ خطبہ سے نماز کو لمبی کرے۔ اور چاہیے کہ دونو خطبے بلیغ قریب فہم ہووین تا کہ اکثر لوگ اوس سے فائدہ اوٹہاوین ایسے مختصر ہووین کہ تہوڑی عبارت مین مضمون زیادہ آجاوے اور اگر وقت خطبون کی فراغت سے پہلے نکل گیا تو اوس نماز کو ظہر کی نماز کرکے پڑہین۔

فصل اور واجب ہے جمعہ بڈہے پر اور جو کہ ہیچ بیمار اور اگر اونکو سواری ملے اور سوار ہونے مین اونکو تکلیف نہو اور اسیطرح اندہے پر بہی واجب ہے اگر ملجاے اوسکو لیجانیوالا اور اسیطرح واجب ہے اون دیہاتیون اور گانون کے لوگون پر جنکو جمعہ کی جگہ سے بلند پکار رہوا۔ اور شور و شغب کے نہ ہونے مین پہونچ سکے۔

اور اگر آواز نہین پہونچ سکتی تو اون پہ جمعہ فرض نہین۔

لزمهم الجمعة والا فلا ومن ادرك الامام
في ركوع الثانية ادرك الجمعة واذا اسلم
الامام اتم الباقي وان ادركه بعد الركوع
في الركعة الثانيه ينوى الجمعة ويتمها ظهرًا

فصل صلوة العيدين هي سنة مؤكدة
وتشرع للمنفرد والجماعة والعبد والمرأة
والمسافر ووقتها بين طلوع الشمس الى الزوال
وهي ركعتان فيحرم بهانا ويا صلوة عيد
الفطر او صلوة الاضحى ثم ياتي بدعاء
الاستفتاح ثم يكبر في الاولى سبعًا وفي
الثانية خمسًا سوى تكبيرة الحرام والقيام
ويقرأ بعدها سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ويخطب بعدها خطبتين
ويكبر في الاولى تسعًا وفي الثانيه سبع تكبيرات
ويكبر من ليلة عيد الفطر الى ان يدخل
في الصلوة ويكبر في الاضحى خلف صلوة الفرائض
من صلوة الظهر يوم النحر الى انقضاء صلوة

اور جسنے امام کو دوسری رکعت کے رکوع مین پایا اوسکا جمعہ ہوگیا۔ امام کے سلام کے بعد اپنی رکعت باقیماندہ کو پورا کرے۔ اور اگر دوسری رکعت کے رکوع کے بعد امام کے ساتھ ملا تو جمعہ کی نیت کرکے شامل ہوجاے اور اوس نماز کو ظہر کرکے پڑہے۔

فصل

عیدین یعنی عید فطر اور عید اضحے کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اور مشروع ہے یہ واسطے اکیلے کے اور جماعت کے اور واسطے غلام اور عورت اور مسافر کے اور انکا وقت طلوع سورج لیکر زوال تک ہے اور یہ دو رکعتین ہین انکا تحریمہ نماز عید فطر یا نماز ضحی کرکے نیت باندہے پہر دعا استفتاح شروع کرے۔ پہر پہلی رکعت مین سات تکبیرین اور دوسری مین پانچ تکبیرین سوا تکبیر قیام اور تکبیر تحریمہ کو کہی اور ان تکبیرونکی بعد پڑہے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔ اور نماز سے فارغ ہوکر دو خطبے پڑہے پہلے خطبہ مین نو تکبیرین کہے اور دوسرے مین سات تکبیرین۔ اور عید فطر کی رات سے تکبیرین شروع کرے یہان تک کہ نماز عید مین داخل ہووے۔
اور عید اضحی مین یوم النحر کے ظہر کے فرضونکے بعد تکبیرین شروع کرے اور سب نمازون کے فرایض کے بعد کہتا جاے۔

ایام تشریق کے

[illegible]

العصر من اخر ايام التشريق وفي قول
يبتدأ غير الحاج من صبح يوم عرفة ويختمون
بصلوة العصر من اخر ايام التشريق وعليه
العمل وصيغته المحبوبة الله اكبر الله اكبر
الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر
الله اكبر ولله الحمد ويستحب التكبير
من غروب الشمس ليلتي العيد في المنازل
والطرق والمساجد والاسواق مع رفع
الصوت۔

فصل وصلوة الكسوفين سنة
مؤكدة وهي ركعتان في كل ركعة ركوعان
وقيامان وتطويل القراءة والتسبيح في
الركوع ويخطب بعدهما خطبتين ويسر
في كسوف الشمس ويجهر في خسوف القمر و
يستحب فيهما الجماعة والافضل ان يقرأ في
القيام الاولى بعد الفاتحة سورة البقرة[1] وفي
القيام الثانية قدر مائتي اية منها وفي القيام

آخر دن کے عصر کی نماز تک۔ اور ایک قول میں حاجیوں کے
سوا دوسرے لوگ عرفہ کی صبح سے تکبیریں شروع کریں۔
اور ایام تشریق کے آخر دن کی عصر کی نماز تک کہیں۔ اور آج
لوگوں کا عمل اسی پر ہے۔ اور تکبیر کے پسندیدہ کلمے یہ ہیں
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر وللہ الحمد۔ اور مستحب ہے تکبیر کا کہنا عیدین کی راتوں کی
ابتدا میں یعنی غروب آفتاب سے منزلوں میں راستوں میں
مسجدوں میں بازاروں میں بلند آواز سے۔

فصل کسوفین یعنی چاند گہن اور سورج گہن کی نماز
سنت مؤکدہ ہے۔ اور اوسکی دو رکعتیں ہیں ہر ایک رکعت میں
دو دو رکوع اور دو دو قیام ہیں اور لمبا کرنا قرات کا اور
دراز کرنا تسبیح کا رکوع میں اور انکے بعد دو خطبے پڑھے سورج
گہن میں قراۃ آہستہ پڑھے اور چاند گہن میں قراۃ پکار کر
پڑھے اور ان نمازوں میں جماعت کرنی مستحب ہے۔ افضل اور
بہتر یہ ہے کہ قیام اولی میں فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ پڑھے
اور قیام ثانی میں سورۂ بقرہ سے دو سو آیات کا اندازہ پڑھے
اور قیام۔

[1] متفق عليه عن ابن عباس قال انخسفت الشمس على عهد رسول الله صلعم فقام قياما طويلا نحوا من قراءة سورة البقرة ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم سجد ثم قام فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس

الثالثة قدر مائة وخمسين آية وفي القيام الرابعة قدر مائة آية تقريبًا

فصل وصلوة الاستسقاء مسنونة عند الحاجة فيأمرهم الامام بالتوبة والخروج من المظالم والصيام ثلثة ايام ثم يخرج بهم في يوم الرابع الى الصحراء وهم صائمون في ثياب بذلة واستكانة وتضرع ومعهم الصبيان والشيوخ والبهائم ولا يمنع اهل الذمة ويصلي ركعتين كصلوة العيد كيفيةً وشرطًا ويقرأ في الاولى ق والقرآن وفي الثانية اقتربت الساعة وقيل سورة نوح عليه السلام ويخطب بعدها خطبتين كخطبتي العيد لكن يستغفر الله في الخطبة الاولى تسعًا وفي الثانية سبعًا ويحول ردائه عند استقبال القبلة وليكن من دعائه في الاولى اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا هنيئًا مريئًا مريعًا غدقًا مجللًا سحًا عامًا طبقًا دائمًا اللهم

تیسرے مین ایکسو پچاس آیتون کا قدر پڑہے - اور چوتھے قیام مین ایکسو آیتون کا اندازہ پڑہے -

فصل استسقا کی نماز مسنون ہے حاجت کیوقت - پس نماز پڑہنے سے پہلے امام لوگونکو سب گناہون اور خاصکر ایکدوسرے پر تعدی ظلم کرنے سے توبہ کرائے اور پے درپے روزے رکہائے پہر چوتھے روز انکو لیکر جس حالتین کہ وہ روزہ دار ہوویں پرانے کپڑونمین عاجزی اور تضرع کے ساتہہ بچے بوڑہے چارپایوں کے سمیت جنگل کیطرف نکلے اسوقت ذمی لوگ اگر بارش مانگنے کو ساتہہ ہوجائین تو اونکو روکنا نہ چاہیے پہر عید کی نماز کیطرح دو رکعتین کیفیتًہ وشرطًا پڑہے - پہلی رکعت مین سورۂ قاف والقرآن المجید پڑہے اور دوسری مین اقتربت الساعۃ اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسری مین سورۂ نوح پڑہے - اور نماز سے فارغ ہوکر دو خطبے عید کے خطبونکیطرح پڑہے - لیکن پہلے خطبے مین نو بار پڑہے - اور دوسرے مین سات بار استغفار پڑہے اور قبلہ کیطرف منہ کرتے ہی چادر کو پلٹ دیوے اور پہلے خطبے مین دعا اللّٰہم سے آخر تک پڑہے جسکا ترجمہ یہ ہے - یا اللہ برسا ہمپر بہت پانی برکت والا سیراب کرنیوالا سبزی اوگانیوالا بہت کثرت سے یا اللہ

اسقنا الغيث وانشر الرحمة ولا تجعلنا من القانطين

اللهم انا نستغفرك انك كنت غفارا فارسل

السماء علينا مدرارا - اللهم اسقنا وارحمنا

بالبهائم والرتع والاطفال الرضع والشيوخ

الركع ويستقبل القبلة فى الخطبة الثانية و

يقول اللهم انك امرتنا بالدعاء ووعدتنا

اجابتك وقد دعوناك كما امرتنا فاجبنا كما

وعدتنا انك لا تخلف الميعاد اللهم انا

بالعباء والبلاء والجهد والجوع ما لا نشكوا

الا اليك اللهم انبت لنا الزرع وادر لنا

الضرع واسقنا من بركات السماء وانبت لنا

من بركات الارض اللهم انا نستغفرك

انك كنت غفارا ترسل السماء علينا مدرارا

اللهم استجب دعائنا بحرمة القران العظيم

وببركت نبيك الكريم لا حول ولا قوة الا

بالله العلى العظيم

فصل وصلوة الخوف على ثلثة اضرب

بارش کر ہکو سیراب کر اور پھیلا دے اپنی رحمت اور ہکو ناامید کر

یا اللہ ہم تجھسے معافی مانگتے ہین بیشک تو معاف کرنیوالا ہے آسمان

سے ہمپر بارش اتار - یا اللہ بارش اتار ہمپر اور ہکو چارپایون

اور چارہ چرنیوالونکے چارپایون اور دودھ پینے والے بچون

اور نماز پڑہنے والون بزرگون کے سبب رحم کر - اور امام دوسرے

خطبہ مین قبلہ کیطرف متوجہ ہووے اور یہ دعا پڑہے - یا اللہ تونے

ہکو دعا کا حکم کیا اور قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہے سو جسطرح

ہکو حکم تھا دعا کی ہین اپنے وعدے کے موافق ہماری دعا قبول کر

بیشک تو اپنا وعدہ خلاف نہین کرتا - یا اللہ بارش کے

ہونے سے طرح طرحکی تکلیف مصیبت دوکہ مین اس قدر

گرفتار ہین کہ اوسکا اظہار تیرے سوا کسی دوسرے پر ہم نہین

کرسکتے - یا اللہ کھیتون مین ہماری اناج سرسبز کر ہمارے

جانورون کا دودہ زیادہ کر آسمانون کی برکات سے

ہمپر بارش اتار اور زمین کی برکات ہمارے لئے پیدا کر

یا اللہ ہم تجھسے گناہونکی معافی مانگتے ہین آسمان سے بارش

ہمپر اتار - یا اللہ ہماری دعا قرآن عظیم و نبی کریم کے

طفیل اور انکی عزت وحرمت کے باعث قبول فرمائیے

گناہون سے باز رہنا اور نیکیون کی طرف جانا تیری امداد کے

سوا نہین ہوسکتا -

فصل خوف کی نماز تین قسم پر ہے -

احدها ان يكون العدو في غير جهة القبلة فيفرقهم الامام فرقتين فرقة تقف في وجه العدو ويصلي بفرقة احدى ركعة ثم يتم لنفسها وتمضي الى وجه العدو وتجيء الطائفة الاخرى فيصلي بها ركعة ويتم لنفسها ثم يسلم بها والثاني ان يكون العدو في جهة القبلة ويصفهم الصفين فيحرم بهم ويقف صف الاخرى حارسة فاذا رفع راسه سجد الصف الحارس ويلحقوه والثالث ان يكون عدو في شدة الخوف والتحام القتال فيصلي كيف امكنه راجلا او راكبا مستقبل القبلة او غير مستقبل القبلة۔

فصل والصلوة على الميت فرض كفاية ويقف الامام وراء الجنازة عند صدر الرجال وعند عجيزة المرأة[۳] وينوي اصلي على هذا الميت فرضا لله تعالى ويكبر اربع تكبيرات ويرفع فيها اليدين ويقرأ بعد الاولى

ایک صورت یہ ہے کہ دشمن قبلہ کے سوا کسی دوسری جانب میں ہو۔ پس امام اپنی فوج کے دو گروہ کرے ایک گروہ تو دشمنوں کے روبرو کھڑا رہے۔ اور ایک حصہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی ہے اپنی نماز باقیماندہ خود بغیر جماعت کے پڑھ کر دشمن کے مقام میں جائیں اور وہ پہلا گروہ جو کہ دشمنوں کا مقابل تھا آکر امام کے ساتھ شریک ہو کر اپنی نماز پوری کرے اور امام انکی باقیماندہ نماز کے پڑھنے تک بیٹھا رہے، پھر انکو ساتھ سلام پھیرے۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ دشمن قبلہ کیطرف ہو امام اپنے لشکر کو دو صفیں بنا کر نماز شروع کرے اور دوسری صف اپنی فوج کی نگہبانی میں کھڑی رہے۔ پس جب امام سجدہ سے سر اٹھائے تو نگہبانی کرنے والی صف سجدہ کر کے امام کے ساتھ مل جائے

تیسری صورت یہ ہے کہ دشمن کا سخت خوف ہو اور باہم سخت قتال اور کشت و خون ہو تو اس صورت میں جسطرح پیادہ ہو یا سوار قبلہ کیطرف ہو یا نہو نماز ادا کرے

فصل مردہ کے اوپر نماز پڑھنی فرض کفایہ ہے۔ اور چاہیئے کہ کھڑا ہووے امام میت کے مقابل مردوں کے سینہ کے برابر اور عورتوں کے کمر کے برابر اور نیت اسطرح کرے۔ کہ میں نماز پڑھتا ہوں اس میت پر فرض کر کے اللہ تعالی کے واسطے اور چار تکبیریں کہے اور اول تکبیروں میں رفع یدین بھی کرے اور پہلی تکبیر کے بعد۔

ع۳ لحديث الشيخان عن سمرة بن جندب قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام وسطها ١٢ اربعة عشر

فاتحة الكتاب وبعد الثانية صلی علی النبی صلعم
وهی اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
وسلمت الخ وبعد الثالث یدعو للمیت وهی الدعاء
اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه و
اکرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء
والثلج والبرد ونقه من الخطایا کما ینقی الثوب
الابیض من الدنس وابدل له دارا خیرا
من داره واهلا خیرا من اهله وزوجا
خیرا من زوجه وادخله الجنة واعذه
من عذاب القبر وفتنته ومن عذاب النار
ویقدم علیه اللهم اغفر لحینا ومیتنا و
شاهدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا
وذکرنا وانثانا وحرنا وعبدنا۔ اللهم
من احییته منا فاحیه علی الاسلام ومن
توفیته منا فتوفه علی الایمان اللهم اغفر له
وارحمه وعافه واعف عنه ویقرأ بعد
الرابعة اللهم لا تحرمنا اجرها ولا تفتنا

سورۂ فاتحہ پڑہے اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑہے اور درود
درود کا اللهم صل سے آخر تک اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے
واسطے یہ دعا اللهم اغفر له آخر تک جسکا یہ ترجمہ ہے یا اللہ تو بخشدے اوسکو
معاف کر اس بندہ کو رحم کر اسپر اسکے درگذر کر اسکو عزت کی
جگہ اوتار اسکی قبر کشادہ کر اسکے گناہ پانی اور برف اور اولونسے دہو اسکو
گناہوں سے پاک کر جسطرح کہ پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل کچیل سے
اور بدلے دنیا کے گہر سے اوسکو اچہا گہر اور دنیا کے اہل سے اسکو
اچہے اہل اور دنیا کی بی بی سے اسکو اچہی بی بی عطا فرما جنت میں
اوسکو اوتار قبر کے فتنہ اور عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اسکو بچا
اور چوتہے گراس دعا سے پہلے یہ دعا اللهم اغفر لحینا آخر تک پڑہے جسکا
ترجمہ یہ ہے یا اللہ بخشدے ہمارے زندونکو اور ہمارے مردونکو ہمارے
حاضرونکو ہمارے غائبونکو ہمارے چہوٹونکو ہمارے بڑونکو ہمارے مردونکو ہمارے
عورتونکو ہمارے آزادونکو ہمارے غلامونکو۔ یا اللہ ہم مسلمانونمین سے
جسکو تو پیدا کرے اوسکو اسلام پر زندہ رکہہ اور ہم میں سے جسکو تو مارے تو
اوسکو ایمان پر مار یا اللہ اس مردہ کو معاف کر اور اسپر رحم کر
اسکے گناہوں سے درگذر کر اور چوتہی تکبیر کے بعد اللهم لا تحرمنا
آخر تک جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ اسکے اجر سے ہمکو محروم نکر اور اسکے بعد
ہمکو کسی فتنہ میں نہ ڈال۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی علی جنازة قال اللهم اغفر لحینا ومیتنا ... الحدیث رواه احمد وابو داود والترمذی وابن ماجه ... والنسائی ...

بَعْدَهَا وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَارْحَمْنَا مَعَهُ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثُمَّ يُسَلِّمُ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ وَاَرْكَانُهَا
سبعة النية والتكبيرات الاربع وقراة الفاتحة
والصلوة على النبي صلعم والدعاء
للميت وتسليمتة الاولى والقيام للقادر و
يسقط الفرض بواحد ويجوز الصلوة على
الغائب من البلد واولى الناس بالصلوة عليه
الاب ثم الجد وان علا ثم ابنه وان سفل ثم
الاخ من الابوين ثم من الاب ثم بنوهما كذا ثم
سائر العصبات بترتيب الولاية ثم ذو الرحم
والقريب اولى من الوالي ولو اجتمع اثنان
في درجة قدم الاسن والحر اولى من العبد
القريب وان وجد عضو مسلم صلي عليه
فصل والسقط الدون اربعة اشهر
يوارى بخرقة ويدفن ولاربعة اشهر فاكثر
يجب غسله وتكفينه ويصلي عليه ان اختلج
في بطن الامام ولا يغسل الشهيد ولا يصلي

اور ہمکو اور اوسکو بخشدے اسکے ساتھ ہمپر بھی رحم کر
ہم تیرے رحم اور مہربانی کے ساتھ استغاثہ کرتے ہین
اے ارحم الراحمین پھر ہر دو طرف سلام پھیرے اور ارکان نماز
جنازہ کے ارکان سات ہین۔ ایک نیت کرنا ہے دوسرا
رکن چار تکبیرین کہنا۔ تیسرا رکن فاتحہ کا پڑہنا۔ چوتھا
رکن درود پڑہنا۔ پانچوان رکن میت کے لئے کیفقدر دعا کرنا
چھٹا رکن پہلا سلام پھیرنا۔ اور ساتوان رکن قیام ہے
قادر کیواسطے۔ اور ایک آدمی کی نماز پڑہنے سے بھی
آدمیون کے سرسے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ اور غائب
میت پر جو کہ دوسرے شہر مین را ہو۔ جنازہ کی نماز پڑہنی جائز ہے
اور بہتر واسطے پڑہنے نماز جنازہ کے میت کا باپ ہے پہر دادا
اسیطرح پہر دادا اوپر تک اگر یہ سب نہو وین تو بیٹا ہے میت کا
اور بیٹا نہو تو پوتا پر پوتا اسیطرح نیچے تک۔ اگر سب ہی
نہو وین تو بہائی اوسکا جو کہ ماں باپ دونون کی طرف سے ہو اگر وہ
بہی نہو تو باپ کی طرف کا بہائی۔ اگر یہ بہائی بہی نہو وین تو
اونکے بیٹے پہر بعد انکے عصبات ہین ولایت کی ترتیب پر
پہر ذوی رحم ہین۔ اور میت کا قریبی والی سے بہتر ہے۔ اور اگر
دو شخص درجہ مین برابر ہو وین تو بڑی عمر والا مقدم کیا جاوے
اور آزاد ولی غلام قریب سے بہتر ہے۔ اور اگر کسی مسلمان کا
ایک عضو بہی ملے تو بہی اوسپر نماز جنازہ پڑہنی چاہیے **فصل** جو
بچہ چار ماہ کے کم مدت کا ماں کے پیٹ سے گر جاوے اوسکو کپڑے مین لپیٹ کر
دفن کیا جاوے۔ اور اگر چار مہینے یا زیادہ مدت کا اسقاط ہوا تو ضروری
ہے اوسکو غسل دینا اور کفن پہنانا۔ اور اگر ماں کے پیٹ مین اوسنے

لحدیث الشیخین عن ابی هریرة ان النبی صلعم نعی النجاشی الیوم الذی مات فیه فخرج بهم الی المصلی فصفهم وکبر علیه اربعا ۱۲

اربعة اشهر فما دونه فما فوقه

عليه ولو جنبا او هو من مات في قتال الكفار
باى سبب من اسبابه لا ان مات بعد انقضائه
ويكفن في ثيابه الملطخة بالدم وينزع الدرع

فصل اقل القبر حفرة تكتم الرائحة وتمنع السباع ويندب توسيعه وتعميقه قامة وبسطة ويدخل القبر الرجل واولاهم به اولاهم بالصلوة عليه والزوج اولى من غيره ويحرم نقله الى بلد اخرى الا ان يكون بقرب مكة او مدينة او بيت المقدس ولو وصى به لم تنفذ وصيته وينبش بعد دفنه للنقل وغيره حرام الا للضرورة فان كان دفن بلا غسل او غير جهة القبلة ولم يتغير او وقع فيه مال او في ارض مغصوب او ثوب مغصوب لا ان دفن بلا كفن ويكره الجلوس عليها

فصل والتعزية مستحب ويقول في تعزية المسلم اعظم الله اجرك واحسن عزاءك وغفر لميتك وفي تعزية الكافر اعظم الله

اگرچہ وہ جنب کی حالت میں ہی شہید ہوا ہو اور شہید وہ شخص ہے کہ کافروں کی جنگ میں لڑائی کے اسبابوں سے کسی سبب سے مارا جائے اور اگر لڑائی کے بعد مرے تو وہ شہید نہیں۔ شہید کو اوسکے خون آلودہ کپڑوں میں ہی دفن کیا جاوے ان اگر اوسکے بدن پہ زرہ ہو تو اوسکو اوتارا جاوے۔

فصل قبر کم سے کم اتنی گہری ہونی چاہیے کہ اوس سے بو باہر نہ آئے اور درندے مردہ کو نکال نہ سکیں۔ اور قبر کو قامت کے برابر کشادہ رکھنا۔ اور آدمی کے قد کے برابر عمیق کرنا مستحب ہے۔ اور قبر میں میت کے رکھنے کے لئے مرد داخل ہووے۔ اور مردوں میں سب سے بہتر وہی ہو جو کہ نماز پڑھنے میں بہتر ہو۔ اور عورت کو قبر میں اتارنے کیلئے اوسکا خاوند زیادہ مناسب ہو دوسرے سے اگر کسی میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف دفن کرنیکے واسطے لیجانا حرام ہو (یعنی جہاں مرا وہاں ہی دفن کیا جاوے) ان اگر مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس کے قریب ہو تو اوسکو مواضع مذکورہ میں لاکر دفن کرنا درست ہے اور مردہ نے قبل از مرگ دوسرے شہر میں لاش لیجانیکی وصیت کی ہو تو بھی جب بھی ناجائز ہے۔ اسیطرح بعد دفن کے قبر سے لاش کو نکال کر دوسری جگہ لیجانا یا کسی دوسرے سبب قبر کو کھودنا حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی سخت ضرورت ہو مثلاً غسل کے بغیر دفن کیا گیا ہو یا قبلہ کی جہت کے برخلاف دفن ہوا ہو اور بدن اوسکا سڑا نہو۔ یا میں کچھ مال رہگیا ہو یا مغصوب زمین میں یا مغصوب کپڑے میں دفن کیا گیا ہو تو ان صورتوں میں قبر کا کھودنا جائز ہے۔ اور بغیر کفن کے دفن ہوا ہو تو قبر نہ کھودی جاوے اور قبر کے اوپر بیٹھنا مکروہ ہے۔

فصل تعزیت کرنا مستحب ہے مسلمان کی تعزیت میں یہ کہے کہ اللہ تعالے تجکو بڑا اجر دیوے اور تیرے اس غم کو اچھی صبر کے ساتھ بدلے اور تیری میت کو بخشے۔ اور کافر کی تعزیت میں اسطرح کہے اللہ تجکو بڑا

أَجْرَكَ وَصَبَّرَكَ ويستحب لجيران اهل الميت
تهيئة الطعام يشبعهم يومهم وليلتهم و
الالحاح عليهم في الاكل والشرب ويحرم
تهيئة الطعام للنائحات ويكره لبعضهم
من المسلمين ويكره للاغنياء ـ

فصل ويحرم للرجل لبس الحرير والذهب
ويحل بالفضة الخاتم قدر مثقال ويحل للنساء
لبس انواع الحلي من الذهب والفضة و
ما نسج بهما ولا يجوز لهما ما فيه اسراف كالخلخال
وزنه مائتا مثقال وللرجل تحلية المصحف
بالفضة وللمرأة بهما وقليل الذهب وكثيره
سواء ويحل للرجل من الدر والياقوت
والجواهر وان كان بعض الثوب ابريسما
وبعضه كتانا جاز لبسه اذا لم يكن الابريسم
غالبا ويحرم من الذهب والفضة استعمالا
واتخاذا الا المموه ـ

فصل تجب الزكوة في خمسة اشياء

اجر دیوے اور تمکو صبر دیوے۔ اور اہل میت کے ہمسایونکو
چاہیے کہ اونکو ایکدن رات کہانا پکا کر اچھی طرح پیٹ بہر کر
کہانا کہلائیں۔ بہت کوشش سے منت کر کے اونکو کہلائیں
پلائیں۔ اور نائحہ کرنیوالی عورتونکو کہانا کہلانا حرام ہے
اور مسلمانونکو خاصکر غنیونکو میت کے گہر سے اسیدن طعام
کہانا مکروہ ہے۔

فصل مرد کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے
اور چاندی کی انگوٹھی بقدر ایک مثقال کے مرد کو پہننی جائز ہے
اور عورتونکو سونی چاندیکا زیور اور جو کچھ سونی چاندیکے ساتھہ بنایا جاتا ہے
کپڑا وغیرہ سب درست ہے۔ لیکن عورتون کے لئے جس زیور مین
اسراف ہو جیسے خلخال جسکا وزن دو سو مثقال ہو جائز نہین
اور مرد کے لئے قرآن شریف کو چاندی سے آراستہ کرنا اور
عورت کو سونے اور چاندی دونون کے ساتھہ مطلا کرنا جائز ہے
اور تہوڑا سونا یا بہت سونا برابر ہے۔ اور مرد کو موتی اور
یاقوت اور سب قسم کے جواہرات استعمال کرنی جائز ہین۔ اور اگر
ایسا کپڑا ہو کہ بعض اوسمین ریشم ہو اور بعض اوسکا کتان کہ
ایک قسم کی گہاس ہوتی ہے تو مرد کو درست ہے جبتک ریشم کا
اوسمین غلبہ نہو۔ اور حرام ہین سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے
اور بغیر استعمال کے بہی بنا کر رکہنے۔ لیکن ملمع کیا ہوا ہو حرام نہین

فصل زکوۃ پانچ چیزون مین واجب ہے۔

ے واما اصلاح اهل الميت
طعاما وجمع الناس عليه فلم ينقل
فيه شيء وهو بدعة غير مستحبة ۱۲
مجالس شرح منهاج
وفي الخزانة وما اتخذ من جعل اهل الميت
طعاما ما اليه دعوا الناس عليه بدعة غير مشروع
كما جاء به الفتاوى ۱۲ متن حم
عفا الله عنه

احدها المواشي والاثمان والزروع و
الاثمار وعروض التجارة فاما المواشي
فيجب الزكوة في ثلثة اجناس منها الابل
والبقر والغنم وشرائط وجوب الزكوة
فيها ست خصال الاسلام والحرية وملك
التام والنصاب والحول والسوم واما
الاثمان فشيئان الذهب والفضة واما
الزرع فيجب الزكوة فيها بثلثة شرائط ان
يكون مما يزرعه الادميون وان يكون
مدخرا والنصاب واما الثمار فيجب الزكوة
في شيئين منها ثمرة النخل وثمرة الكرم
وشرائط وجوب زكوة الثمر والكرم
اربعة خصال الاسلام والحرية والملك
التام والنصاب واما عروض التجارة
فيجب الزكوة فيها بالشرائط المذكورة ونصاب
الابل خمس ولا زكوة في الابل حتى تبلغ
خمسا ففيها شاة وفي عشر شاتان وفي خمسة عشر

ایک اونٹ سے مویشی ہیں۔ دوسرے نقدیات ہیں تیسرے
کھیتیاں۔ چوتھے میوے ہیں۔ پانچویں تجارت کا مال ہے
مویشی کی تین قسموں میں زکوۃ واجب ہے۔ ایک اونٹنی ہے
اونٹ ہیں۔ دوسرے گائے بیل اور انہیں میں بھینس بھی داخل ہے
تیسرے بھیڑ بکریاں۔ انمیں زکوۃ واجب ہونیکی چھ شرطیں
ہیں۔ اسلام آزادگی پوری طرح مالک ہونا نصاب
جیسے لائق زکوۃ کے ہونا۔ ایک برس کا پورا ہونا۔ اونکا چرنا
اور جو کہ نقدیات ہیں پس وہ دو ہی چیزیں ہیں۔ سونا اور
چاندی (مضروب ہوں یا غیر مضروب)۔ اور زراعت میں تین
شرطوں کے ساتھ زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ چیز مزروعہ اوس
قسم سے ہووے کہ جسکو آدمی بوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ
ذخیرہ ہونیکے قابل رکھنے کے ہو۔ تیسرے یہ کہ نصاب پورا ہو
کم از نصاب نہو۔ اور میوے کی دو قسموں میں زکوۃ واجب ہے
ایک کھجور۔ دویم انگور۔ کھجور اور انگور میں زکوۃ واجب
کرنیوالی چار شرطیں ہیں ۱ اسلام ۲ آزادی ۳ ملک تام
۴ نصاب۔ اور جو کہ تجارت کے اسباب و اموال ہیں انمیں
بھی شرائط مذکورہ کے ساتھ زکوۃ واجب ہوتی ہے
اور اونٹوں کا نصاب پانچ عدد ہے (یعنی اونٹوں کی تعداد پانچ
پہنچی تو اونمیں زکوۃ لازم ہوتی ہے۔ اگر کم ہوویں تو زکوۃ
لازم نہیں) پانچ اونٹوں میں زکوۃ ایک بکری ہے
اور دس کی زکوۃ دو بکریاں۔ اور پندرہ میں تین بکریاں

[illegible]

ثلث شیاہٍ وفی عشرین اربع شیاہٍ وفی خمس وعشرین بنت مخاضٍ وفی ست وثلثین بنت لبونٍ وفی ست واربعین حقۃ وفی احدی وستین جذعۃ وفی ست وسبعین بنتا لبون وفی احدی وتسعین حقتان وفی مائۃ واحدی وعشرین ثلث بنات لبون ثم فی کل خمسین حقۃ۔

فصل اول نصاب البقر ثلثون ففیہا تبیع وفی اربعین مسنۃ فاذا بلغت ستین ففیہا تبیعان واذا بلغت سبعین ففیہا مسنۃ وتبیع واذا بلغت ثمانین ففیہا مسنتان واذا بلغت تسعین ففیہا ثلث اتبعۃ وفی کل مائۃ تبیعان ومسنۃ وفی مائۃ وعشر مسنتان وتبیع وفی مائۃ وعشرین ثلثۃ مسنۃ او اربعۃ اتبعۃ والمسنۃ التی لہا سنتان والتبیع لہ سنۃ وحکم الجوامیس حکم البقرۃ وکذالک الضأن والمعز فیہ

اور بیس مین چار بکریان۔ اور پچیس[۲۵] اونٹ مین ایک بنت مخاض یعنی ایک سالہ اونٹنی مادہ۔ اور چھتیس[۳۶] مین ایک بنت لبون یعنی دو سالہ اونٹنی۔ اور چھیالیس[۴۶] مین ایک حقہ یعنی تین سالہ اونٹ اور اکسٹھ[۶۱] مین جذعہ یعنی چار سالہ اونٹ اور چھہتر[۷۶] مین دو بنت لبون یعنی دو دو سالہ اونٹنیان اور اکیانوے[۹۱] مین دو حقہ یعنی دو تین سالہ اونٹ اور ایکسو اکیس مین تین بنت لبون ہین پھر ہر ایک پچاس مین ایک حقہ ہے۔

فصل گائے بیلون کا پہلا نصاب تیس عدد ہے۔ تیس مین ایک تبیعہ ہے یعنی ایک ایک سالہ بچھڑا۔ اور چالیس مین ایک دو سالہ بچھڑی۔ اور جب ساٹھ[۶۰] ہو جائین تو اونمین ایک ایک سال کے دو بچھڑے ہین۔ اور جب ستر کو پہنچ جائین تو انمین ایک ایک سالہ بچھڑا اور ایک دو سالہ بچھڑی ہے اور جب اسّی ہو جائین تو اونمین دو دو سالہ بچھڑیان ہین۔ اور جب نوّے کی تعداد کو پہنچ جائین تو اونمین تین بچھڑے ہین ایک ایک سال کے اور ایکسو دس[۱۱۰] مین دو بچھڑیان دو سالہ اور ایک بچھڑا ایک سالہ اور ایکسو بیس[۱۲۰] مین تین دو سالہ بچھڑیان۔ یا چار بچھڑے ایک سالہ مسنۃ وہ بچھڑا ہے جسکی دو سال کی عمر ہو۔ اور تبیع وہ بچھڑا ہے جسکی ایک سال کی عمر ہو۔ اور بھینسون کا حکم بھی اسیطرح ہے جیسا کہ ہمنے گایون کے بارے مین ذکر کیا ہے اور اسیطرح بکریان اور بھیڑین زکوٰۃ مین برابر ہین۔

سواء وعلى هذا القياس فى كل ثلثين تبيع وفى كل اربعين مسنة۔

فصل ونصاب الغنم اربعون فيها شاة جذعة من الضأن او ثنية من المعز وفى مائة واحدى وعشرين شاتان وفى مائتين وواحدة ثلث شياه وفى كل مائة شاة۔

فصل والخليطان يزكيان زكوة الواحد بسبع شرائط ان يكون المراح واحدًا والمسرح واحدا والراعى واحدًا والفحل واحدًا وموضع الحلب واحدًا والحالب واحدًا وموضع الشرب واحدًا ونية الخلطة سنة فى الحول۔

فصل ونصاب الذهب عشرون مثقالًا وفيه ربع العشر وهى نصف مثقال وما زاد فبحسابه ونصاب الورق مائتا درهم وفيه ربع العشر وخمسة دراهم وان نقص حبة

جسطرح بکریوں کا اول نصاب چالیس ہے اسیطرح بیٹروں کا پہلا نصاب بھی چالیس ہے۔ گائین بیل جب تیس سے زیادہ ہوجائین تو ہر تیس مین ایک ایک سالہ بچھڑا اور ہر چالیس مین ایک دوسالہ بچھڑی ہے۔

فصل اور بکریون مین نصاب اول چالیس ہے۔ جب چالیس ہوجائین تو اونمین ایک مینڈھے چھ ماہ کا یا غنم سے یعنے ایک ایک سالہ بکری بکریون سے۔ اور ایکسو اکیس مین دو بکریان ہین اور دوسو ایک مین تین بکریان ہیں انکے بعد ہر ایک سو مین ایک بکری ہے۔

فصل اور دو گلہ ملے ہوئے گلون سے ایک گلہ کی زکوٰۃ دیجیگا ساتھ سات شرطون کے۔ ایک یہ کہ انکے باندھنے کی جگہ ایک ہی ہو دوسرے یہ کہ انکے چرنیکی جگہ ایک ہی ہو تیسرے یہ کہ اون کا چرواہا ایک ہی ہو۔ چوتھے یہ کہ دونون گلون کی ایک ہی ہو۔ پانچوین یہ کہ دودھ دوہنے والا ایک ہی ہو چھٹے یہ کہ دودھ دوہنے کی جگہ ایک ہی ہو۔ ساتوین یہ کہ پانی پینے کی جگہ ایک ہی ہو۔ اور دو گلے شریک کرنیمین سال کے اندر نیت کرلی ہو۔ **فصل** سونیکا نصاب بیس مثقال ہے۔ اور اسمین زکوٰۃ ربع عشر یعنی آدہی مثقال ہے اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے نکالی جاے۔

اور چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے اور اسمین زکوٰۃ ربع عشر یعنے پانچ درہم ہین۔ اگر دوسو درہم سے

لو يجب وفيما زاد فبحسابه بذلك ولا يجب
الزكوة في الحلي المباح ونصاب الثمار
والزروع خمسة اوسق كالرطب والعنب
والحنطة والشعير والارز والعدس فنصابه
عشرة اوسق بعد الجفاف والتنقية والوسق
ستون صاعا وقدرها الف وستمائة رطل
بالعراق وما زاد فبحسابه ويجب الزكوة فيما
يسقى بماء السماء او التسييح او القنوات العشر
او يشرب بعروقه العشر وفيما يسقى بالنضح
او بشترى ففيه نصف العشر۔

فصل ويقوم عروض التجارة عند الحول
بما اشتريت به ويخرج من ذلك ربع العشر
اذا بلغ النصاب وما يستخرج من المعادن
من الذهب والفضة يخرج منه ربع العشر
في الحال وما يوجد من الركاز على ضرب
الجاهلية اذا كان نصابا ففيه الخمس في الحال

فصل ويجب الفطرة بثلثة اشياء الاسلام

اور جو زیادہ ہو تو حساب مذکور کے ساتھ زکوۃ نکالی جائے
اور مباح زیور میں زکوۃ واجب نہیں۔ اور میووں کا
اور زراعت کا نصاب اول پانچ وسق ہے۔ اور وہ میوے
اور اناج یہ ہیں کھجوریں۔ انگور۔ گیہوں جو۔
چانول۔ مسور۔ پس انکی زکوۃ بعد صاف اور خشک کرنیکے
دسواں وسق ہے۔ اور وسق کے ساٹھ صاع ہوتے ہیں
جسکا وزن عراقی رطل کے ساتھ ایکہزار چھ سو ہے اور
جو غلہ زیادہ ہو دس وسق سے مثل چالیس اتک
تو اوسمیں بھی حساب مذکور کے ساتھ دسواں وسق دینا چاہیے
اور زکوۃ اوس اناج میں واجب ہوتی ہے جو کہ بارش
یا ندی کے پانی سے پرورش پائے اسمیں دسواں حصہ زکوۃ
لازم ہے۔ اور جو کہ ڈولہ سے یا خرید کر قیمت کے پانی پلایا جائے
اوسمیں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ دینا چاہیے **فصل** تجارت کے
مال کی برس کے سرے پر قیمت کی جائے جسپر کہ خریدا تھا اور اوس سے
ربع عشر زکوۃ نکالی جائے جبکہ نصاب پورا ہو اگر نصاب ناتمام ہے
تو اوسمیں زکوۃ نہیں۔ اور جو کہانوں سے چاندی اور سونا
نکالا جاتا ہے۔ اوس سے اوسیوقت ربع عشر زکوۃ نکالی جائے
(یعنے برس تمام ہونا اوس مال پر شرط نہیں) اور جو
دفینہ جاہلیت کہ ضرب جاہلیت کے سکے برامد ہوویں اور
نصاب کی حد کو بھی پہنچ جائیں تو اون سے پانچواں
حصہ زکوۃ اوسیوقت دینی چاہیے۔

فصل اور واجب ہوتا ہے صدقہ عید فطر کا
تین چیزوں سے

وغروب الشمس من آخر شهر رمضان وجود
الفضل عن قوته وقوت عیاله فی یومه ولیلته
ویزکی عن نفسه وعمن تلزمه نفقته من المسلمین
صاعًا من قوت بلده وقدره خمسة ارطال
وثلث رطل بالعراقی ویخرج السید الفطرة
من العبد المنقطع الخبر فی الحال فلو اعسر
الزوج او کان عبدًا فعلی الحرة فطرة نفسها
وعلی السید فطرة الامة ومن بعضه حر فعلیه قسطه ومن ایسر ببعض صاع لزمه اخراجه
وان وجد ما یخرج عن البعض قدم نفسه
ثم زوجته ثم ولده الصغیر ثم الاب ثم الام
ثم ولده الکبیر ولو اخرج عن نفسه من قوت
الغالب وعن قریبه من الاعلی جاز ولا
یجوز تبعیض الصاع۔

فصل یجب دفع الزکوٰة الی ثمانیة اصناف
الذین ذکرهم الله تعالیٰ فی القرآن انما
الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین

ایک آسان آہ

دوئم رمضان کے آخری دن کا سورج غروب ہونا۔ سیوم اپنے اور اپنے عیال کی رات دن کی قوت سے زیادہ مال ہونا۔ اور دیوے صدقہ فطر کا اپنے نفس سے اور اوس آدمی کا بھی جسکا مسلمانوں میں سے اوسپر نفقہ واجب ہے۔ اور اندازہ اوس صدقہ کا ایک صاع ہے جسکا وزن عراقی حساب سے پانچ رطل اور ثلث رطل ہے۔ اور مالک اپنے اوس غلام سے بھی صدقہ فطر نکالے جو کہ فی الحال منقطع الخبر ہے (یعنی فی الحال کہیں چلا گیا ہے اور اوسکی خبر معلوم نہیں) اور اگر ایک مدت سے غائب ہے تو اوسکا صدقہ اوسپر نہیں۔ اگر خاوند تنگدست ہو وے یا غلام ہو وے تو آزاد عورت اپنا صدقہ فطر اپنے پاس سے ادا کرے اور مالک اپنی لونڈی کا صدقہ دیوے۔ اور جو غلام کہ بعض آزاد ہو وے اوسپر اوتنا ہی حصہ فطر کا واجب ہے۔ اور جسکے پاس صدقہ پورا صاع نہیں کم ہے۔ تو یہ شخص اوتنا ہی دیوے۔ اور اگر اوتنا ہی مال اوسکے پاس ہے کہ بعض کا صدقہ ادا کر سکتا ہے لیکن باقی توابع کا صدقہ اوسکے پاس نہیں تو مقدم کرے اپنے نفس کو یعنے اول اپنا صدقہ دیوے۔ پھر اگر زیادہ ہے تو عورت کا پھر چھوٹے بچے کا۔ پھر باپ کا۔ پھر ماں کا پھر اپنے بڑے بیٹے کا دیوے۔ اور اگر اپنا صدقہ اپنے اہلے رستہ واروں کا غالب قوت سے نکالا تو درست ہے اور تبعیض الصاع۔ جیسے نیم صاع گیہوں اور نیم صاع جو۔ درست نہیں

فصل

اور واجب ہے دینا زکوٰة کا اون آٹھ فرقوں کو جنکا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے کہ زکوٰة جو ہے سو حق ہے مفلسوں کا اور محتاجوں کا اور اوس کام پر جانے والوں کا

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ
الْغَارِمِيْنَ وَفِي سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وَلا يقتصر
على اقل من ثلثة من كل صنف - وخمسة لا يجوز
دفعها اليهم احدها الغني بمال او كسب
والثاني العبد والثالث بنو هاشم و
بنو عبد المطلب والرابع من تلزمه نفقته
لا يدفع اليهم بسبب الفقراء والخامس
الكافر - ولا يجوز تعجيل الزكوة على ملك
النصاب ويجوز قبل الحول ولا عن عامين
ويجوز تعجيل الفطر من اول رمضان لا قبله

فصل تجب صوم رمضان باستكمال
شعبان ثلثين يوما او برؤية عدل الهلال
لا برؤية عبد ولو عدلا وامراة ولو رأى
الفاسق لزمه الصوم واذا شهد واحد
عند الحاكم في هلال رمضان جاز عدلا وفي
رؤية هلال شوال فانه يثبت بشهادة

اور جنکا دل اسلام کیطرف مائل کرنا ہے -
اور گردن آزاد کرنے مین اور جو تاوان بھرین اور اللہ کی
راہ مین - اور راہ کے مسافر کو ٹہرا دیا ہے اللہ کا اور اللہ
جانتا ہے حکمت والا - اور اصناف مذکورہ مین سے تین شخصون
سے کم پر اقتصار نکرے یعنی زکوۃ دینے والے کو چاہئیے آٹھ
صنفون کو زکوۃ دیوے اور اگر سبکو کسی وجہ سے نہ دے سکتا
تو تین کو ہر صنف کو ضرور ہی دیوے - اور پانچ شخصونکو زکوۃ
دینی جائز نہین - ایک وہ ہر کہ غنی ہو مال سے یا کسب سے دوسرا
غلام ہے - تیسرے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین - چوتھا
وہ آدمی جسکا نفقہ زکوۃ دینے والے پر لازم ہو - پانچوان کافر
ہے - انکو زکوۃ نہ دینی چاہیئے - اور جائز نہین نصاب پر
مالک ہونے سے پہلے زکوۃ دینی - اور برس تمام ہونے سے
پہلے دینی بھی جائز نہین - ہان صدقہ فطر اول رمضان مین ادا
ہوسکتا ہے اور رمضان سے پہلے کوئی دیوے تو درست نہین -

فصل شعبان کے تیس دن پوری کرنے سے یا ایک عادل کے
چاند دیکھنے سے رمضان کے روزے واجب ہوجاتے ہین اور غلام کے
چاند دیکھنے سے اگرچہ عادل ہو اور عورت کے چاند دیکھنے سے روزے
واجب نہین ہوتے - اور فاسق نے چاند دیکھا تو اور دونپر روزے
واجب نہین ہوتے لیکن اوسپر واجب ہوجاتے ہین - اور ایک آدمی
حاکم کے پاس رمضان کے ہلال کی گواہی دیوے تو قبول کیجاوے
جبکہ وہ عادل ہووے جیسا کہ مذکور ہوچکا ہے - اور شوال کے
ہلال کے دو شاہد آزاد گواہی دیوین تو انکی گواہی ثابت
ہوگی -

قال النووي رحمه الله في المنهاج يجوز قبل الحول ...

شاهدین حر بن دون عبدین واذا رئی
ببلدة لزم حکمہ دون مسافر القصر ومن
سافر من بلدة الرویة الی بلدةٍ بعیدة لم یر فیہ
یوافقہم فی الصوم او بالعکس یعید معہم
و قضا یوما ان صام ثمانیة وعشرین

فصل وشروط وجوب الصوم ثلثة
الاسلام والبلوغ والعقل وفروض الصوم
خمسة النیة بما هی فرض ولا تضر الاکل و
الشرب والجماع بعدها ولا یجب التجدید
والثانی الامساك عن الاکل والشرب و
الجماع وتعمد القئ فی الیوم۔

فصل والذی یفطر الصوم عشرة
اشیاء احدہا ما وصل الی الجوف عمدًا
او الحقنة من احدی السبیلین والوطی عمدًا
وانزال المنی بالمباشرة والحیض والنفاس
والولادة والردة والجنون ویبطل الصوم
بالتقطیر فی باطن الاذن والاحلیل و

اور جب کسی شہر میں چاند دیکھا گیا تو اوسکا حکم اون جگہوں میں جو مسافت قصر کے اندر ہیں لازم ہوا۔ اور جسنے اوس شہر سے سفر کیا جسمیں چاند نظر آیا تھا کسی دور شہر میں جہاں چاند دیکھا نہیں گیا تو یہ شخص اونکی (جنمیں آیا ہے) موافقت کرے روزہ رکھنے میں یا بالعکس اونکی عید کے ساتھ یہ بھی عید کرلیوے۔ لیکن اوسکے اگر اٹھائیس روزے ہوئے ہیں تو یہ ایک روزے کی قضا کرے۔

فصل روزہ واجب ہونیکی تین شرطیں ہیں ایک اسلام دوسرے بلوغیت تیسرے شرط عقل ہے (پس کافر نابالغ۔ مجنون دیوانہ پر روزہ واجب نہیں۔) اور روزے کے پانچ فرض ہیں۔ ایک فرض نیت ہے اور نیت کے بعد کھانا پینا جماع مضر نہیں اور اس نیت کی تجدید واجب نہیں (یعنے رات کو وقت نیت کرلی کہ کل صبح روزہ ہے تو صبح تک کھانا پینا وغیرہ سو نیت کو فسخ نہیں کرسکتے) دوسرا فرض امساک یعنی صبح سے لیکر مغرب تک کھانا پینا جماع۔ قئی کرنے سے بند رہنا۔

فصل روزہ کو توڑنیوالی دس چیزیں ہیں۔ ایک وہ ہے کہ پیٹ میں جان بوجھکر کوئی چیز پہنچائی جائے۔ یا اگلے پچھلے راستے سے حقنہ کرے اور تیسرے وطی یعنی جماع ہے جو کہ عمداً کیا جاوے چوتھے انزال منی ہے جو جماع کرنے سے نکلے۔ اور پانچویں توڑنیوالی چیز حیض ہے۔ اور چھٹے توڑنیوالی چیز نفاس ہے اور ساتویں ولادت یعنی بچہ کا پیدا ہونا آٹھویں ردت ہے یعنی مرتد ہوجانا دین سے پھرکر کافر ہوجانا نویں چیز جنون ہے اور کان یا آلت کے سوراخ میں کوئی دوا وغیرہ ٹپکا کر اندر پہنچ جاوے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔

بالوصول الى باطن الدماغ والبطن والامعاء والمثانة بالاستنجاط والاكل ولا يفطر الصوم بالاكتحال وان وجد طعمه ولا بشرب المسام ووصول غبار الطريق وغربلة الدقيق والذباب الى باطنه و يعذر بابتلاع ريقه من معدنه فلو خرج عن الفم ثم رده وابتلع ريقه افطر او بل الخيط بريقه ورده الى فمه وعليه رطوبة ينفصل وابتلع ريقه افطر ولا باس بالفصد والحجامة ولو اصبح المسافر والمريض صائمين فلهما الفطر الا ان قام المسافر وشفى المريض ويجب القضاء عليهما وعلى الحائض والنفساء

فصل يجب الامساك على من تعدى بالفطر او نسي النية ولا يجب الامساك على المسافر والمريض والحائض والنفساء و امساك بقية النهار من خواص رمضان فلا امساك على من تعدى يوم النذر والقضاء

دسوین چیز روزہ توڑنے والی وہ ہے کہ دماغ کے اندر پیٹ مین مثانہ امعامین سعوط کے طور پر یا کہانیکے طور پر پہنچ جاوے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو اس سے معلوم ہوا انسوار کہینچنے اور حقہ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے) ان سرمہ لگانے سے اگرچہ اوسکا طعم بھی محسوس ہو۔ اور بدن پر تیل لگانے سے اور راستہ کی غبار اور آٹے کے غبار اور مکھی کے منہ مین گھس جانے سے روزہ نہین جاتا۔ اور منہ کے اندر تہوک پہنچانے سے معذور ہو سکتا ہے لیکن جب منہ سے تہوک باہر نکلے اور پہر اوسکو نگل جاوے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔ یا اپنے تہوک کے ساتھ دہاگا تر کرکے اپنے منہ مین ڈالے اور اتنی رطوبت اوسپر رہے کہ نچوڑنے سے جدا ہو سکتی ہے۔ تو اوس نے اوس رطوبت کو چوس لیا ان سب صورتون مین روزہ جاتا رہتا ہی۔ اور نشتر لگانے اور پچھنے لگانے سے روزہ نہین جاتا۔ اور اگر مسافر اور مریض نے روزہ کی حالت مین صبح کی پس واسطے انکے افطار درست ہے اور مسافر جب قیام کرے یا مریض صحت پاوے تو اونکو افطار کرنا جائز نہین۔ سفر۔ مرض۔ حیض۔ نفاس کیحالتین جو روزے نہین رکھے تھے پہر اونکی قضا واجب ہے۔

فصل جو شخص سرکش ہوکر روزہ رمضان کا توڑ ڈالے یا روزہ کی نیت بہول جاوے اوسکو کہانے پینے وغیرہ چیزونسے باقی دن بند رہنا چاہیے واسطے حرمت ماہ رمضان کے۔ اور قضا یا نذر کا روزہ کسی نے توڑ دیا تو اوسکو بند رہنا واجب نہین اور بند رہنا باقی دنکا مسافر۔ مریض حیض نفاس والی کو نہین کیا ہے

ویسن تعجیل الفطر علی تمرۃ من ماءٍ ویسن
تاخیر السحور ما لم یقع فی الشک ویجب صون اللسان
عن الکذب والغیبۃ وترک الکلام الفحش و
یستحب الغسل من الجنابۃ قبل الفجر والاحتراز
عن الحجامۃ والقبلۃ وذوق الطعام والعلک
ویستحب ان یقرأ ھذا الدعاء بعد النیۃ اَللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ
نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ ویستحب ان یقول عند فطر الصوم
اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ
ولا یجوز الصیام خمسۃ ایام من السنۃ العیدین
وایام التشریق - ویکرہ الصوم یوم الشک

فصل یجب الکفارۃ بافساد صوم یوم
من رمضان بجماع تام ومن وطی فی الفرج
عامدًا فعلیہ القضاء مع الکفارۃ والکفارۃ
عتق رقبۃ مومنۃ سلیمۃ من العیوب المضرۃ
فان لم یجد فصیام شھرین متتابعین فان لم
یستطع فاطعام ستین مسکینا فان عجز

اور مسنون ہے جلدی افطار کرنا روزے کا کہجور یا پانی پر
اور سحری کہانے میں تاخیر کرنی جبتک وقوع صبح کا شک نہو اور
واجب ہے بچانا روزے مین زبان کو کذب وغیبت وفحش باتوں سے
اور مستحب ہے فجر سے پہلے ہی جنابت کا غسل کر لینا - اور مستحب ہے
بچنا طعام کے چکہنے اور پچہنے لگانے اور بوسہ لینے سے اور
گوند چابنے سے اور مستحب ہے پڑہنا اس دعا کا بعد نیت کے
شروع سے کسبت تک جسکا یہ ترجمہ ہے کہ اللہ کے سوائے
عبادت کے لائق کوئی نہین - وہی زندہ قیوم خبرگیر ہر
نفس کا ہے - اور روزہ افطار کرنے وقت اَللّٰھُمَّ لَکَ
صُمْتُ سے آخر تک پڑہے اسکا ترجمہ یہ ہے - کہ یا اللہ خاص
تیرے ہی واسطے روزہ رکہا ہے اور تیرے رزق پر افطار
کرتا ہون - اور سال بہر مین پانچ دن روزہ رکہنا منع ہے
دو روز کے دو عید کے دن - اور تین روز قربانی کے اور شک کے
روز روزہ رکہنا مکروہ ہے -

فصل واجب ہوتا ہے کفارہ ساتہہ توڑنے روزے رمضان کے
تام جماع سے (یعنے حشفہ غائب ہونے سے جو کہ تام جماع ہے روزہ جاتا
رہتا ہے - اور جماع کر لیا تو کفارہ دینا لازم آتا ہے -) اور جسنے
جان بوجہکر فرج مین جماع کیا اوسپر قضا اور کفارہ دونون
لازم ہین - اور کفارہ آزاد کرنا ہے ایک غلام یا لونڈی
مسلمان کا جو کہ عیوب مضرہ سے سلیم ہوئے - اگر یہ نہوسکے
اور سکے تو دو مہینے پے درپے روزے رکہے اگر یہ بہی
نہ کرسکے تو ساٹہہ مسکینوں کو کہانا کہلاوے اگر اس سے بہی عاجز ہووے
تو یاد کرا اوپر قرض ہے جب قدرت ہو ادا کرے اور جو مرگیا

استقرت فی ذمته ومن مات وعلیه من
الصیام اخرج عنه لکل یوم مدًا والشیخ
اذا عجز من الصوم یفطر ویطعم عن کل یوم
مدًا والحامل والمرضع اذا خافتا علی نفسهما
افطرتا وعلیهما القضاء بلا فدیة وان خافتا
علی ولدیهما افطرتا وعلیهما القضاء والفدیة
والکفارة لکل یوم مد۔ والمریض و
المسافر سفرا طویلا یفطران ویقضیان۔

فصل من فاته صوم یوم من رمضان
او نذر او کفارة فمات قبل امکان
القضاء فلا تدارك ولا اثم وان مات بعد
التمکن اخرج من ترکته لکل یوم مدًا من
طعام ولو مات قبل الامکان وعلیه صلوة
او اعتکاف فلا فدیة ولا اثم۔

فصل والاعتکاف مستحب فی کل وقت
وفی رمضان اکد وفی الاخیر منه افضل لطلب
لیلة القدر وارجاها لیلة الحادی والعشرین۔۔

اور اسپر
روزی تہے نکالا جاے اوسکے ترکہ سے ہر روزہ کا بدلا ایک سیر اناج
اور بہت بڑی عمر کا۔ آدمی روزہ رکہنے سے عاجز ہووے تو توڑ
ڈالے روزہ اور ہر دن کے بدلے ایک سیر اناج خیرات کرے
اسیطرح حاملہ اور دودہ پلانیوالی جب اپنے نفسون کا خطرہ کرین
ضائع ہونے سے تو یہ بہی روزہ توڑ ڈالین اور بلا فدیہ بعد مین
قضا کرین۔ اور اگر اونکو اپنے بچے کے ضائع ہونیکا خطرہ ہو تو
روزہ توڑ ڈالین بعد مین قضا کرین۔
اور فدیہ یا کفارہ ہر روزہ کے بدلے
اونکو لئے ایک سیر ہے۔ اور مریض یا مسافر لمبی سفر مین افطار کرین
اور پہر قضا کرین۔

فصل

جس آدمی کا رمضان کا روزہ یا نذر کا یا کفارت کا
فوت ہو جاے اور وہ آدمی قبل قضا کرنے کے مرجاے تو اوس پر
فوت شدہ روزہ کا تدارک لازم نہین۔ اور نہ اوسپر گناہ ہے
اور اگر بعد تمکن کے مرجاے تو اوسکے ترکہ سے واسطے ہر ایک دن کے ایک سیر
طعام نکالین اور قبل امکان اگر مرگیا اور اوسکو نماز یا اعتکاف
ادا کرنا تہا تو اوسپر فدیہ نہین اور نہ اوسکو اونکے نہ پہنچانیکا گناہ ہے

فصل

اور اعتکاف ہر وقت مستحب ہے لیکن رمضان مین
زیادہ موکد اور رمضان کے اخیر مین بہت ہی افضل ہے
واسطے طلب کرنے اور ڈہونڈہنے لیلة القدر کے اور امید ملنے
اوسکے کی اکثر اکیسوین یا اتیسوین رات مین ہے

او الثالث والعشرين ولہ شرطان النية
والمكث في المسجد ولا يصح الاعتكاف
الا في المسجد والجامع افضل ولا يخرج من
الاعتكاف الا لعذر من حيض او مرض
لا يمكن المقام معه ولو طرء الحيض في الاعتكاف
وجب الخروج وكذا الجنابة ولا يحسب زمان
الحيض والجنابة ويبطل الاعتكاف بالوطي
وشروط المعتكف الاسلام والعقل والنقاء
عن الحيض والجنابة والنفاس۔

فصل وشرائط وجوب الحج سبع خصال
الاسلام والبلوغ والعقل والحرية ووجود
الزاد والراحلة وتخلية الطريق يعني امن الطريق
وامكان المسير واركان الحج خمسة الاحرام
مع النية والوقوف بعرفة والطواف بالبيت
الحرام والسعي بين الصفا والمروة والحلق
واركان العمرة اربعة الاحرام والطواف
والسعي والحلق۔ ونية الاحرام احرمت للحج

اور اعتکاف کی دو شرطیں ہیں ایک نیت دوسری شرط
مسجد میں ٹھہرنا۔ اور مسجد کے سوا اعتکاف درست
نہیں اور جامع مسجد میں افضل ہے۔ معتکف مسجد سے
بغیر عذر کے نہ نکلے۔ عذر یہ ہیں عورت معتکفہ کو حیض آ جانا
یا ایسے مرض سے بیمار ہونا کہ اسکے سبب یہاں ٹھہر نہ سکے
اعتکاف میں حیض اگر آ گیا۔ یا جنابت آ گئی تو نکلنا مسجد سے
واجب ہے اور حیض اور جنابت کا وقت اعتکاف میں نہ شمار ہوگا
اور اعتکاف جماع سے باطل ہو جاتا ہے۔ معتکف کے لیے
یہ شرط ہیں۔ اسلام۔ عقل۔ حیض نفاس جنابت سے
پاک ہونا۔

فصل حج کے واجب ہونے کی شرطیں سات ہیں اسلام
بلوغ۔ عقل آزادی۔ رستہ کا خرچ۔ سواری رستہ کا امن
اور حج کے ارکان پانچ ہیں۔ نیت کرکے احرام باندھنا۔ عرفات میں
ٹھہرنا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا۔ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ سر منڈانا
اور عمرہ کے چار رکن ہیں۔ احرام۔ طواف
سعی۔ سر منڈانا۔ اور احرام کی نیت اس طرح ہے
کہ کہے احرام باندھا ہے میں نے واسطے حج کے

وواجبات الحج غير الاركان ثلثة الاحرام
من الميقات ورمي الجمارة بمنى ثلثة ايام و
الحلق وسنن الحج سبع الافراد وهو تقديم الحج
على العمرة والتلبية لبيك وطواف القدوم
والمبيت بمزدلفة وركعتان للطواف والمبيت
بمنى وطواف الوداع وتجرد عند الاحرام
عن المخيط وتلبس الازار والرداء ابيضين

فصل ويحرم على المحرم عشرة اشياء لبس
المخيط وتغطية الراس من الرجل والوجه من
المرأة وترجيل الشعر وتقليم الاظفار والتطييب
وقتل الصيد وحلق الراس وعقد النكاح
والوطي والمباشرة بشهوة وفي جميع ذلك
الفدية الا عقد النكاح فانه لا ينعقد ولا يفسد
الحج الا بالوطي بالفرج ولا يخرج منه بالفساد
ومن فاته الوقوف تحلل بعمل عمرة وعليه
القضاء والهدى والدماء في الاحرام خمسة
احدها الدم الواجب بترك نسك الحج وهو

اور واجبات حج کے بغیر ارکان کے تین ہین۔ میقات سے
احرام باندہنا۔ منی مین تین روز رمی الجمار کرنا
اور سر منڈانا۔ اور حج کی سات سنتین ہین۔
ایک اون مین سے افراد ہے یعنے مقدم کرنا حج کا
عمرہ پر۔ دوم لبیک پکارنا۔ سوم طواف قدوم چہارم
مزدلفہ مین رات گذارنی۔ پنجم طواف کے لیے
دو رکعت نماز پڑہنی۔ ششم منیٰ مین رات گذارنی ہفتم
طواف الوداع کرنا۔ اور احرام کے وقت سلے ہوئے
کپڑے اوتار کر دو سفید چادرون کا پہننا کہ ایک اوپر
سے تہ بند باندہے۔ اور دوسری کو شانون پر ڈالے

فصل محرم پر دس چیزین حرام ہین۔ سیا ہوا کپڑا پہننا
مرد کو سر ڈہانکنا۔ عورت کو منہ ڈہانکنا۔ بالوں کو کنگہی کرنا
ناخن کاٹنے۔ خوشبو لگانی شکار کرنا۔ سر منڈانا۔ نکاح کرنا
جماع کرنا۔ شہوت سے مباشرت کرنی۔ ان سب چیزونکے کرنے مین
فدیہ ہے۔ مگر نکاح کرنے مین فدیہ نہین اور نکاح منعقد ہوتا نہین
اور حج فاسد نہین ہوتا۔ مگر بسبب جماع کے کہ فرج کے اندر
کیا جاے۔ اور حج کو فاسد کرنیوالا حج سے باہر نکل نہین سکتا
اور جسکو عرفات کا وقوف فوت ہو جاے وہ
عمرہ کرکے حلال ہو جاے اور باوجود اسکے
اوسپر قضا حج اور قربانی لازم ہے۔ اور احرام مین
جو قربانیان دیجاتی ہین وہ پانچ ہین۔ ایک تو
واجب قربانی ہے کہ حج کے ترک سے
لازم ہوتی ہے۔

علی الترتیب شاۃٌ فان لم یجد فصیام عشرۃ
ایام ثلثۃ فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اھلہ
الثانی الدم الواجب بالحلق فھو علی
التخییر شاۃ او صوم ثلثۃ ایام او التصدق
بثلثۃ اصوع علی ستۃ مساکین الثالث الدم
الواجب بالاحصار فتحلل بالنیۃ والحلق
ویذبح شاۃ الرابع الدم الواجب بقتل
صیدٍ وھو علی التخییر ان کان الصید مالہ مثل
اخرج بالمثل من النعم او قوم واشتری بقیمتہ
طعامًا فیصدق بہ او صام عن کل مدٍ یومًا
وان کان الصید متقومًا لا مثال لہ اخرج
بقیمتہ طعامًا او صام عن کل مدٍ یومًا الخامس
الدم الواجب بالوطئ وھو علی الترتیب بدنۃ
فان لم یجد فبقرۃ فان لم یجد فسبع من الغنم
فان لم یجد قوم البدنۃ واشتری بقیمتہ
طعامًا فیصدق بہ فان لم یجد فصیام عن
کل مد یومًا ولا یجزیہ الھدی ولا الاطعام

اور وہ علی الترتیب ایک بکری ہے - اگر بکری نہ ملے اوسکو تو
اوسیر دس روزے لازم ہین تین حج مین اور سات جسوقت
کہ گھر مین پہونچے دوسری قربانی واجب ہے - جو کہ سر منڈانے
سے لازم ہوجاتی ہے - پس یہ شخص اسمین مختار ہے ایک
بکری قربانی کرے یا تین روز روزے رکھے یا چھ مسکینونکو
تین صاع صدقہ دیوے - تیسری قربانی بند ہونے سے لازم
ہوجاتی ہے - یعنی احرام باندھکر روانہ ہوا تو کسی باعث
کا تے سے روکا گیا پس یہ شخص نیت کے ساتھ حلال ہوجاوے
سر منڈا ڈالے اور ایک بکری ذبح کرے - چوتھی قربانی
جو کہ قتل صید سے واجب ہوتی ہے - اسمین اوسکو اختیار ہے
کہ شکاری جانور اگر اس قسم کا تھا کہ جسکی مثل پائی جاتی ہے تو
اوسکی مثل کا جانور ذبح کرے (مثلًا ہرن مارا ہے تو اوسکی
جگہ بکری قربانی دیوے -) یا اس صید مقتولہ کی قیمت
ٹھراکر قیمت مقررہ کا طعام خریدے اور اوسکو صدقہ کرے
یا ہر (مد) سیر سے ایک دن روزہ رکھے - اور اگر ایسا
شکار تھا کہ اوسکی مثال حلال جانوروں مین نہ ملے تو اوسکی
قیمت کا طعام لیکر صدقہ کرے یا ہر ایک مد سے ایکدن روزہ رکھے
پانچوین قربانی جماع سے واجب ہوجاتی ہے -
اور یہ ترتیب پر ہے اول تو اوس کو چاہیے کہ اونٹ
قربانی کرے - اور اگر اونٹ نہ ملے تو گائے قربانی
کرے - یہ بھی نہو تو سات بکریاں قربانی کرے اور اگر
یہ بھی نہو تو اونٹ کی قیمت کا طعام خرید جائے اور
صدقہ کیا جائے - اگر قیمت اتنی اوسکے پاس نہو تو
ہر ایک مد سے ایک دن روزہ رکھے اور قربانی
اور طعام جو کہ اوسپر دینا لازم ہوا ہے -

الا بالحرم ويجزئه ان يصوم حيث شاء ولا
يجوز قتل صيد الحرم ولا قطع شجرة الحرم
للمحرم والمحل معًا۔

فصل وقت احرام الحج شوال وذو القعدة
وعشر ليال من ذى الحجة مع ايامها سوى يوم
النحر فلو احرم من غير وقته انعقد عمرة وجميع
السنة وقت لها وميقاته للحج نفس مكة لمن
سوى فيها وللمتوجه من المدينة ذو الحليفة
وبعدها عن مكة عشر مراحل ومن مصر و
الشام والمغرب الجحفة وبعدها خمسون فرسخا
ومن تهامة اليمن يلملم ومن نجد ونجد
الحجاز قرن وبعدهن مرحلتان ومن المشرق
ذات عرق وبعدها مرحلتان ۔

فصل۔ والافضل ان يحرم من اول الميقات
ويجوز من آخره ويسن الغسل للاحرام و
لدخول مكة وللوقوف بعرفة ومزدلفة
ويغسل غداة النحر ولرمى ايام التشريق

حرم میں ہی دیوے حرم سے باہر دینا جائز نہیں ہاں روزے
ہر جگہ رکھہ سکتا ہے جہاں اوسکی مرضی ہو۔ اور حرم کے
صید کا قتل کرنا۔ اور درخت کا کاٹنا۔ محرم ہو یا غیر محرم
سبکو حرام ہے

فصل

حج کے احرام باندہنے کا وقت شوال۔ ذوالقعدہ۔ ذی الحجہ کی
دس دن راتین سوی یوم النحر کے ہے پس اگر کسی نے غیر وقت
مین حج کا احرام باندہا تو فقط عمرہ منعقد ہوگا۔ اور تمام سال
عمرہ کا وقت ہے۔ اور میقات حج کے مکہ والونکے لئے مکہ ہے۔ اور مدینہ کی
طرف سے آنیوالونکو ذوالحلیفہ کی حد ہے اور اس سے دس منزلون پر
باندہ لیوے جب بہی درست ہے۔ مصر۔ شام مغرب کے
میقات یعنی احرام باندہنے کی جگہ جحفہ اور اسکا بعد
پچاس فرسخ ہے۔ اور تہامہ یمن کا میقات یلملم پہاڑ ہے
اور نجد کا اور نجد حجاز کا میقات قرن ہے اور بعد
ان کے دو دو منزلین ہین اور مشرق کا میقات ذات عرق
اور اوسکا بعد دو منزلین ہین۔

فصل

بہتر یہ ہے کہ اول میقات سے احرام باندہے اور آخر سے بہی
درست ہے اور سنت ہے غسل کرنا واسطے احرام باندہنے
اور داخل ہونے کے مکہ معظمہ کے اور واسطے ٹہرنے کے عرفات
اور مزدلفہ مین اور نحر کے دن صبح کو غسل کرے اور ایام
تشریق کی کنکریان پہینکنے کے لئے بہی غسل کر لیوے اگر
کسی سبب سے غسل نہو سکے۔

فان عجز تيمم ويستحب اكثار التلبية حتى الحائض مع رفع الصوت فى دوام الاحرام وصيغتها. لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ فاذا وقع بصره على بيت الكعبة شرفها الله تعالى فيقرأ هذا الدعاء اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَعَظَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُجِيْبُنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔

فصل للطواف بانواعه واجبات وسنن

اما الواجبات فستر العورة والطهارة عن الحدث والخبث واما السنن فنية الطواف اطوف بهذا البيت وان يطوف ماشيا

تو تیمم کر لیوے اور مستحب ہے بہت بہت کہنا لبیک کا یہانتک کہ حائض عورت بھی لبیک پکارے۔ جبتک احرام میں ہو۔ مرد بلند آواز سے (اور عورت آہستہ آہستہ پکارے) اور لبیک کے الفاظ یہ ہیں لبیک سے لبیک تک جسکا ترجمہ یہ ہے۔ ہم تیری خدمت میں کھڑے ہیں یا اللہ تیری رضامندی کے لئے ہم کھڑے ہیں تیرا شریک کوئی نہیں ہم تیری خدمتمیں کھڑے ہیں سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور بادشاہت وحکومت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا شریک کوئی نہیں تیری خدمتمیں ہم حاضر ہیں اور جب کعبہ پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ تک جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ اس گہر کی عزت شرافت بزرگی تعظیم ہیبت اس سے بھی زیادہ کر اور جو کوئی اسکا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی بھی شرافت تکریم تعظیم ونیکی زیادہ کر یا اللہ تو ہماری دعا میں قبول کرنیوالا ہے یا اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی آتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی پہرتی ہے یا اللہ ہمکو سلامتی کیساتہہ زندہ رکہہ۔ **فصل** طواف زیارت ہو یا طواف وداع ہو یا غیر اسکے لئے واجبات بہی ہیں اور سنتیں بہی ہیں۔ واجبات ہیں عورت کا ڈہانکنا اور حدث اور پلیدی سے پاک ہونا۔ اور سنت یہ ہیں طواف کی نیت کرنی اسطرح کہے میں اس گہر کی طواف کی نیت کرتا ہوں

ويستلم الحجر في اول الطواف يقبله ويضع
جبهته عليه فان عجز استلم ثم اشار باليد و
يقول في اول طوافه بسم الله والله اكبر
اللهم ايمانا بك وتصديقا بكتابك ووفاءً
بعهدك واتباعا لسنة نبيك محمد صلى الله عليه
وسلم - ويقول قبالة الباب اللهم ان هذا
البيت بيتك والحرم حرمك والامن
امنك وهذا مقام العائذ بك من النار
ويقول بين الركن اليماني اللهم ربنا اتنا في
الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب
النار ه ودعاء الماثور افضل من قراءة الغير
ويقول في السعي اللهم اجعله حجا مبرورا وذنبا
مغفورا وسعيا مشكورا ويستحب ان يرقى على
الصفا والمروة قدر قامة ويقول الله اكبر
الله اكبر على ما هدانا والحمد لله على ما اولنا
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على

اور پیدل طواف کرنا۔ اور حجر اسود کا استلام کرنا پہلے طواف
مین بوسہ لینا اور رکھنا پیشانی اپنی کا حجر اسود پر اگر کسی سبب سے
بوسہ لے نسکے تو استلام کرلے پہر ہاتہہ یا لکڑی لگا کر اوسکو
چومے اور پہلے طواف مین یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنے
شروع کرتا ہون مین طواف کو اللہ کے نام سے اور اللہ بڑا ہے یا اللہ مین ازروے
ایمان اپنے کے اور تصدیق کتاب تیری کے اور تیرا عہد پورا کرنیکو اور تیرے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے یہ کام کرتا ہون اور دروازہ
بیت اللہ کے روبرو یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ الخ یعنے اے اللہ
یہ تیرا گہر ہے اور تیری حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے اور تیرے ساتہ آگ سے
پناہ پکڑنیکی یہ جگہ ہے اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا اٰتِنَا جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ تو رب ہے ہمارا ہمکو دنیا مین بہی بہلائی
عطا کر اور قیامت مین بہی اچہی چیز ہمکو دے اور آگ کے عذاب سے ہمکو بچا
اور جو حدیث مین دعا آئی ہے یعنی جو دعائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج مین اون مقامون پر پڑہی ہین (اور وہ اکثر حصن حصین وغیرہ کتب حدیث
مین مذکور ہین) اونکا پڑہنا اور دعاؤن سے بہت بہتر و افضل ہے
اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے وقت یہ پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا الخ
یعنے اے اللہ ہمارے حج کو پاک کر اور ہمارے گناہونکو معاف کر اور ہمارے اس کام کو
پسند کر۔ اور مستحب ہے کہ صفا اور مروہ پر بقدر بلندی قد آدم کے
چڑہے اور یہ دعا پڑہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا الخ
اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے ہم اوسکی بزرگی بیان کرتے ہین کہ
اوسنے ہمکو ہدایت کی اوسنے ہمکو اپنا دوست بنایا اسپر ہم
اوسکی تعریف کرتے ہین۔ اوسکے سوا عبادت کے لائق
کوئی نہین اوسکا شریک کوئی نہین اوسیکا سب ملک ہے
اوسیکی تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اوسیکے ہاتہہ مین
خیر ہے اور

كلمته قد بره لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون ○

كتاب البيوع

شرطها الايجاب والقبول والايجاب من البائع قوله بعتك او ملكتك والقبول من المشتري وهو قوله اشتريت او ملكت او قبلت ولا يضر تقدم لفظ المشتري فلو قال المشتري بعني فقال البائع بعتك ويشترطان لا يطول الفصل بين لفظيهما وان يكون القبول موافقا في المعنى فلو قال بعتك بالف صحيحة فقال بالف منكسرة لم يصح وشرط العاقد الرشد ويشترط الاسلام لمن يشتري له المصحف والحديث والعبد المسلم ولا يصح بيع السلاح من الحربي وللمبيع شروط احدها ان يكون

وہ سب چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں اوسی اکیلا خدا نے اور سچے نصرت اسلام کے بارہ میں اپنے وعدے پوری کیے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکشوں پر غالب کیا۔ کافروں کے سب لشکروں کو جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے پر جمع ہوئے تھے بھگا دیا اوسکے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہم خالص اوسیکی عبادت کرتے ہیں اوسکے سوا کسی دوسرے کی پرستش ہم نہیں کرتے اگرچہ کافر لوگ برا ہی مانیں

کتاب البیوع

بیع کی شرط ایجاب اور قبول ہے اور ایجاب بیچنے والے کی طرف سے ہوتا ہے جیسے بیچنے والا کہے کہ تمکو یہ چیز میں نے بیچی یا ایسا کہے کہ یہ چیز تیری ملک میں نے کر دی۔ اور خریدنے والے کی قبول ہوتا ہے جیسے کہ لینے والا کہے یہ چیز میں نے خرید لی میں اسکا مالک ہو گیا یا کہے میں نے اسکو قبول کیا اور خریدنے والے کا لفظ اگر پہلے بھی ہو تو مضر نہیں جیسا اگر خریدنے والا کہے کہ فلاں چیز میرے ہاتھ بیچدے اور بیچنے والا بھی کہے کہ میں نے بیچی تو بیع صحیح ہوگی۔ اور شرط ہے قبول و ایجاب کی لفظوں میں زیادہ دیر نگذرے (دست فاصلہ نہو) دوسری یہ بھی شرط ہے کہ قبول کی لفظ معنی میں موافق ہووے مثلاً بائع نے کہا کہ دس روپیہ پر یہ چیز میں نے بیچی خریدنے والے نے کہا کہ دس روپیہ پر میں نے قبول کی۔ اور اگر بائع نے کہا کہ سو صحیح روپے پر یہ چیز میں نے فروخت کی اور خریدنے والے نے کہا کہ سو کسیر روپے سے میں نے اسکو قبول کیا تو بیع صحیح نہوگی۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ خریدنے اور بیچنے والا رشید ہو۔ اور شرط ہے مسلمان ہونا اوس شخص کا جسکے لئے قرآن یا حدیث یا مسلمان غلام خریدا جاوے۔ اور دار الحرب میں ہتھیار فروخت کرنے درست نہیں (کہ وہ لوگ تو وہ پاکر مسلمانوں پر حملہ کرینگے) اور مبیع یعنے جو چیز فروخت کی جاتی ہے اوس کے لئے کئی شرائط ہیں۔

طہارۃ العین فلا یصح بیع الکلب ومتنجس لا یمکن تطہیرہ ولو دھنا واما یمکن تطہیرہ کالثوب النجس یصح بیعہ الثانی المنتفع فلا یصح بیع الحشرات وکل سبع لا ینتفع بہ ویصح بیع الماء والتراب وان کثر الثالث امکان التسلیم فلا یصح بیع الضال والمغصوب والآبق الرابع ولایۃ العاقد فیلغو بیع الفضولی وھو شراء بغیر اذن مالک وشراء بعین مال غیرہ الخامس العلم بالمبیع فبیع احد الثوبین باطل۔

فصل السلم ھو بیع موصوف فی الذمۃ یشترط فیہ مع شروط البیع امور احدھا تسلیم راس المال فی مجلس لا عن حوالۃ الثانی کون المسلم فیہ دینا الثالث بیان موضع التسلیم ویشترط کون الاجل معلوما فلا یصح التاجیل بالحصاد وقدوم الحاج ویصح بالاشھر الرومیۃ ویصح بالعید والجمادی ومطلق الاشھر یحمل علی الھلال

ایک یہ شرط ہے کہ وہ چیز عین طاہر ہو یعنی اصل اسکی پاک ہو پس کتے کی بیع جائز نہین کہ اسکی ذات پلید ہے اور اس چیز کی بیع بھی جائز نہین کہ جسکی پلیدی دور نہو سکے مانند پلید تیل کے اور جسکی پاکی ہو سکتی ہے مانند پلید کپڑے کے تو اسکی بیع درست ہے دوسری شرط مبیع کی یہ ہے کہ اوسمین منفعت بھی ہو۔ حشرات الارض (بچھو سانپ وغیرہما) کی بیع جائز نہین۔ اور اسیطرح ہر اوس درندہ کی جس سے نفع نہو۔ اور درست ہے بیع پانی اور مٹی کی اگرچہ انکی کثرت بھی ہو۔ تیسری شرط مبیع کی یہ بھی ہے کہ تسلیم کا امکان بھی ہو پس گم شدہ چیز کی اور بھاگے ہوئے غلام کی اور مغصوب مال کی بیع درست نہین۔ چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ عاقد ولایت بھی رکھتا ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ بیع فضولی لغو ہے اور بیع فضولی وہ ہے کہ مالک کے اذن بغیر خریدے اور دوسرے کے عین مال سے خریدے۔ پانچوین یہی شرط ہے کہ مبیع کا علم بھی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ دو کپڑون سے ایک کی بیع باطل ہے (یعنے بلا تعیین)

فصل (بیع سلم کے بیان مین) یہ بیع ہے کہ موصوف ہو ذمہ مین شروط بیع کے علاوہ اسمین کئی اور شرطین بھی ہین ایک یہ ہے کہ راس المال کو مجلس مین بغیر حوالہ کے سونپ دیوے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مسلم فیہ دین ہووے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ تسلیم کی جگہ بیان کرے اور میعاد کا معلوم ہونا بھی شرط ہے پس نہین درست فصل کاٹنے کا وقت۔ یا حاجیون کے آنیکا وقت کیونکہ انکا وقت معلوم نہین کہ کس دن فصل کاٹی جائیگی یا کس روز حاجی واپس آوینگے۔ اور رومی مہینونکا وقت مقرر کرنا درست ہے۔ اور عید کے ساتھ اور ماہ جمادی کے ساتھ بھی وقت مقرر کرنا جائز ہے اور اگر مطلق مہینے ٹہرائے تو ہلال پہ محمول ہونگے۔

〰〰〰 ००० ०० 〰〰〰

فصل فى الذبح يحصل كمال الزكوة باربعة اشياء احدها قطع الحلقوم والثانى قطع المرى والثالث قطع الودجين ويجزى منها الشيئان وهو قطع الحلقوم والمرى وشرط الذابح ان يكون مسلما وتحل ذبيحة المرأة والرقيق والفاسق والحائض والجنب والصبى ولو غير مميز ويكره زكوة الاعمى والبصير فى الظلمة ويستحب تحديد الشفرة وتوجه الذابح والمذبوح الى القبلة وان يقول بسم الله الله اكبر والصلوة على رسول الله صلعم۔

فصل زكوة كل حيوان مقدور عليه بقطع تمام الحلقوم والمرى ولا يجزى باقيه ويستحب قطع الودجين وهما عرقان فى صفحتى العنق وان يكون البعير قائما على ثلثة اقدام معقول الركبة وان يضجع البقرة والشاة لجنبها الايسر ويجوز العكس

فصل بیچ ذبح کے بیان میں۔ چار چیزون کے ساتھ کمال زکوۃ جانور کی حاصل ہوتی ہے ایک اونمیں حلقوم۔ دوسری مری۔ تیسری اور چوتھی دو شاہ رگون کا کاٹنا ہے اور اگر حلقوم اور مری کٹ جائیں جب بھی جانور حلال ہو جاتا ہے اور ذبح کرنیوالے کو یہ شرط بھی ہے کہ وہ مسلمان ہووے اور عورت اور غلام اور فاسق اور حائضہ اور جنبی اور لڑکے کی ذبح بھی درست ہے اگرچہ وہ غیر ممیز بھی ہو۔ لیکن اندہے کی ذبح اور اندھیرے میں دیکھنے والے کی مکروہ ہے اور مستحب ہے چھری کا تیز کرنا۔ اور ذابح و مذبوح کا قبلہ کیطرف منہ کرنا اور ذابح بسم اللہ اللہ اکبر والصلوٰۃ علی رسولہ کہہ کر ذبح کرے۔

فصل

جو جانور قابو میں آتا ہے اوسکی ذبح سب حلقوم اور مری کے قطع کرنے سے درست ہوتی ہے۔ اور ان رگون میں سے باقی رہجاے۔ تو ذبح درست نہیں اور مستحب ہے قطع کرنا ودجین کا۔ اور وہ دو رگیں ہیں گردن کی دونون طرف۔

اور چاہیے کہ اونٹ کا ایک قدم باندہکر تین قدمون پہ اوسکو کھڑا کرکے ذبح کریں اور گاے بکری کو بائیں پہلو پہ لٹا کر ذبح کریں۔ اور اوس کا عکس یعنے

ويترك رجلها اليمنى ويشد باقي القوائم و يستحب في الابل النحر وهو قطع اللبة اسفل العنق وفي البقرة والغنم الذبح في اعلى العنق ولو ذبح من قفاه عصى فلو قطع غيرهما من المقدور فاكله حرام ولو ترك منهما او من احدهما شيئا او ان قل ثم مات الحيوان او انتهى الى حركة المذبوح ثم قطع الباقي حرم۔

فصل۔ وشرط الذبح ان يكون في قطع واحد فلو قطع البعض ورفع يده فميتة لم تؤكل ولو مرض شاة او بهيمة اخرى فصارت الى ادنى الرمق ولم يبق فيها حيوة مستقرة فذبحت حلت ولو اكلت الشاة نباة مضرة فصارت الى ادنى الرمق فذبحت حرمت في اصح الوجهين وعند بعضهم تحل وكو هرب الصيد من كلب المسلم فحاضر مجوسي ورده عليه فقتله كلب المسلم حل كما لو ذبح مسلم شاة امسكها مجوسي ويحل ذبيحة المرأة و

بائين طرف پر بهی لٹاکر ذبح کرنا جائز ہے انکا داہان پانون کشادہ چهوڑین۔ اور باقی تین قدمون کو باندہکر رکهین۔ اور اونٹ مین نحر مستحب ہے اور نحر کا معنے یہ ہین کہ اونٹ کے ٹینٹوا کے نیچے جو گوشت ہے اوسکو عربی مین لبہ کہتے ہین اوسکو قطع کرے۔ اور گائے بکری کو ٹینٹوہے کے اوپر سے ذبح کرے۔ اور اگر گدی سے ذبح کیا تو وہ گنہگار رہے۔ اور اگر بقدر جانور کی حلقوم اور مری کے سوا کوئی دوسری رگ کاٹی۔ یا اون رگون سے کچہ چهوڑ دیا۔ اگرچہ تهوڑا ہی چهوڑا اور حیوان مرگیا یا مرنیکی حالت کو پہنچا تو پہر اوسنے ان رگونکو کاٹا ان سب صورتون مین کہانا اوس جانور کا حرام ہے۔

فصل ذبح کرنیکی یہ شرطین ہین کہ ایک ہی دفعہ مین رگونکو کاٹے۔ اگر کچہ رگونکو کاٹکر ہاتہہ اوٹہا لیا تو وہ جانور مردار ہے نہ کہایا جاے۔ اور اگر بکری یا دوسرا کوئی جانور بیمار ہوکر ادنی رمق تک پہنچ گیا۔ اور اوسمین مستقرہ حیات نہ رہی۔ پس وہ ذبح کیا گیا تو حلال ہے۔ اور اگر بکری نے کوئی زہریلی بوٹی کہائی اور اس سبب ادنی رمق تک پہنچگئی اور اوسکو ذبح کیا گیا پس وہ اصح الوجہین مین بعضون کے نزدیک حرام ہے۔ اور بعضو کے نزدیک حلال ہے۔ اور اگر شکار مسلمان کے کتے سے بہاگا تو کسی مجوسی نے پہیر کر کتے کے آگے کر دیا اور مسلمان کے کتے نے مارا تو وہ حلال ہے اسکی مثال ایسی ہے جسطرح مجوسی ایک بکری کو پکڑے اور مسلمان ذبح کرے

الرقيق والفاسق والحائض والجنب والمكرہ وان اكرہ المجوسى او الاخرس الذى له اشارة مفهمة وقبل ذبيحته مطلقا ولو ترك من الحلقوم او المرى شيئا يسيرا او مات الحيوان فهو ميت وكذا لو انتهى الى حركة المذبوح فقطع المتروك ولو ذبح جملا او بقرة او شاة او دجاجة او غيرها فهو على اربعة اوجه تحرك بعد الذبح وخرج منه دم مسفوح او تحرك ولم يخرج بعد الذبح منه دم مسفوح او خرج منه دم مسفوح ولم تحرك ففى هذه الوجوه الثلثة يحل لانه وجد علامة الحيوة اما دم مسفوح او حركة وفى الوجه الرابع فهو اذا لم تحرك ولم يخرج منه مسفوح لا يحل لانه لا يوجد فيه علامة الحيوة ولو ذبح شاة فاضطربت او عدت ومانت حلت ولو اكلت البهيمة نباتا مضرة فصارت الى ادنى الرمق فذبحت حرمت والجنين

غلام - فاسق - حیض والی جنبی اور مکرہ کی ذکر وہ مسلمان ہو کر کسی جانور کو کسی مانع شرعی کیوجہ سے ذبح نہین کرنا چاہتا - اور کوئی دوسرا آدمی زبردستی سے ذبح کرنے پر اوسکو مجبور کرتا ہے - اور وہ مجبور کرنیوالا اخواہ مسلمان یا مجوسی - اور اوس گونگے کی ذبح بھی درست ہے جسکا اشارہ سمجھہ مین آگے - اور بعضون نے کہا ہے مطلق گونگے کی ذبح درست ہے اوسکے اشارہ سمجھہ مین آوین یا نہ آوین - اور ذبح کرنیوالے نے حلقوم سر یا مری کے کچھہ تھوڑا سا حصہ بھی چھوڑ دیا اور اوس سے پیشتر حیوان مرگیا - یا مذبوح کی حرکت کو پہنچا تو اوس باقیماندہ کو کاٹا تو وہ جانور مردار ہے - اور کوئی شخص گائے یا بکری یا مرغا یا غیر کو ذبح کرے تو اوسکی چار صورتین ہین یا وہ حیوان ذبح کے بعد حرکت کریگا اور ذبح کا خون اوس سے جاری ہوگا - یا حرکت کریگا - اور ذبح کا خون اوس سے نہ نکلیگا - یا ذبح کا خون اوس سے نکلیگا اور حرکت نکریگا - پس ان تین صورتون مین حیوان حلال ہے اسلئے کہ پائی گئی ہے علامت حیات کی اول دو امرون مین کہ وہ خون ذبح - اور حرکت ہے - اور چوتھی وجہ دہ ہے کہ وہ حیوان حرکت نکرے اور نہ اوس سے خون مسفوح نکلے حلال نہین اسلئے حیات کی علامت اوسمین پائی نہین گئی -

اگر بکری ذبح کی اور وہ تڑپنے یا پاؤن مارنے لگے یا اوچھکر دوڑ گئی اور مرگئی تو وہ حلال ہے -

اور اگر حیوان نے نبات مضرہ کھائی اور ادنے رمق تک پہنچ گیا - اور اس حالت مین اوسکو ذبح کیا تو وہ مردار ہے -

اور جنین -

الذی یوجد میتا فی بطن المذکاۃ حلال۔

فصل یحل میتۃ السمک والجراد فلا حاجۃ الی ذبحہما وان صادہما المجوسی وکذا الدود المتولد من الطعام کالخل والفاکہۃ اذا اکل معہ ولا ینبغی ان تقطع بعض السمکۃ وہی حیۃ فان فعل وابتلعہا حیۃ حل۔

فصل وان ارسل المسلم والمجوسی کلبین او سہمین الی صید فان سبق کلب المسلم او سہمہ فقتلہ او انہاہ الی حرکۃ المذبوح حل وان وجد العکس او جرحاہ معا او جرحا ولم یدر ہف احدہما او لم یعلم ایہما قتلہ حرم ویجوز الاصطیاد بجوارح السباع والطیر والکلب والفہد والباز والشاہین فیحل ما جرحہ او اکد صاحبہ میتا او فی حرکۃ المذبوح ویشترط کونہا معلمۃ والمعلمۃ ہو الذی یزجر بزجرہ وترسل بارسالہ ولا تاکل منہ وفی جوارح الطیور

کہ مذکات کے پیٹ میں مرا ہوا پایا جاوے وہ حلال ہے (یعنی ماں کو ذبح کرنے سے وہ بچہ اوسکے پیٹ کا بھی حلال ہو جاتا ہے)

فصل مچھلی اور ٹڈی مری ہوئی حلال ہے اگرچہ مجوسی نے انکو شکار کیا ہو انکے ذبح کی حاجت نہیں اور اسیطرح جو کیڑے طعام سے پیدا ہوتے ہیں مانند سرکہ اور میوہ مگر جب میوہ کیے ساتھ کہائے جائیں تو حلال ہیں۔ اور یہ لائق نہیں کہ کہ زندہ مچھلی سے کچھ ٹکڑا اکاٹکر کہا لیوے بلکہ اول اوسکو مارنا چاہیے پہر کہائی جاے۔ اور اگر زندہ سے کچھ توڑکر کہا لیا تو بہی حرام نہیں حلال ہے۔

فصل اگر مسلمان اور مجوسی نے شکار پر دو کتے چھوڑے یا تیر مارے پس مسلمان کا کتا یا تیر پہلے پہنچ گیا اور شکار کو مار لیا یا مذبوح کی حرکت تک پہنچا دیا تو وہ جانور حلال ہے اور اوسکے عکس اگر ہوا یا دونوں تیر برابر لگے یا ایک کے بعد جلد ہی دوسرا تیر لگا۔ یا اونمیں سے کوئی اپنے منہ میں اوس جانور کو لیکر بہاگ گیا۔ یا معلوم نہوا کہ کس کتے یا تیر نے ان دونوں میں سے شکار کو قتل کیا ہے۔ تو یہ جانور حرام ہے۔ جائز ہے شکار کرنا پہاڑنے والے جانوروں کے ساتہ۔ اور پہاڑنیوالے پرندوں کے ساتھ اور کتے اور چیتے اور باز اور شاہین کے ساتہ پس حلال ہے وہ جانور کہ اوسکو مجروح کریں یا پایا اونکا مالک شکار کو مرا ہوا یا مذبوح کی حرکت میں لیکن اسمیں یہ شرط ہے کہ یہ پہاڑنیوالے جانور تعلیم یافتہ ہوں اور تعلیم یافتہ وہ ہے کہ منع کرنیسے منع ہو جاے اور چھوڑنے سے چھوٹے اور اپنا شکار کیا ہوا نکہاے اور پرندہ جانوروں میں بہی یہی شرط ہے

كذالك ويحل ذبيحة المقدور عليه بكل محدودة بجرح من حديد او نحاس وذهب وخشب وقصب وحجر وزجاج دون سن وظفر۔

فصل مسئلة التفريق بين البهيمة وولدها بعد استغنائه عن اللبن جائز على الصحيح وبه قطع الجمهور قلت هذا الوجه شاذ في منع التفريق بين البهيمة وولدها هو في التفريق بغير الذبح واما ذبح احدهما فجائز بلا خلاف والله اعلم۔

فصل لا يجوز للمسلم ان يهدي للكافر يوم النيروز والمهرجان وسائر ايام عيدهم وليس له ان يقبل منهم هدية في هذه الايام ولا يجوز ان يبيع ويشتري ولا يعمل شيئا من اعمالهم لانه يتشبه بهم قال عليه السلام من تشبه بقوم فهو منهم فانه يصير كافرا بالله ويصير المرأة مطلقة وليس له وطيها

اور جس حیوان پر ذبح کی قدرت پائی جاوے اوسکو تیز چھری سے لوہیکی ہو یا تانبے کی یا سونیکی یا لکڑی تیز لکڑی یا تیز نئے یا تیز پتھر یا تیز کانچ سے ذبح کیا جاوے۔ دانت اور ناخن سے ذبح جائز نہیں چاہیے تیز بھی ہون۔

فصل چار پائے کے بچے کو اوسکی ماں سے جدا کر دینا جائز ہے جبکہ اُسکو نہ رہے دودہ کی حاجت نہ ہو یہ صحیح اور جمہور نے فیصلہ کر دیا ہے۔ مین کہتا ہون یہ حکم عام نہین کہ ہر جانور بچے شیر خوار کو جدا کیا جاوے اون دونون کی زندگی کی حالت مین ذبح سے تفریق کرنا بلا خلاف جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

فصل

مسلمان کو جائز نہین کہ کافر کو نیروز اور مہرجان اور اونکی عیدون کے دنون مین ہدیہ بھیجے۔ اور ان دنون مین اونسے اسکو ہدیہ لینا بھی جائز نہین۔ اور جسنے مول وفروخت یا اور کوئی چیز جو اونکے اعمال سے مشابہ ہے اون دنون مین نہ کرے اسلیے کہ اوس سے اونکے ساتھ مشابہت پیدا کرنی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اونہین مین سے ہے۔ پس مشابہت کرنیوالا کافر ہو جاوے گا۔ اور اوسکی عورت کو طلاق ہو جاویگی یا نکاح کرنے بغیر اوس کے ساتھ جماع نہین کر سکتا

ويجدد النكاح ويعيد الحج ان كان حاجا
وهكذا ان فعلت امرأته وانما يقبل الهدية
قبل هذه الايام او بعده ولا يجوز اجرة
تعليم الفاتحة والنكاح ويصير النكاح باطلا
لانه اباح الشيء الذي لم يحل له في طلب العقد
ولان النكاح من امور الدين ويحرم اخذ
الاجرة في ايجاب النكاح لمن يعقد النكاح و
ان انعقد فسخ وحكى ابن الصباغ ان الشيخ
اباحامد والقاضي ابا الطيب قالا النكاح
فاسد والماخوذ حرام والآخذ والدافع آثم
وقال ابو داؤد رحمة الله عليه ان تعيين اجرة
العقد حالة العقد حرام كذا حكى الشافعي رحمة
الله عليه في الام وبه قال ابو حنيفة واصحابه
رحمهم الله تعالى وكذا ذكر في هدايتهم في
باب الانتساب وقال الشيخ ابو اسحق والمسعودي
وابو حامد والخراسانيون ان الماخوذ فيه
حرام بالاطلاق تعين او لم يتعين ورضي

اور اگر پہلے حج کر چکا ہے تو پھر از سر نو حج کرے
اور اسیطرح اگر کسیکی عورت نے یہ کام کیا تو اوسکا بھی یہی حال ہے
اور کافرون سے ان دنون کے آگے پیچھے ہدیہ لینا
جائز ہے اور انہین سخت منع ہے ۔
نکاح باندہنے اور سورۂ فاتحہ پڑہانیکی اجرت جائز
نہین - اور جس نکاح مین اجرت لیجاوے وہ نکاح باطل ہی
ہو جاتا ہے اسلئے کہ اوسنے ایسی چیز کو مباح کیا ۔ جو کہ
عقد کی طلب مین اوسکو حلال نہتی - اور دوسری وجہ یہ ہے
کہ نکاح دین کے کامون سے ہے - اور حرام ہے اجرت لینا
نکاح کے ایجاب مین اوس شخص کو کہ جو نکاح باندہتا ہے
اجرت پر اگر عقد کیا تو فسخ ہو جاویگا - ابن صباغ نے نقل کیا ہے
ابو حامد اور قاضی ابو الطیب سے کہ اونہون نے کہا ہے کہ یہ نکاح
فاسد ہے اور اجرت حرام ہے - اور اجرت دینے اور لینے
والے دونون گنہگار ہین ۔
ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے عقد کی حالت مین نکاح کی
اجرت کا مقرر کرنا حرام ہے - اسیطرح حضرت امام شافعی
رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ام مین نقل کیا ہے اور اسیطرح
کہا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اور اونکے اصحاب نے بہی
اور اسیطرح حنفیونکی ہدایہ باب الانتساب مین مذکور ہے ۔
اور کہا شیخ ابو اسحق اور مسعودی اور ابو حامد اور خراسانیون نے بہی
کہ نکاح مین جو اجرت لیجاتی ہے وہ مطلق حرام ہے معین ہو یا غیر معین
اور چاہے راضی بہی ہو وے ۔

ودفع اليه لانه مضطر وما دفع عند الاضطرار فحكمه كحكم المغصوب۔

فصل خص النبي صلى الله عليه وسلم من الواجبات بصلوة الضحى والاضحية والوتر والتهجد والسواك وتخيير نسائه بين مفارقته واختياره واذا رغب في نكاح امرأة وهي خلية وجب عليها الاجابة ويحرم على غيره خطبتها وذات زوج وجب عليه طلاقها واذا دعى من في الصلوة وجب عليه اجابته ولا يبطل الصلوة وبوجوب المشاورة وازالة المنكر ومصابرة العدو وان كثر ووجب قضاء دين من مات من المسلمين معسرا ومن المحرمات بحرمة الصدقتين والزكوة على قرابته بني هاشم وبني عبد المطلب ومواليهم وبحرمة رفع الصوت عليه وندائه وراء الحجرات وباسمه وخائنة الاعين بان يومى الى مباح على خلاف

اور اوسکو دیدی ہو وے اسلیے کہ یہ اس حالت میں مضطر ہے اور جو اضطرار کی حالت میں چیز دیجاوے وہ مغصوب کا حکم رکھتی ہے۔

فصل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چند احکام میں مخصوص تھے آپ پر نماز چاشت اور قربانی اور نماز تہجد فرض تھی اور مسواک کرنا بھی ضرور تھا۔ اور اپنی عورتوں کو جدائی یا اختیار کا حکم دینا (انکو اختیار کرنا عوام پر واجب ہے آپ پر نہ تھا اسلیے کہ آپکی شریعت میں خود بخود عدالت تھی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ بھی تھا کہ جس غیر شادی عورت سے آپ نکاح کرنا چاہیں تو اس عورت کو حکم ماننا واجب ہے اور جو خاوند والی عورت ہو تو اسکو خاوند کو طلاق دینا چاہیے۔ اور دوسرے کو آپکی منسوبہ عورت سے پیام بھیجنا ممنوع ہے۔ اور جسکو نماز میں بلائیں تو آنا اور نماز اوسکی باطل نہیں ہوتی۔ اور آپ پر مشورہ لینا واجب تھا اور بری بات کا مٹانا اور دشمن کی سختی پر صبر کرنا بھی واجب تھا گو وہ زیادہ ہی ہوں۔ اور جو مسلمان قرضدار مرے تو اوسکا قرضہ ادا کرنا بھی واجب تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ باتیں حرام تھیں صدقہ اور زکوٰۃ کا مال صرف آپ پر اور آپکے اقارب بنی ہاشم و بنی عبد المطلب پر بھی اور انکے غلاموں پر۔ اور آپکو چلا کر پکارنا اور آپکو مکان کے باہر سے بلند آواز کرکے پکارنا اور آپکا نام لیکر پکارنا حرام تھا۔ اور چوری کی نگاہ سے اشارہ کرنا مباح۔

مایظهر ویشعر بہ الحال والمن بیستکثر بان
یعطی شیئا لیاخذ اکثر وامساك كارهته
ونكاح الكتابية والامة المسلمة والتسري
بالكتابية وتحريم زوجاته اللاتي توفي عنهن
او دخل بهن على غيره ومن المباحات
بالوصال بين الصومين واخذ صفي المغنم
من جارية وغيرها لنفسه ویاخذ طعام
المحتاج وشرابه وعليه البذل وان يفدي
الشخص بمهجته اوغيرها واخذ خمس الخمس
من الفئ والغنيمة وجعل ارثه صدقة وان
يشهد ويقبل ويحكم لنفسه وولده وان لا
ینقض وضوئه بالنوم۔

فصل اذا عزم على نكاح امراة يستحب
ان ينظر الى وجهها وكفيها ظهراً وبطناً
وان لم تاذن ولہ تكرير النظر ويحرم
نظر الفحل الى الاجنبية الكبيرة ويحل خطبة
الخلية عن النكاح والعدة ويحرم الخطبة

کیطرف خلاف ظاہر حال کے اور احسان جتانا اسطرح پر
کہ کچہ دیکر اوسکا بدلا بہت لیوین۔ اور مکروہ چیزون کا روک
رکہنا۔ اور نکاح کرنا کتابیہ سے یہ سب چیزین آپکو ممنوع
ہین۔ اور حرام ہونا لوگون پر نکاح آپکی ازواج مطہرات کا جو آپکے
بعد زندہ رہی ہین۔ یا جنکے ساتہ آپنے صحبت کی ہے۔ اور مباحات
سے آپکا خاصہ یہ ہے۔ دو روزون کے درمیان وصال
کرنا۔ اور غنیمت سے پسندیدہ چیز لونڈی وغیرہ کا اپنے
لیئے پسند کر لینا۔ اور محتاج کا طعام پانی لیکر اپنے طور سے
اوسپر خرچ کرنا۔ اور یہ کہ قربان کرے آدمی آپ پر اپنی جان
مال وغیرہ پیاری چیزین اور غنیمت کے خمس سے خمس لینا آپکو
اور جو مال آپکا وفات کے بعد رہجاوے اوسکا صدقہ ہونا اور
اپنے واسطے اور اپنی اولاد کے واسطے گواہی دینے اور حکم کرنا۔
اور انکو قبول ہی کرنا۔ اور نیند کے ساتہ آپکی وضو کا نہ ٹوٹنا

فصل

جب کوئی نکاح کا ارادہ کرے تو عورت کے منہ و ہاتہون کو اندر باہر سے دیکہ لے۔ اگرچہ
عورت دیکہنے کا اذن نہ بہی دیوے تو بہی دیکہے اور اچہی طرح مکرر
نظرون سے اپنی تسلی کر لیوے۔ اور سوا نکاح کی غرض کے یون ہی
دیکہنا جوان مرد کا جوان عورت کو حرام ہے (اسیطرح ہاتہ
لگانا اسکو بہی سوا ضرورت یعنی فصد وغیرہ کے بہی بطریق اولے
ممنوع ہے) اور جو عورت عدت پوری کر چکی ہو۔ یا باکرہ
یا رانڈ ہو اوسکو منگنی کا پیغام بہیجنا درست ہے۔ اور حرام ہے منگنی کرنی

على خطبة الغير بغير اذنه ان علم صريح اجابة
المخبر و يستحب تقديم الخطبة على الخطبة و العقد
مثاله و لو قال الولى اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده
و رسوله ـ اللهم انى تائب اليك من كل
ذنب اذنبته عمدا او خطأ سرا او علانية
و اتوب اليك اللهم تقبل توبتى و اغفر
خطيئتى و خطيئته و الذى آمنت بالله و
ملئكته و كتبه و رسله و اليوم الاخر و
القدر خيره و شره من الله تعالى و البعث
بعد الموت ۔ بسم الله الرحمن الرحيم
بسم الله و الحمد لله و الصلوة و السلام
على رسوله انه خير خلق الله صلى الله عليه و سلم
و قال الزوج مثله ثم يقول صيغة العقود
و هو اذا كان ابا يقول يا محمد زوجتك و انكحتك
بنتى عائشة بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب
خالص مصرى بوزن مهائم لها مهرا

دوسرے کی منگنی پر بغیر اذن اوسکے جبکہ صریح صاف طور پر
معلوم ہو جاتے تسلیم کرنا عورت کا پہلے پیغام کو۔
اور واجب ہے تقدیم خطبہ کی منگنی اور نکاح پر مثال اوس خطبہ کے
اور اگر ولی کہے اشہد سے آخر تک جسکا ترجمہ یہ ہے
مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا لائق عبادت کے اور کوئی
نہین وہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اوسکا ساجھی کوئی نہین اور
یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکے بندے
اور رسول ہین یا اللہ مین رجوع کرتا ہون تیری طرف ہر
اوس گناہ سے جو کہ مین نے جان بوجھکر کیا ہے یا بھولکے
یا پوشیدہ یا ظاہر اور متوجہ ہوتا ہون مین تیری طرف یا اللہ
قبول کر میری توبہ اور معاف کر دے گناہ میرے اور میرے
ان ایکے بھی اور مین ایمان لایا ہون ساتھ اللہ کے اور اوسکے
فرشتون اور کتابون اور پیغمبرون اور دن آخرت کے ساتھ اور تقدیر کے
بھلائی برائی پر اللہ کی طرف سے۔ اور ایمان لاتا ہون مردون کے
جی اوٹھنے پر بعد مرنے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ اللہ کے نام سے
شروع ہے اسلام کا اور سب طرح کی تعریف واسطے اللہ کے ہے
اور درود اور سلام اوسکے رسول پر کہ وہ خدا کی سب مخلوق
سے بہتر ہین اور خاوند بھی ایسا ہی کہے بعد اوسکے اوسی طرح کے
الفاظ بولے سکا ولی باپ ہے تو کہے اے محمد مین نے نکاح کیا
کر دی تمکو اپنی بیٹی عائشہ ساتھ مہر کے کہ اندازہ اوسکا
خاص تہری سونے کے سو مثقال ہے ساتھ وزن
حائم کے پھر خاوند کہے قبول کیا مین نے نکاح
اوسکا تجھسے اس مذکور مہر کے ساتھ اور مین راضی
ہوا ہون اوس مہر کے ساتھ۔

ثم يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك
لي بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان
الولي جدا فيقول زوجتك وانكحتك عائشة
بنت قاسم بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب
خالص مصري بوزن مكة لها مهرا ثم
يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي
بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان و
لي الزوجة اخا فيقول زوجتك وانكحتك
اختي عائشة بمهر مبلغه مائة مثقال من
ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهرا
ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها لي
منك بهذا المهر المذكور ورضيت به وان
كان ولي الزوج ابا وولي الزوجة ايضا ابا
فيقول ولي الزوجة لابي الزوج زوجت
وانكحت بنتي فلانة لابنك فلان بمهر
مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصري
بوزن مكة لها مهرا فيقول ابو الزوج

اور ولی اگر دادا ہے تو کہے کہ نکاح میں کر دی میں نے
تجکو عائشہ قاسم کی بیٹی پوتی اپنی ساتھ مہر کے کہ مبلغ اوسکا
خالص شہری سو مثقال سونا ہے ساتھ وزن مکہ کے
پھر زوج کہے قبول کیا میں نے نکاح اوسکا تجسے
اس مہر مذکور کے ساتھ اور راضی ہوں میں
ساتھ اوسکے ۔

اور اگر زوجہ کا ولی بھائی ہو تو کہے کہ نکاح میں کر دی اپنی
تجکو بہن اپنی عائشہ ساتھ مہر سو مثقال سونے شہری کے مکہ کے
وزن کے ساتھ۔ اور خاوند کہے قبول کیا میں نے تجسے نکاح
اوسکا ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ اوسکے۔
اور اگر خاوند کا ولی باپ ہو۔ اور عورت کا
ولی بھی باپ ہی ہو۔ عورت کا ولی خاوند کے باپ کو کہے
کہ نکاح میں کر دی میں نے بیٹی اپنی فلان تیرے
بیٹے فلان کو ساتھ مہر کے کہ اندازہ اوس کا
خالص شہری سو مثقال سونا ہے حمائم کے وزن کے
ساتھ ۔ پس خاوند کا باپ کہے ۔

قبلت نکاحها وتزویجها منك لابنی فلان بهذا المهر المذکور ورضیت به وان کان الزوج صغیرا وکان ولی الزوج اخا وولی الزوجة اباها فیقول ابو الزوجة لاخ الزوج زوجت وانکحت بنتی عائشة لاخیك فلان بمهر مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصری بوزن مهائم لها مهرًا فیقول اخ الزوج قبلت نکاحها وتزویجها منك لاخی فلان بهذا المهر المذکور ورضیت به وان کان ولی الزوج جدًا وولی الزوجة ابًا فیقول ابو الزوجة زوجت وانکحت بنتی فلانة من ابنك فلان بمهر مبلغه کذا وکذا الی آخره فیقول جد الزوج قبلت نکاحها وتزویجها منك لابن ابنی فلان بمهر المذکور ورضیت به وان کان ولی الزوجة جدًا وولی الزوج ابًا فیقول جد الزوجة زوجت وانکحت فلانة بنت ابنی فلان من ابنك

کہ قبول کیا مین نے نکاح اوسکا واسطے بیٹے اپنے فلان کے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوئی مین ساتھ اسکے اور اگر زوج نابالغ ہو۔ اور اوسکا ولی بہائی ہو اور زوجہ کا ولی باپ ہو تو کہے دوزجہ کے بہائی کو۔

نکاح مین کر دیا مین نے بیٹی اپنی عایشہ تیرے بہائی فلان کو ساتھ مہر سو مثقال سونے خالص مصری کے ساتھ وزن حاتم کے اور کہے زوج کا بہائی قبول کیا مین نے نکاح اوسکا اپنے بہائی فلان کے واسطے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوا مین ساتھ اسکے۔

اور اگر زوج کا ولی دادا ہووے اور زوجہ کا ولی باپ تو زوجہ کا باپ کہے نکاح مین کر دی مین نے اپنی فلان بیٹی تیرے فلان بیٹے کو ساتھ اتنے اتنے مہر کے آخر تک۔ اور کہے زوج کا دادا قبول کیا مین نے نکاح اوسکا واسطے پوتے اپنے فلان کے ساتھ مہر مذکور کے اور راضی ہوا مین ساتھ اسکے۔

اور اگر ہووے ولی زوجہ کا دادا اور زوج کا ولی باپ تو کہے زوجہ کا دادا نکاح مین کر دی مین نے اپنے فلان بیٹے کی بیٹی تیرے بیٹے فلان کو

فلان بمهر مبلغه كذا وكذا الى آخره فيقول
ابو الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك
لابني فلان بهذا المهر المذكور ورضيت به
وانكانا جدين فيقول جد الزوجة زوجت
وانكحت فلانة بنت ابني فلان لابن ابنك
فلان بمهر مبلغه كذا وكذا فيقول جد الزوج
قبلت نكاحها وتزويجها منك لابن ابني فلان
بمهر المذكور ورضيت به وانكان الولي غيرهم
من الاولياء من العصبة فيقول زوجتك
وانكحتك مولتي فلانة بنت فلان بكذا
وكذا الى آخره فيقول الزوج قبلت نكاحها
وتزويجها منك لي بمهر كذا وكذا وانكان
ولي الزوجة وكيلا فيقول زوجتك و
انكحتك فلانة موكلتي بمهر مبلغه كذا وكذا
الى آخره فيقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها
منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به
وان كان وكيل ابو الزوجة فيقول للزوج

مہر اتنے اتنے کے ساتھ اور کہے خاوند کا باپ قبول کیا
مین نے تجھسے نکاح اوسکا اپنے فلان بیٹے کے واسطے ساتھ
اس مذکور مہر کے اور راضی ہون مین اسپر۔
اور اگر والی مرد و عورت دونون کے دادے ہوین
تو کہے عورت کا دادا نکاح مین کر دی مین نے پوتی اپنی فلان
بیٹے کی لڑکی تیرے بیٹے کے بیٹے کے ساتھ اتنے اتنے مہر کے۔
اور کہے خاوند کا دادا کہ قبول کیا مین نے
تجھسے نکاح اوسکا واسطے پوتے اپنے فلان بن فلان
کے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوئین اسپر۔
اور اگر ولی الگ اور ہو وین عصبہ سے تو کہے وہ ولی
نکاح مین کر دی مین نے تمکو فلانی بنت فلان جسکا ولی ہون مین
اتنے اتنے مہر کے ساتھ۔
اور کہے خاوند قبول کیا مین نے نکاح اوسکا تجھسے
اپنے لئے ساتھ مہر اتنے اتنے کے۔ اور زوجہ کا ولی اگر وکیل ہے تو کہے
نکاح مین کر دی مین نے تمکو فلانی جسکا وکیل ہون مین ساتھ مہر اتنے اتنے کے
اور کہے خاوند قبول کیا مین نے تجھسے نکاح اوسکا ساتھ
مہر مذکور کے اور اسپر راضی ہون مین۔ اور عورت کے باپ کا وکیل

زوج کو اسطرح کہے کہ نکاح مین کر دی مین نے تمکو فلانی بیٹی فلان کی جسکا وکیل ہون مین ساتھ مہر اتنے اتنے کے۔

زوجتك وانكحتك فلانة بنت موكلي فلان بمهر مبلغه كذا وكذا الى اخره فيقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به وكيل جد الزوجة يقول للزوج زوجتك وانكحتك فلانة بنت ابن موكلي فلان بمهر كذا وكذا فيقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر المذكور ورضيت به۔

فصل انما يصح النكاح بلفظ التزويج اوالانكاح كقول الولي زوجتك وانكحتك ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها ولا يصح تعليق الايجاب والقبول ولا يصح النكاح الا بحضور الشاهدين بصفة الاسلام والحرية والذكورة والعدالة والسمع والبصر ولا تزوج المرأة نفسها بحال وان اذن لها وليها ولا غيرها ولا يقبل النكاح لاحد وللاب والجد تزويج البكر صغيرة او كبيرة

اور کہے زوج کہ قبول کیا مین نے تجسے نکاح اوسکا تا مہر مذکور کے اور مین اسپر راضی ہون۔ اور زوجہ کے دادے کا وکیل اسطرح کہے نکاح مین کر دی مین نے تکو فلان جو کہ بیٹی ہے اس شخص کے بیٹے کی جسکا مین وکیل ہون ساتہہ مہر اتنے اتنے کے۔

اور خاوند کہے قبول کیا مین نے تجسے نکاح اوسکا اپنے لئے ساتہہ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوئین اسپر۔

فصل درست ہوتا ہے نکاح ساتہہ لفظ تزویج اور نکاح کے مثال اسکی یہ ہے کہ ولی کہے کہ تزویج کر دی مین نے تکو یا یہ کہے کہ نکاح مین دی مین نے تکو فلان۔ اور خاوند کہے کہ قبول کیا مین نے نکاح اوسکا یا تزویج اوسکی۔ اور جائز نہین معلق کرنا ایجاب اور قبول کا۔

اور صحیح نہین ہوتا نکاح مگر وقت حاضر ہونے دو گواہون کے کہ وہ اسلام اور آزادی اور ذکورۃ اور عدالت اور سمع اور بصر کے ساتہہ موصوف ہووین۔

اور عورت خود بخود اپنے نفس کو کسی حال مین نکاح نہین کر سکتی۔ اگرچہ ولی اذن بہی اوسکو دیدیوے۔ اور کسی دوسری عورت کا نکاح بہی نہین کرا سکتی۔

اور وہ نکاح جو ولی کے بغیر ہووے شرعاً مقبول نہوگا۔ (لیکن بسبب دخول کے مہر مثل ادا کرنا لازم ہوگا) اور باپ دادے کو اختیار ہے کہ باکرہ صغیرہ اور کبیرہ کا نکاح کرا دیوین۔

بغیر اذنہا لکن یستحب اذن البالغۃ ویسن
لہما تزویج الموطوئۃ بعد اذنہا وان کانت الموطوئۃ
صغیرۃ انتظر بلوغہا ولیس لغیر الاب والجد
تزویج الصغیرۃ بحال ولہم تزویج البالغۃ بصریح
الاذن فی الثیبۃ وسکوت البکر۔

فصل یقدم من الاولیاء الاب ثم ابوہ
وان علا ثم الاخ لابوین ثم الاب ثم ابنہما
کذا ثم العم ثم ابنہ کذا ثم سائر العصبات
بترتیب الارث ولا ولایۃ للفرع الا ان یکون
ابن ابن عم او قاضیا او معتقا فان لم یجد المعتق
وعصباتہ زوج السلطان او نائبہ کالقاضی
وکذلک عند عزل الولی وانما یحصل العزل
اذا دعت البالغۃ العاقلۃ الی کفو فامتنع
ولو عینت کفوًا واراد الاب والجد غیرہ
اجیب دونہا ولا ولایۃ لرقیق وصبی ومجنون
ومسفہ فان کان بالاقرب بعض ہذہ الصفات
فالولایۃ للابعد والاغماء ان لم یدم غالبًا

اور بغیر دریافت کرنے اذن اونکے کے نکاح کردیوین لیکن
بالغہ سے اذن مانگنا مستحب ہے۔ اور مسنون ہے واسطے
اونکے یعنی باپ دادا کے نکاح کرادینا موطوئہ کا بعد دریافت
کرنے اذن اوسکے۔ اور اگر موطوئہ چہوٹی ہو تو اوسکے
بلوغت کی انتظاری کیجاوے۔ اور باقی اولیا ونکا سوا باپ
دادا کے نکاح کرادینا چہوٹی چہوکری کا کسی صورت مین
درست نہین۔ ہان البتہ اونکو نکاح کرادینا
بالغہ کا درست ہے۔ اگر بالغہ رانڈ یعنی بیوہ ہے تو صریح اذن اوسکا
ہونا چاہیے۔ اور اگر کنواری ہے تو سکوت اوسکا اذن ہے

فصل مقدم کیا جاوے اولیا مین سے باپ پہر دادا پہر پردادا
دادا۔ اسیطرح اوپر تک اگر یہ نہوین تو سگا بہائی جو
مان باپ سے ہو۔ اور اگر یہ بہی نہو تو وہ بہائی جو کہ باپ سے
ہووے۔ اور اگر یہ بہی نہووین تو اونکے بیٹے۔ اور اگر یہ
بہی نہووین تو چچا پہر چچا کا بیٹا پہر باقی عصبی ساتہ ترتیب
ارث کے۔ اور فرع کے لیے ولایت نہین مگر چچا کے
بیٹے کا بیٹا ہو تو وہ ولی ہوسکتا ہے۔ یا قاضی یا آزاد
کرنے والا۔ اگر آزاد کرنے والا اور اوسکے عصبے نملین
تو سلطان یا نائب اوسکا مانند قاضی وغیرہ کے نکاح کرادے
اور اسیطرح سلطان یا نائب اوسکا نکاح کرادے وقت معزول ہونے
ولی کے۔ اور ولی اوسوقت معزول ہوتا ہے کہ بلاوے بالغہ اوسکو عورت
طرف کفو اپنے کے واسطے انعقاد نکاح کے اور ولی انکار کرے
اور عورت نے اگر ایک مرد اپنے کفو کا معین کیا۔ اور باپ دادے ولی
غیر آدمی جو عورت کے کفو کا ہے تجویز کیا تو منظور ہوگا۔ اور غلام
اور صبی اور مجنون کو ولایت نہین پس اگر باپ مین صفات
مذکورہ مین سے کچہ ہووے تو ولایت واسطے ابعد یعنی دادے پردادے
کے اوپر تک ہے۔ اور بیہوشی اگر غالبًا دائم نہو۔

- تو -

انطرو العمى لا يقدح بخلاف الفسق وان نكح بغير اذن الولي لم يصح واذا احرم الولي زوج السلطان وكذا ان غاب الاقرب مسافة القصر ولو دونها راجع واذا اجتمع اولياء في درجة استحب ان يزوجها افقههم واسنهم برضاء الباقين فان تشاحوا اقرع بينهم۔

فصل خصال الكفاءة منها السلامة من العيوب المثبتة للخيار فمن به بعضها ليس كفوا للسليمة ومنها النسب فالعجمي ليس كفو العربية ومنها الحرية فالرقيق ليس كفوا الحرة والعتيق ليس كفوا للحرة الاصلية ومنها العفة فالفاسق ليس كفوا للعفيفة ومنها الحرفة فاصحاب الحرف الدنية كالكناس والحجام وقيم الحمام والحارس والراعي ليس كفوا لابنة الخياط وان الخياط لا يكافي لابنة التاجر والبزاز ولا هما لابنة العالم والقاضي۔

فصل نكاح العبد بغير اذن سيده باطل

انطا کو کہا گئی۔ اور نابینائی ولایت میں مضر نہیں کرتا بخلاف فسق کے اور ولی کے اذن کے بغیر نکاح کیا تو صحیح نہ ہوگا۔ اور ولی جب محروم ہو جائے تو سلطان نکاح کرا دیوے اور یہی حکم ہے جبکہ اقرب ولی قصر کی مسافت پر غائب ہو تو ابعد اولیا نکاح کرا دیویں اور قصر کی مسافت سے کم مسافت پر اگر ولی غائب ہے تو اسکے آنیکی انتظاری کی جاوے اور جب جمع ہو جائیں اولیا ایک درجہ میں تو مستحب ہے کہ زیادہ عالم اور زیادہ عمر والا اور نسے سبکی رضا لیکر نکاح کرا دیوے اگر جھگڑا کریں تو آپسمیں قرعہ ڈالکر فیصلہ کر لیویں۔

فصل کفو کے خصائل میں سے ایک یہ ہے کہ سلامت ہو اون عیبوں سے جو کہ خیار کو ثابت کرنے والے ہیں پس جسمیں بعض عیوب مذکورہ ہوں وہ مرد اوس عورت کا جو کہ ان عیبوں سے پاک ہے کفو نہیں ہو سکتا۔ کفو کے خصائل سے دوسری خصلت نسب ہے پس عجمی عربیہ عورت کا کفو نہیں ہو سکتا اور تیسری خصلت آزادی ہے پس غلام آزاد عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور آزاد کیا ہوا غلام (اگرچہ بالفعل آزاد ہو لیکن) اس عورت کا جو کہ اصل آزاد ہے کفو نہیں ہو سکتا۔ اور چوتھی خصلت عفت اور پاکدامنی ہے پس فاسق مرد پاکدامن عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور پانچویں خصلت حرفہ ہے پس ذلیل پیشہ والے شریف پیشہ والے کا کفو نہیں ہو سکتے جیسا کہ جاروبکش اور حجام اور حمامی اور چوکیدار اور بکریاں چرانیوالا درزی کی بیٹی کا کفو نہیں اور درزی کا بیٹا سوداگر کی بیٹی کا کفو نہیں۔ اور تاجر اور بزاز کا بیٹا عالم و قاضی کی بیٹی کا کفو نہیں۔

فصل غلام کا نکاح اپنے مالک کے اذن کے بغیر باطل ہے

وباذنه صحيح وليس للسيد اجباره على النكاح
وله اجبارها على اي صفة وللاب والجد تزويج
الامة الصغيرة بالمصلحة والامة الكبيرة حيث
يجوز لهن تزويجها۔

فصل ويحرم من النسب والرضاع التي ذكرهن
بنص القرآن: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ
وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ
وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي اَرْضَعْنَكُمْ
وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ
وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ
مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا
مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
ولا يحرم ام الاخ من الرضاع وجدة الولد
واخته من الرضاع ويحرم ولد الزنا على الام
دون الاب ولا يجوز نكاح امة الغير وتحته

اور مالک کے اذن کے ساتھ صحیح ہے اور مالک کو غلام پر
نکاح کے واسطے جبر کرنیکا حق نہین۔ اور لونڈیکو نکاح کرادینے پر
مالک کو جبر کرنیکا حق ہے۔ اور چھوٹی لونڈی کے باپ دادیکو
واسطے مصلحت کے نکاح کرا دینے کا استحقاق ہے۔ اور اسیطرح
بڑی لونڈی کو جہان تجویز کرے نکاح کراسکتا ہے۔

فصل اور حرام ہے نسب اور رضاع سے نکاح مین لانا
ان عورتون کا جنکا خدا تعالے نے اس نص قرآن مین ذکر فرمایا ہے
کہ حرام ہوئی ہین تمپر تمہاری مائین اور تمہاری بیٹیان اور
بہنین۔ اور پھوپیان۔ اور خالائین۔ اور بھائی کی بیٹیان
اور بہن کی بیٹیان اور جن ماؤن نے تمکو دودہ پلایا اور
دودہ شریک بہنین۔ اور تمہاری عورتون کی مائین۔ اور
اونکی بیٹیان جو تمہاری پرورش مین ہین۔ جن عورتون سے
تمنے صحبت کی۔ پھر اگر تمنے صحبت نہین کی تو تمپر گناہ نہین
اور تمہارے بیٹون کی عورتین۔ وہ بیٹے جو کہ تمہاری
پشت سے ہین۔ اور یہ کہ اکٹھا کرو دو بہنین مگر جو آگے ہوچکا
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

رضاعی بھائی کی حقیقی مان اور بیٹے کی رضاعی دادی
اور اوسکی رضاعی بہن حرام نہین۔

اور حرام ہے زنا کے بیٹے کو نکاح کرنا اپنی مان کے ساتھ
اور زنا کی بیٹی باپ کو نکاح کر لینی جائز ہے۔

اور جائز نہین نکاح کرنا غیر کی لونڈی سے اوس
حالت مین کہ اوسکے نکاح مین آزاد عورت موجود ہو۔

حرة واذا اسلم الزوجان معا استمر النكاح

فصل يقع الطلاق من كل زوج مكلف مختار ولو سكران ويقع الطلاق بلفظ الصريح بغير نية وبالكناية مع النية وصريحه طلقتك وانتِ طالقٌ ومطلقة بالكناية نحو اُطلقكِ وانتِ مطلقة واذهبي وابعدي وبترجمتها بسائر اللغات وان اشتهر لفظ بالطلاق مثل حلال الله علي حرام او حرام الله علي حلال الحق بالصريح ولو قال انتِ علي حرام او حرمتك ونوى الطلاق او الظهار او انت علي كظهر امي حصل ما نواه وان قال القائل لامته انت علي حرام او حرمتك ونوى العتق عتقت والا فعليه كفارة اليمين وقوله هذه العبد او الطعام او الثوب علي حرام لغو ويشترط اقتران النية باول الكناية مسندا امره الى اخرها واشارة الناطق بالطلاق لغو ومن الاخرس معتبرة في كل عقد وحل ولو قال

اور جب خاوند جورو دونون ساتھ ہی اسلام لائین تو نکاح پہلا ہی ثابت رہتا ہے (تجدید نکاح کی ضرورت نہین)۔

فصل صحیح ہوجاتی ہے طلاق ہر زوج بالغ مختار سے اگرچہ بیہوشی مین دیوے۔ اور صحیح ہوتی ہے طلاق صریح اور صاف لفظ کے ساتھ بغیر نیت کے اور نیت کے ساتھ کنایتًا لفظ بولنے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے۔ اور صریح الفاظ طلاق کے یہ ہین طَلَّقْتُكِ وَاَنْتِ طَالِقٌ وَمُطَلَّقَةٌ یعنے طلاق کیا مین نے تجکو اور تو طلاق ہن اور مطلقہ ہے اور کنایتہ الفاظ یہ ہین اُطَلِّقُكِ وَاَنْتِ مُطَلَّقَةٌ وَاذْهَبِي وَاَبْعِدِي یعنے طلاق کرتا ہون مین تجکو اور تو طلاق ہے اور چلی جا اور دور ہوجا۔ یہ عربی الفاظ بولے یا انکا ترجمہ دوسری زبانون مین ادا کرے اور اگر کوئی لفظ مشہور ہوجاوے طلاق کے ساتھ جیسے کہے کہ اللہ کا حلال مجھپر حرام ہے یا حرام اللہ کا مجھپر حلال ہے تو یہ لفظ صریح طلاق کے ساتھ ملحق ہوگا۔ اور اگر کہے انت علی حرام یعنی تو مجھپر حرام ہے یا کہے حرمتک مین نے تجکو اپنے نفس پر حرام کیا اور ارادہ میں طلاق کی نیت کری یا ظہار کی نیت سے عورت کو کہے انت علی کظہر امی یعنی تو مجھپر مانند پیٹھ ماں کے ہے تو اوسکی نیت کے موافق واقع ہوجاویگا۔ اور اگر کسی لونڈی کو کہا کہ تو مجھپر حرام ہے یا ایسا کہے مین نے تجکو حرام کردیا اور اس کہنے مین آزاد کرنیکی نیت رکھتا ہو تو وہ لونڈی آزاد ہوجاویگی۔ اور اگر آزاد کرنیکی نیت نہتی تو کفارہ یمین دیوے۔ اور ایسا کہدیا کہ یہ غلام یا طعام یا کپڑا مجھپر حرام ہے تو یہ لغو ہے۔ اور شرط ہے ملانا نیت کا اول کنایت کے ساتھ کہ انتہا تک ملا ہوا کلام ہو۔ اور اشارہ ناطق کا طلاق کے ساتھ لغو ہے۔ (یعنی جو بات کرسکتا ہو وہ اشارہ سے طلاق دیوے تو واقع نہوگی) اور گونگے کا اشارہ

جزءك او بعضك او يدك او شعرك او ظفرك
او دماك طالق وقع الطلاق لا ان اشار الى
ريق وعرق ومنى ولا يقع طلاق الاكراه
وشروط الاكراه عدم قدرة المكره
عن الدفع بهرب اوغيره فظن ايقاع ما هدد به
لو امتنع فيحصل الاكراه بضرب شديد و
تخويف وحبس واتلاف مال ونحوها
ولو تلفظ بالطلاق وادعى الاكراه لم يقبل
في الظاهر الا بقرينة كالحبس والموكل ونحوهما

فصل اذا علق الطلاق باكل رمانة
او رغيف فاكلت وابقت شيئا وان قل لم
تطلق وينفذ الطلاق في مرض الموت كما
يقع في صحته وان كتب الناطق الطلاق
وقع وان كتب الناطق والاخرس اذا
بلغك كتابي فانت طالق طلقت بوصوله
اليها ومن شرب ما يزيل العقل متعديا
نفذ طلاقه ويملك الحر ثلثا والعبد اثنين

اور اگر ایسا کہے کہ تیرے جزو یا بعض تیرا یا ہاتھ تیرا یا بال
تیرے یا ناخن تیرے یا خون تیرا طلاق ہے تو طلاق واقع
ہوجائیگی۔ اور اگر اشارہ طرف تہوک یا پسینے یا منی کے کرے
تو طلاق واقع نہوگی۔ اور اکراہ (زبردستی) کی طلاق
واقع نہیں ہوتی۔ اور اکراہ کے شروط سے عدم قدرت ہے
مکرہ کے دفع کرنے سے بہاگ کر یا غیر کسی اور طرح سے
پس گمان کرے مکرہ واقع ہونا اوس ضرر کا کہ جس سے
ڈرایا جاتا ہے نہ ماننے سے اور حاصل ہوتا ہے اکراہ
ساتھ ضرب شدید اور تخویف اور قید اور اتلاف مال کے
یا مثل انکے۔ اور اگر کسینے تلفظ طلاق کا کیا اور بعد اوسکے
اکراہ کا دعوی کیا تو ظاہر مذہب مین اوسکا قول سوا ے
کسی قرنیے مثل قید ہونے اور موکل ہونے کے قبول نہ کیا
جائیگا۔

فصل

جب طلاق کو معلق کرے ساتھ کہانے انار یا روٹی کے
پس عورت نے کچھ کہایا اور کچھ چھوڑ دیا۔ اگرچہ وہ چھوڑا
ہوا تہوڑا ہی ہو تو طلاق واقع نہوگی۔ اور واقع ہوجاتی
ہے طلاق مرض موت مین جسطرح کہ صحت مین واقع
ہوتی ہے۔
اور اگر ناطق نے لکہی طلاق تو واقع ہوجائیگی۔ اور اگر ناطق
اور گونگے نے اپنی عورت کو یہ کہا کہ جسوقت تجہکو میرا خط پہنچے تو
طلاق ہے۔ پس اوس خط کے وصول ہونیکے ساتھ ہی طلاق
ہوجائیگی۔ اور جسنے سرکشی سے عقل زائل کرنیوالی چیز پی
لی ہو جاری ہوجائیگی طلاق اوسکی۔
اور مالک ہے آزاد تین طلاقوں کا اور غلام دو طلاقوں کا

فصل تجب شہادة الحسبة فيما محض حق الله تعالى أو له فيه موكد كالطلاق والعتاق والعفو عن القصاص وبقاء العدة وانقضائها والنسب ومتى حكم الحاكم بشهادة اثنين ثم بانا كافرين او عبدين او صبيين او فاسقين نقض حكمه۔

فصل انما تجب العدة بالوطي ولو من صبي خصي وبادخال المني وان تيقن براءة الرحم فتعتد الحرة بثلثة اقراء اي اطهار فتعد الامة وام الولد والمكاتبة ومن بعضها حر بقرئين فان طلقت في الطهر قبل الجماع او بعده انقضت العدة بالشروع في الحيض الرابعة وتعتد الحرة الآئسة التي لم تحض اصلا فعدتها ثلثة اشهر والامة الآئسة التي لم تحض فعدتها بشهر ونصف والشهر هاهنا ثلثون يوما وتعتد الحامل حرة وغيرها بوضع تمام الحمل ولو ميتا

فصل

واجب ہے شہادت ان معاملات میں کہ جسمیں محض حقوق اللہ کے ہیں اور انمیں بھی کہ جہاں بندے کا حق ہو جیسا کہ طلاق اور آزادی غلام کی اور قصاص کی معافی اور عدت کا باقی رہنا اور اوسکا تمام ہو جانا اور نسب اور جب فیصلہ کرے حاکم دو مردوں کی گواہی پر بعد اوسکے معلوم ہووے کہ وہ کافر یا غلام یا نابالغ یا فاسق تھے تو باطل ہوگا حکم اوسکا۔

فصل

م۱ واجب ہوتی ہے عدت وطی کے ساتھ اگرچہ نابالغ اور خصی سے ہو اور ساتھ داخل کرنے منی کے اور ساتھ یقین ہونے براءت رحم پس آزاد عورت تین قرا یعنی تین پاکیاں اور لونڈی اور ام ولد اور مکاتبہ اور جسمیں کوئی جزو غلامی کے ہو دو پاکیاں عدت گذارے۔

م۲ اور اگر طہر میں قبل جماع یا بعد اوسکے طلاق کیجائے تو چوتھی حیض میں مدت شروع ہونے سے عدت پوری کرے۔ اور آزاد عورت جو حیض آنے سے بالکل ناامید ہو اوسکی عدت تین مہینے ہیں۔ اور لونڈی کہ حیض آنے سے ناامید ہے اوسکی عدت ڈیڑھ مہینا ہے۔ اور یہ مہینا تیس دن کا شمار کیا جائیگا۔ اور حاملہ آزاد عورت یا غیر آزاد بچہ پیدا ہونے تک عدت گذارے اگرچہ وہ بچہ میت ہی ہو۔

وبوضع التوأمين دون احدهما منتى
تخلل بينهما دون ستة اشهر فهما توأمان و
تنقضي بوضع مضغة فيها صورة اولم تكن
الصورة او قالت القوابل انها اصل ادمي
دون علقة ـ

فصل يجب على المرأة الاحداد وهو ترك
التزيين في عدة الوفاة دون الرجعية
ويستحب في البائن فيحرم التزيين بلبس
المصبوغ وان كان خشنا ويحرم التحلي بالذهب
والفضة واللآلي والتطيب ودهن الراس
والاكتحال بالاثمد وبالسواد لا للرمد ليلا
ويمسح نهارا ويجوز لها التجمل بالفراش
والاثاث والتنظيف بغسل الراس وقلم
الاظفار وازالة الاوساخ والامشاط واذا
انقضت العدة جاز لها التزويج ولها
الاحداد على غير الزوج بثلثة ايام
ويحرم الزيادة ويجب السكنى

اور ساتھ پیدا ہونے دو بچون کے جبکے حمل مین دو بچے
ہون تو ایک کے پیدا ہونے سے اوسکی عدت پوری نہین
ہوتی ۔ اور جب ان دو بچون مین کم چھ مہینون کے تخلل
ہوجائے تو وہ توامان ہی سمجھے جائین گے ۔
اور مضغۂ مصورہ یا غیر مصورہ کے وضع سے بھی عدت
پوری ہوجاتی ہے ۔ اور دائی کے اس کہنے پر کہ اس
گرے ہوئے کا اصل آدمی تھا ۔ عدت پوری ہوجاتی ہے
اور علقہ کے گرنے پر عدت پوری نہین ہوتی ۔

فصل

واجب ہے عورت پر عدت وفات مین سوگ کرنا اور وہ زینت کا
ترک کرنا ہے ۔ اور طلاق رجعیہ مین سوگ کرنا نہین لیکن
طلاق بائن مین مستحب ہے ۔ پس حرام ہے زینت کرنی
ساتھ رنگدار لباس کے ۔ اگرچہ وہ لباس موٹا ہی ہو اور
حرام ہے سونے چاندی موتیون کا زیور پہننا ۔ اور خوشبو لگانی
اور سر مین تیل لگانا اور سرمہ اور کاجل لگانا بھی ممنوع ہے لیکن
اگر آنکھون کے دکھنے کے سبب رات کو لگاکر دن کو پونچھ ڈالے
تو جائز ہے ۔ اور عورت کو سنگھار کرنا ساتھ فراش اور
اثاث بیت کے اور ساتھ دھونے سر اور ناخن کاٹنے اور میل دور
کرنے اور کنگھی کرنا بالون کے جائز ہے ۔
اور جب پوری ہوجاوے عدت تو جائز ہے عورت کو
نکاح کرنا ۔ اور خاوند کے سوا اقارب پر عورت کو فقط تین
دن سوگ کرنا جائز ہے تین دن سے زیادہ سوگ حرام ہے

للمعتدة من طلاق ولو بائنا وعن
فسخ ووفاة اولعان ولو اعتق مستولدته فله
ان يزوجها من غير استبراء
تم الكتاب بحمد الله
الوهاب

اور عدت والی عورت کو اگرچہ طلاق بائنہ میں ہی ہو
یا فسخ نکاح یا وفات کی عدت میں ہو۔ یا لعان کی
عدت میں ہو۔ عدت تمام کرنے تک مکان رہنے کو
دینا واجب ہے۔ اور اگر مستولدہ کو آزاد
کیا تو بغیر بریت کرنے عدت کے
اس سے نکاح کر سکتا ہے
تمام ہوئی کتاب بحمد اللہ
الوہاب

خاتمة الطبع

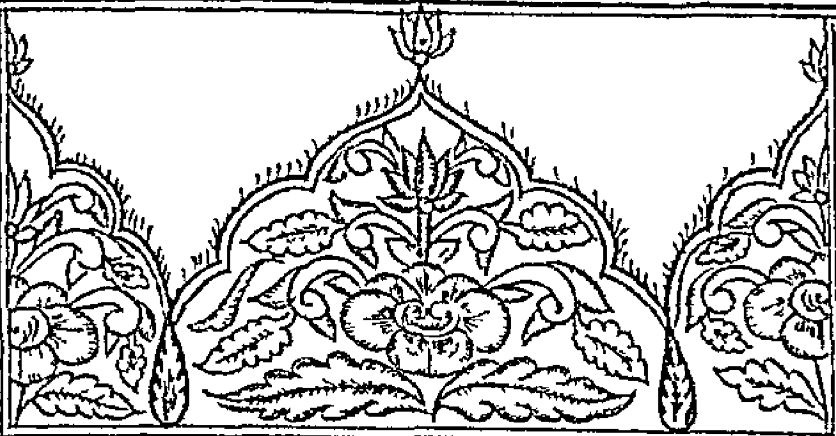
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از تو الیف مولانا عالم ربانی فاضل حقانی کشاف رموز قرآنی جناب مولوی
ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی سلمہ اللہ تعالی وابقاہ الی غایۃ ما یتمناہ



حسب فرمایش جناب فیضمآب بدر الدین بن عبد اللہ صاحب قور و بہ تصحیح جناب
فاضل اجل عالم باعمل مولانا ابو محمد عبد العزیز صاحب مترجم کتاب فقہ مخدومی سلمہ اللہ تعالی

در مطبع گلزار حسنی واقع معمورہ بمبئی طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان مین جیسا کہ سلاطین اسلامیہ کے جھنڈے آئے۔ اور ملک کو جہانداری اور قوانین عدل و انصاف سے آباد کیا۔ ساتھی ساتھ حضرات علما و اولیا۔ کرام کے پرچم بھی چارون طرف لہرانے لگے۔ انکی برکت سے لاکھون اصنام پرستون نے راہِ ہدایت پائی۔
ازانجملہ حضرت مولانا قطب ربانی عالم حقانی مخدوم فقیہ علی مہائمی قدس سرہ العزیز ہین

مہایم

ملک کوکن کا زمانہ سابق مین صدر تھا۔ اور یہ بڑا بارونق شہر سمندر کے کنارے آباد تھا اور کوکن کا حاکم یہین رہا کرتا تھا۔ اور قصبہ ٹھانہ اوسکے توابع مین سے تھا۔ بالفعل یہ شہر ایک چھوٹا سا قصبہ رہگیا ہے۔ جسمین ایک معمولی بازار اور باہر کچھ باغ ہین۔ اور شہر کی بھی آبادی وہان تک پہنچی جاتی ہے۔ اس قصبہ کے غربی رُخ مولانا ممدوح کا مزار مقدس بنا ہے

بستی کے دس پندرہ گز کے فاصلہ سے دریا موجزن ہے - مزار شریف ایک سنگین شامیانہ کے نیچے ہے جسکے پتھر دیر خط نسخ سے حضرت کی ولادت اور وفات کی تاریخ لکھی ہوئی ہے -
اور حضرت کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف بھی اسمین ہی - اسکے اوپر شاہان تیموریہ کے عہد مین کسی نے ایک گنبذ بنا دیا ہی - اور گنبذ کے اردگرد پختہ غلام گردش ہی - یہ ایک نہایت خوبصورت عمارت ہے - اور مزار شریف کے شمالی رُخ ایک چوبی مسجد ہی - اور مسجد سے متصل ایک باولی ہے جسکی ساخت کچھ یہی ہی کہ یہ قدیم زمانہ کی ہی - اور صحن مسجد کے آگے درگاہ کے احاطہ مین بعض قبرین بھی ہین جو قدیم زمانہ کی معلوم ہوتی ہین -

اگلے زمانہ مین شہر مہایم سے کسیقدر فاصلہ سے سمندر تھا جو اب بہت قریب آ گیا ہے - اور اسکے غربی رُخ پانی مین کچھ قبرین اور عمارات کے نشان بھی دکھائی دیا کرتے ہین جبکہ جوار بھاٹے مین سمندر کا پانی اوتر جاتا ہے -

قصبہ کی غربی سمت کسی نے کوئی پشتہ بھی بنایا تھا دریا کے روکنے کے لئے جو اب شکستہ ہو گیا ہے -
اور بمبئی کے متمول لوگ تفریح سیر اکثر وہان جایا کرتے ہین - اور کچھ مکانات بھی بنا رکھے ہین - سال مین ایکبار حضرت کا عرس ہوتا ہے جسمین ہزارون آدمیونکا مجمع ہوتا ہی - اور بہت خرید و فروخت ہوتی ہی - ریل کا اسٹیشن تخمیناً دو تین سو قدم کے فاصلہ سے ہے - اس قصبہ مین بجز مخدوم صاحب کی درگاہ کے اور کوئی قدیم عمارت یا زیارت دکھائی نہین دیتی قصبہ مین سندر زیادہ ہین - پہلے زمانہ مین مہایم بھی بڑا بندر تھا -

(کوکن)

ہندوستان کا ایک ٹکڑا ہے جسکے شرق مین ملک گجرات ہے اور غرب مین سمندر بحر اخضر اور
شمالاً تقریباً دو سو میل تک لمبا اور چالیس پچاس میل کا چوڑا ہے - ملک سرسبز ہے پہاڑ بھی کثرت سے ہین
اس ملک مین ہندو بکثرت ہین - ہندو مسلمانون کے سوا انگریزون کے عہد کے عیسائی بھی ہین
ملکی زبان کوکنی ہے - جو گجراتی مرہٹی کے علاوہ ایک جداگانہ زبان ہے - مگر مرہٹی سے زیادہ
ملتی ہے - مسلمان اس ملک مین اکثر شافعی المذہب ہین - اور قوم عرب اور نوائت ہین (جنکی
نسبت طبری لکھتے ہین کہ یہ عرب ہین حجاج بن یوسف کے خوف سے بھاگ کر سواحل ہند مین جا بسے)
اس ملک مین آباد ہے - انکے بزرگ جہازون مین تجارت کیا کرتے تھے اسلئے فن جہاز رانی مین
یہان کے لوگونکو بڑا دخل تھا - اب بھی اس ملک کے لوگ بکثرت انگریزی جہازونپر نوکر ہین - بمبئی شہر مین
اس ملک کے لوگونکو کوکنی کہتے ہین - یہان کے مسلمانون مین یہ بھی ایک بڑی جماعت ہے - جو اوروں کی
نسبت اس شہر کے قدیم اور رؤسا خیال کیے جاتے ہین اور یہانکے اکثر متبرک و مقدس مزارات و
مساجد کی تولیت انہین کے ہاتھ مین ہے - جامع مسجد اور دوسری اکثر مساجد بڑی حویلی اسی قوم کی
بنائی ہوئی ہین - مولانا مخدوم بھی قوم نوائت سے تھے -

کوکن

شاہان خلجیہ و تغلقیہ کے عہد تک پایہ تخت دہلی کا ایک چھوٹا سا صوبہ تھا - صوبہ گجرات کی تحت رہا
کرتا تھا - اور فیروز شاہ باربک تک یہی حالت رہی مگر جب ہندوستان مین تیمور صاحبقران
آیا - اور سلطان محمود فیروز شاہ کا بیٹا تاب مقابلہ نہ لایا اور ہندوستان کی آفاق کو زیر و زبر کرکے

چلا گیا تو ہندوستان میں طوائف الملوکی ہوگئی۔ مالوہ کے ملک پر دلاور خان پہلے ہی سے قابض ہو گیا۔ اور ملتان خضر خان کے ہاتھ آیا دہلی تک۔ اور شرق میں ابراہیم شاہ سلطان شرقی نے جونپور میں جدا تخت قائم کیا۔ دکن میں شاہان بہمنیہ کا تخت گلبرگہ میں قائم ہو گیا۔ گجرات میں مظفر خان کے پوتے احمد شاہ نے تخت قائم کر لیا۔ اور اپنے نام سے شہر احمد آباد ۸۱۵ ہجری میں آباد کیا۔ یہ واقعات آٹھویں صدی کے آخر اور نویں صدی کے اوّل میں ہوئے۔

ان سلاطین کے آپس میں جنگ ہوا کرتی تھی یہ طوائف الملوکی جلال الدین اکبر کے عہد میں بہت کم ہوگئی۔ پھر شاہ عالم اور جہانگیر کے عہد میں تو تمام ہندوستان شاہان دہلی کے قبضہ میں آگیا تھا۔

مولانا کا نسب اور ولادت

آپکا اسم مبارک فقیہ علی مخدوم مہائمی ہے۔ والد ماجد کا نام احمد مہائمی ہے آپکی ولادت باسعادت سات سو چھہتر ہجری میں اس ملک کوکن میں ہوئی۔ آپکے والد ماجد مولانا احمد مہائمی بھی ایک بڑے عالم و فاضل اور مشاہیر علمائے کرام سے تھے۔ لفظ مہائمی آپکے خاندان کا لقب ہے۔

مولانا علی کی ولادت کا زمانہ ہندوستان میں بڑے امن اور خیر و برکت کا زمانہ فیروز شاہ باربک کی سلطنت کے عروج کا زمانہ تھا۔ علما و فضلا و مشائخ کرام کی قدر دانی بیحد ہوتی تھی۔ اور سلطان محمد تغلق شاہ نے عرب روم شام ایران توران اقطار الارض کے اہل کمال کو جمع کر لیا تھا۔ علم و فضل۔ فقر کے لحاظ سے یہ زمانہ ہندوستان کیلئے خصوصًا

مسلمانون کے لیے بڑا ہی متبرک زمانہ تھا۔ بڑے بڑے محدث۔ مفسر۔ فقیہ۔ اور عالم عقلیہ کے ماہر جمع تھے۔ اولیای کرام بھی وہ تھے کہ جنکے ذکر سے تواریخ مزین ہین۔

پھر اس زمانہ مین مولانا علی مہائمی کی تحصیل علم اور کسب کمالات کے لیے بہت سے آسان ذرایع موجود تھے۔ اوہر خود آپکے والد ماجد علم کا دریا رواں تھے۔ اور زمانہ نے نکو معاش سے بھی پوری مہلت دے رکھی تھی۔ ابتدائی جوانی مین علوم و فنون مروجہ سے فارغ ہوجانا مولانا جیسے ہونہارون کے نزدیک کیا بڑی بات تھی۔ جودت ذہن حدت طبع تو خدا داد ہی تھی تہوڑے دنون مین اپنے اقران سے بڑہ گئے۔ اور مسند افادہ پر بیٹھکر تعلیم و تدریس مین شہرۂ آفاق ہوگئے اور پہر فقر اور تجرید کی طرف جو طبیعت مائل ہوئی ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ کے بعد بدر کمال بنگئے۔ مشہور ہے کہ ان ایام مین حضرت خضر علیہ السلام سے بھی آپنے استفادہ کیا ہے آپ بڑے باخدا اور ولی کامل اور قطب زمانہ تھے۔ مزار مقدس فیوض و برکات کا منبع ہے

مذہب مولانا کا

شافعی تہا اس مذہب مین آپنے ایک رسالہ بہت عمدہ تحریر فرمایا ہے۔ پہر تفسیر اور تصوف مین بہت کچھ عمدہ عمدہ کتابین لکہین جو انہین کی حیات مین مقبول ہوکر ہند کے چارو نطرف مشہور ہوگئین اور اپنے علمائے زمانہ نے بڑی قدر دانی کے ساتہہ اونکو دیکہا۔ آپکو حضرت شیخ الشیوخ محی الدین بن العربی قدس سرہ سے بڑی عقیدت تہی توحید وجودی مین اونہین کے تابع تہے۔ اور اسلیے شیخ کے کتابونکی شرحین بہی لکہین۔ آپکی مجلس مین اسرار معارف سننے کے لیئے علمائے وقت کا ایک گروہ حاضر رہا کرتا تہا۔

اہل حاجات کے لیئے آپکا آستیانہ مرجع انام تہا۔

پہر آپنے اپنی جوانی میں

ہندوستان کو فتن کا کسیت بہی دیکہا۔ ایک زمانہ یہ بہی دیکہا کہ مہائم پر شاہان بہمنیہ کا قبضہ ہو گیا اور ایک مدت تک انہیں کے حکام یہان حکمرانی کرتے دیکہے۔ پہر یہ بہی آپنے دیکہا کہ گجرات مین احمد شاہ نے اپنے نام سے احمد آباد شہر آباد کیا اور بڑے بڑے علما و مشائخ کرام کو وہان لاکر بسایا۔ یہ شہر احمد آباد ۸۱۳ھ مین بنایا گیا۔ اوسوقت مولانا علی مہائمی کا سن شریف تقریبا چالیس برس کا تہا۔

احمد آباد مین آپکے معاصرین مین سے بہت علما و اولیاء کرام تہے منجملہ اونکے مولانا جمال الدین عرف شیخ کہتو قدس سرہ تہے۔ یہ حضرت بابا اسحٰق مغربی کے مرید اور دہلی کے رہنے والے ہین۔ احمد شاہ گجراتی اپنے شہر کی برکت و رونق کے لیئے آپکو لایا تہا۔ اپنی حیات مین مرجع عالم تہے بڑے بڑے علما اولیا آپکے حلقہ مین حاضر ہوتے تہے انکا مزار احمد آباد مین ہے۔

ازانجملہ حضرت قطب عالم ابو محمد برہان الدین بن شاہزادہ محمود بن سید جلال مخدوم جہانیان یہ حضرت اپنے باپ کے مرید اور شیخ احمد کہتو کے بہی خلیفہ تہے۔ بڑے اولیاء کرام مین سے تہے یہ بہی اُس عہد مین احمد آباد کو رونق دے رہے تہے۔ اونکا انتقال حضرت مخدوم علی کے بعد ہوا ہے اسکے سوا اور بہی بکمال موجود تہے۔

دکن مین سید محمد گیسو دراز تہے جنکا انتقال ۸۲۵ ہجری مین بمقام گلبرگہ ہوا ہے اسیطرح

ہندوستان کے ہر قطع مین ایک ایک باکمال تہا۔

آپکے عہد مین دو پادشاہ ایک ہی نام کے بڑی نبرد آزمائیان کرتے تہے۔ ادہر احمد آباد مین احمد شاہ اور گلبرگہ مین احمد شاہ بہمنی۔ احمد شاہ گجراتی نے ایکبار حملہ کرکے ملک کوکن کو بہمنیوں سے چہین لیا اور مہائم مین ایک شخص کو حاکم کیا جسکا نام قطب تہا قطب کے مرجانیکے بعد احمد بہمنی کے دل مین پہر اس ملک کی ہوس پختہ ہوئی حسن عزت مخاطب بملک التجار کو لشکر دیکر بہیجا۔ ملک التجار نے یہ ملک گجراتیون سے لے لیا۔ اسکے بعد احمد شاہ گجراتی کو غیرت شاہی نے ابہارا اپنے بیٹے ظفر خان کو افتخار الملک کے ساتہ لشکر دیکر ادہر روانہ کیا اور مخلص الملک کوتوال بندر دیو کو لکہا کہ سب بندرون کے جہاز جمع کرکے ظفر خان کی مدد کے لیے بہت جلد پہنچے وہ بندر دیپ (دیو) بندر گہوگہ، کہمبایت، کے جہاز جمع کرکر مہائم کی طرف چلا جہازونکی تعداد سترکے قریب تہی ظفر خان نے جہازی لشکر کو جداگانہ روانہ کیا اور آپ لشکر لیکر خشکی کے رستے چلا۔ اور رٹانہ جو دکہنیون کا تہانہ تہا حملہ کیا۔ ادہر جہاز بہی آپہنچے۔ چار و نطرف سے نرغہ کرکے حاکم تہانہ کو جو قلعہ مین پناہ گزین تہا تنگ کیا وہ بہی خوب لڑا جب تاب مقابلہ نہ رہی تو بہاگ گیا۔ ظفر خان کا سیفدر لشکر یہان سے مہائم کیطرف روانہ ہوا۔ وہان ملک التجار تہے جو دکہنیونکی طرف سے حاکم تہا دختونکو کاٹکر مہائم کا بندر خار بند بنا کر مستحکم کر رکہا تہا۔ پہر جب گجراتی لشکر آگیا تو خار بند سے نکلکر صف آرائی ہوئی اور خوب ہی مقابلہ کیا۔ صبح سے شام تک خوب ہی کشت و خون رہا آخر ملک التجار بہاگ کر کسی اور بندر مین پناہ گزین ہوا۔ مگر دریائی لشکر اور بری عسکر نے ہر طرف سے محاصرہ کر لیا۔ ملک التجار نے اس حال سے احمد شاہ بہمنی کو مطلع کیا۔ اسنے فوراً دس ہزار سپاہ جرار اور ہاتہی

ہاتھی اپنے بیٹے محمد خان کو دیکر مدد کے لیئے روانہ کیا اور اپنے وزیر خواجہ جہان کو ہمراہ کیا جب
لشکر ملک کوکن میں آگیا ملک التجار بھی اونسے جا ملا - مہائم پر حملہ کرنے سے پہلے یہ مناسب
معلوم ہوا کہ اول تہانہ کو گجراتیون سے واپس لینا چاہیئے - پھر مہائم پر حملہ کرنا چاہیئے -
ادھر شاہزادہ ظفر خان بھی ایک لشکر لیکر تہانہ کی مدد کو آیا - صبح سے غروب تک دونون
لشکرون میں خوب کشت وخون رہا - آخرکار دکھنیونکو شکست ہوئی - ملک التجار جالنہ کی
طرف اور شاہزادہ ظفر خان دولت آباد کی طرف بھاگ گئے - اور ظفر خان پھر مہائم میں آیا
اور جہازون کے ذریعہ سے ملک التجار کے لوگونکو جو جہازون میں سوار ہوکر خزائن جواہر
لیئے جاتے تھے گرفتار کیا - اور بہت کچھ مال واسباب نقد وجنس ہاتھ آیا - سبکو کشتیونمیں سوار
کرکے اپنے باپ احمد شاہ گجراتی کے پاس روانہ کیا - اور تہانہ اور مہائم میں اپنی طرف سے
عمال وحکام مقرر کیئے -

یہ واقعہ حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ کے سامنے گذرا - آپ کی وفات سے دو ایک برس
پہلے - اس واقعہ کے بعد راے مہائم کی لڑکی شہزادہ فتح خان کے نکاح میں آئی - ان واقعات کے
بعد ۸۳۵ ہجری جمعرات کے دن عشا کے وقت تاریخ اٹھائیسوین جمادی الثانی حضرت مخدوم صاحب
قدس سرہ العزیز کا انتقال ہوا - جمعہ کے دن صبح کو کچھ دن چڑھے اس گنج گرانمایہ کو تہ خاک مدفون
کیا - ایسے باکمال کی وفات پر زمانہ مدتون خونی آنسوون سے رویا -

انا للہ وانا الیہ راجعون

بعض مؤرخون نے مولانا علی کو ناوخدا کا نواسہ لکھا ہے - ناوخدا سے معلوم نہیں

کونسا ناؤ خدا مراد ہے - یہی ملک التجار یاکوئی اور جو اس سے پہلے اس ولایت کا حاکم تھا -
اس سے معلوم ہوا کہ مولانا دنیا کے لحاظ سے بھی ایک بڑے آدمی اور رئیس خاندان میں سے تھے

حضرت مخدوم صاحب

نہ صرف درویش اور ولی باکمال تھے بلکہ ایک بڑے عالم و فاضل صاحب تصانیف بھی تھے آپکی
مفید تصانیف بہت کچھ ہیں - از انجملہ قرآن مجید کی تفسیر ہے جسکو تفسیر رحمانی کہتے ہیں
دراصل نام تبصیر الرحمن وتیسیر المنان ہے ایک عجیب تفسیر مختصر الفاظ میں ایک آیت کو
دوسری آیت سے اس خوبی کے ساتھ ربط دیتے ہیں اور اسکے سا[illegible] ق و معارف صوفیہ بھی الفاظ
قرآنیہ سے واضح کرتے جاتے ہیں - مگر ہر ایک مقام میں توحید وجودی کی جھلکی پائی جاتی ہے - اور کہیں کہیں
مطالب قرآنیہ کی بھی توضیح فرماتے ہیں - ہرچند علماے کرام نے اس فن میں بہت سی تفاسیر لکھی ہیں
امام رازی رح بھی ربط آیات میں بہت کوشش کرتے ہیں مگر جناب مخدوم صاحب بھی ایک نئے لطف کے ساتھ
مختصر الفاظ میں اس مطلب کو ادا کرتے ہیں - یہ تفسیر مصر میں چھپ گئی ہے اور بڑے بڑے علماے
اوس پر تقاریظ لکھی ہیں اور بہت کچھ مدح کی ہے -

از انجملہ استجلاء البصر فی الرد علی استقصاء النظر ہے - یہ کتاب بھی
بے نظیر ہے ابن مطہر حلی شیعی نے استقصا اپنے مذہب کی تائید میں لکھی تھی اور مولانا علی کے عہد میں
شاہان صفویہ کا نیر اقبال نصف النہار پر پہنچا ہوا تھا -
شیعہ اوس کتاب کو لاجواب کہتے ہیں اور ناز کرتے ہیں کہ آجتک اسکا جواب کسی سے نہیں ہوا

اور نہ ہوگا - مگر مخدوم صاحب قدس سرہ نے اونکے اس دعوے کو بہت جلد باطل کرکے دکہا دیا -

از انجملہ انعام الملک العلام باحکام حکم الاحکام ہے یہ کتاب عجائب روزگار سے ہے - اس کتاب مین آپنے احکام شرع کی حکمتین اور اونکے اسرار بیان فرماکر ثابت کر دیا ہے کہ شرع محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام بہی ذات خود ایک معجزہ ہے - ہر بات اسکی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے - یعنی میزان عقل مین ہر بات کو تول کر دکہا دیا ہے کہ پوری ہے - اور فطرت کے گز سے ناپ دیا ہے - اور علما نے بہی اس فن مین کتابین لکہی ہین متاخرین مین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ بہی عجیب و غریب ہے -

از انجملہ خصوص النعم شرح فصوص الحکم ہے - اور دوسری شرح بہی لکہی ہے تیسری ناتمام رکہی ان شروح مین تبلا دیا کہ شیخ ابن العربی پر جو لوگونکے اعتراضات ہین محض بے اصل ہین - شیخ کے کلام کو شرع محمدی کے مطابق کیا ہے - اور اسیطرح نصوص کی بہی شرح لکہی ہے نصوص شیخ صدر الدین قونوی کی تصنیف ہے - از انجملہ زوارف شرح عوارف المعارف تالیف شیخ شہاب الدین سہروردی رح اسیطرح اور بہی رسائل ہین از انجملہ النور الازہر فی کشف القضاء والقدر ہے - اور اوسکی شرح الضوء الازہر بہی آپ ہی نے لکہی ہے - اور رسالۃ الوجود فی شرح اسماء المعبود بہی آپکا ہی رسالہ ہے اور اوسکی بہی آپ ہی نے شرح لکہی ہے جسکا نام احلۃ التایید فی شرح رسالۃ التوحید ہے اور دوسری شرح اداۃ الدقائق بشرح مرأۃ الحقائق ہے انکے سوا اور ایک رسالہ ہے جسمین آیۃ الم سے متقین تک کروڑون وجوہ تراکیب نحویہ کے بیان مین فرمائے ہین -

جس سے مولانا کا تبحر معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک رسالہ فقہ امام شافعی رح مین مختصر جامع نہایت عمدہ مسمی بہ فقہ مخدومی ہے۔ یہ رسالہ ابوعزالدین تو ریس بی کے حکم سے ترجمہ کرکے چہاپا گیا لیکن اس رسالہ مین کچہ تحریف ہی واقعہ ہو گئی ہے۔ یا یہ ابتدائی تالیف ہے جو طالبعلمی کے زمانہ مین ہوئی ہو گی۔

آپکا ذکر اخبار الاخیار مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی سنے اور سبحۃ المرجان مین سید غلام علی بلگرامی نے۔ اور ابجد العلوم مین۔ ابوالطیب قنوجی و دیگر اکابر ذکر کیا ہے۔ آپکے شیوخ الطریقہ اور شیوخ فی العلم اور سلسلۂ تلامذہ کا کوئی پتا نہین لگتا۔ نہ آپکی نسل مین کوئی شخص معلوم ہوتا ہے نہ مہائم مین کوئی آثار مدرسہ کے پائے جاتے ہین اسلیے بعض نے کہدیا کہ آپکا طریقہ اویسیہ ہے۔ آپکے مزار مقدس سے توحید وجودی کی خوشبو آتی ہے۔ آپکی کرامات و خرق عادات جو آپکی حیات مین اور آپکے بعد آپ کی قبر سے متعلق ہین بیشمار ہین منجملہ اونکے دو تین کرامات ہین جو رسالہ ضمیر الانسان مین سید ابراہیم مدنی سنے نقل کی ہے۔ گو سلسلہ رواۃ مذکور نہین مگر امکان ہے۔ اونمین سے ایک یہ ہے۔ کہ لونڈی آپکے کپڑے دہویا کرتی تہی اور حسن اعتقاد سے آپکے کپڑونکا دہوون پی لیتی تہی حق سبحانہ تعالیٰ سنے اوسکی برکت سے اوسکو ولیہ کر دیا۔

دوم یہ کہ ایک مسافر آپکے یہان آیا وہی لونڈی کہانا لیکر گئی۔ مسافر دکہائی نہ دیا مگر انکشاف ہوا تو وہ شخص خانہ کعبہ مین بیٹہا دکہائی دیا۔ آپنے کہانا لے لیا اور کہا کہ مین خضر ہون اور یہ مرتبہ اس لونڈی کو مولانا علی مہائمی کے کپڑون کے سبب حاصل ہوا۔

سوم یہ کہ مہائم مین کوئی تاجر بت پرست تہا کئی برس سے اوسکا جہاز غائب تہا نجومیون نے

دریافت کرتا تھا کوئی کچھ کوئی کچھ کہدیتا تھا۔ آخر وہ مولانا کی خدمت مین حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا
حضرت نے فرمایا وضو کر کے مراقبہ مین بیٹھو۔ خدا نے اوسپر کشف کردیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ جہاز مع اہل کے
قریب آرہا ہے۔ آنکھہ کھول کر حیرت مین رہگیا۔ شام کو وہ جہاز کنارے پر آلگا۔ پھر وہ ہندو
معہ زن و فرزند مسلمان ہوگیا۔ ؎ مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند ٭ از انجملہ یہ کہ جو فاسق فاجر
اپنے معشوقونکو لیکر سفر سیر وہان رہتے ہین
یا جو بدکار وہان بدکاری کرتے
ہین برباد ہوجاتے ہین
فقط

ابو محمد عبد الحی دہلوی

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب فقہ مخدومی مترجم معہ تذکرہ جناب مخدوم صاحب مہائمی
قدس سرہ العزیز حسب فرمایش جناب بدر الدین عبد اللہ قوسلمہ اللہ الغفور مطبع گلزار حسنی
واقع بمبی مین طبع ہو کر رونق بخش دیدہ اہل بین
ہوئی
سنہ ۱۳۱۴ ہجری

تقریظ مولانا عالم ربانی فاضل حقانی کشاف رموز قرآنی جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی سلمہ اللہ تعالی و ابقاہ و ابلغہ الی غایۃ ما یتمناہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی ؞

مینے اس ترجمہ کو اکثر مقامات سے دیکھا جہان تک میرا علم ہے مین کہہ سکتا ہون کہ مترجم علامہ مولانا عبد العزیز صاحب نے نہایت عمدگی سے مطلب خیز الفاظ مین ترجمہ کیا۔ رہی معانی و مطالب کی تہ تک پہنچنا سو وہ تو دوسری بات ہے اسکے لیے شرح درکار ہے۔ کیا زبان کا قالب بدل دینا مفید نہیں خدا مصنف اور مترجم اور محرک جناب بدر الدین عبد اللہ کور صاحب رئیس بمبئی کو جزای خیر عطا فرما۔ ابو محمد عبد الحق

تقریظ جناب سیادت مآب مولانا مولوی سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو بمفتی اشرف علی گلشن آبادی ما زال شمس فیضہ بازغۃ علی الامصار و البوادی

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ ؞ اما بعد ہمدرین اثنا کتاب فقہ شافعی عربی مؤلفہ قطب کوکن حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین فقیہ علی مخدوم مہائمی قدس سرہ العزیز مع ترجمہ ہندی جسکو جناب الانعاب بدر الدین بن عبد اللہ کور سلمہ اللہ تعالی نے نہایت اہتمام سے مرتب کرکے چھپوایا ہے اس فقیر حقیر خادم العلماء والسادات کی نظر سے اوائل کے چند اجزا گذرے بڑی شوق سے عربی کا ترجمہ

لفظاً بلفظٍ ملا کر دیکھا برابر اور درست پایا۔ عبارت عربی پُر فصاحت اور سلیس ہے خط عمدہ چھاپہ صاف کاغذ سفید ہے۔ طلبا کو اسکا پڑہنا یاد کرنا واسطے عمل کے مفید ہے اور اسکے حاشیہ پر بعض ضروری فوائد خود مولوی ابو محمد عبد العزیز العثمانی الفزاروی مترجم کتاب نے مزید کئے ہین وہ بھی مطالعہ کرنیوالے کو از حد مفید ہین خداوند ہر دو جہان مؤلف اور مترجم کو و نیز مہتمم و مباشر فاری کو اجر عظیم عطا فرمائے اور عمل کی توفیق بخشے اور جسنے ہمت نیک و نیت خالص سے کتاب مذکور کو چھپوایا ہے اوسکو بھی دارین مین جزاء جزیل و ثواب جمیل عنایت کرے ہذا ما اوردناہ والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین۔ کتبہ فقیر حقیر المسکین عبید الفتاح الحسینی القادری المدعو مفتی سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین آمین یارب العلمین۔

چکیدهٔ کلک دشوار پسند نتیجهٔ طبع آسمان پیوند جناب منشی غلام علی بلیغ سلمہ اللہ تعالیٰ

برآر از پردهٔ بسم اللہ تیغ خوشمقالی را
مسخّر کن سواد اعظم نازک خیالی را

بادی النظر مین یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ نجات عقبیٰ بدون تحقیق و تصحیح مسائل و عقائد نہایت دشوار ہے کیا حضرات عقلی اور کیا نقلی کل کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے گو اس نوع کی علمائے کرام رحمہم اللہ کی تصانیف سے ہزارہا کتب موجود ہین مگر اس نہج کی اردو مین بعبارت سلیس کہ جس مین مسائل ثابتہ منضبط ہون اب تک عنقا صفت ناپیدا تھی اور اسیر شاہد مقصود نے ابھی تک صورت زیبا نہ دکھائی تھی لیکن للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ؛ آخر آمد زپس پردهٔ تقدیر پدید ؛ خوش قسمتی سے کتاب ترجمہ فقہ محمدی ہاتھ آئی۔ گو فقہ محمدی گلستان معرفت

نیل شاخسار حقیقت سرو جویبار طریقت رونق بزم شریعت شبلی شستنگاہ جنید پائگاہ منصور رتبت
عطار درجت حضرت فقیہ علی مخدوم مہایمی قدس سرہ العزیز کی تصنیف منیف سے ہی اوسکا کیا کہنا
اللہ اللہ سیر ائمہ اور اوسکی توصیف غیر ممکن ہے اوسکے حسن وخوبی مصنف علیہ الرحمۃ کی ذات بابرکات سے
اظہر من الشمس ہے جسکے تصریح کی چندان ضرورت نہین لیکن وہ عربی مین مرقوم ہے جسکی فہمید مین
عوام الناس کو بہت کم استفادہ حاصل ہوتا تہا مگر اوس شاہد زیبا طلعت کو جامع معقول ومنقول حاوی
فروع واصول فاضل اجل عالم باعمل واقف رموز خفی وجلی جناب مولانا ومقتدانا مولوی عبد العلی صاحب بیزاری
ابقاہ اللہ تعالی نے خلعت اردوی معلی سے آراستہ فرمایا جس سے ہر کہ ومہ اوسکے جلوہ نورآگین سے معانی مستفیض
ہوسکتا ہے الحق کہ خامہ مترجم شاخ نخل طور سینا ہے از انجا کہ مصداق اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى گردش اشہب کلک
طواف حاجیان ہے نوای عندلیب خامہ تسبیح گریان ہے محراب کبود وار حرف رنگین ابروی غلمان ہے او نور آگین نقاط
مردم دیدہ پریان اعراب مژگان حوریان بیاض بین السطور تجلی گہ طور سواد الفاظ سویدای چشم حور آیت ربانی
کتابت ناظم لسان روئی مہ کنعان مجلی صفحات صفحہ آئینہ دار ید بیضا کیون نہو جس کتاب کے مہتمم مطلع الانوار مہبط
معانی بحر ذخار نکتہ دانی حضور فیض معمور کرم دستور لامع النور عالیجناب حاجی بدرالدین عبد اللہ صاحب قادری دام ظلہ وحشمتہ
مآل التحریر ہیچمدان بلیغ یہ مژدہ روح افزا حضرات کو کتی وجمیع برادران شافعی ہے کہ یہ کتاب فیض انتساب سیر ذریعہ نجات
ابدی کہنا شایان ہے جسکی سیر قاطع سیئات ودافع معصیات ہے بیشک محتشم الیہ نے کیا اپنی قوم اور کیا دیگر برادران
شافعی کے لئے ایک ایسی کتاب بہم پہنچائی جسکی اشد ضرورت ہی تہ ذیب ہین تہ دل سے ایسے فیاض خیرخواہ قوم کا شکریہ

قطعہ	ادا کرنا چاہیے وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى	شمسی

بحمد اللہ درین ایوان فرخ	خوشا شد ترجمہ احسن اسلوب	بلیغ این گفت سال ترجمہ شد	شہر آن ترجمہ باب صرمی ۱۳۱۴

صورۃ ما قرظہ الفاضل فخر الاسلام مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب شایق حسان روم ؎

زیبایش انجمن عالم از ساغر و مل محمدیت بسیع و بسیر ست. و آب و رنگ چمن بنی آدم از غنچه و گل دحت بشیر و نذیر. پس خلاق دو جهان را بنزار سجودی. و پیغمبر آخر الزمان را بشیار درودی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَجُنْدِهٖ وَحِزْبِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ. سپس گوش اسلامیان را مژده شنیدن و چشم ایمانیان را نوید دیدن باد که درین زمان میمنت اقتران کتاب فقه مخدومی که نادر و لا جواب ست و از اول تا آخر انتخاب. سراپا نسخهٔ رنگین که بحسن تازگی مضمون فقه شافعی رنگ ریز رونق گلشن دین ست. و معانیش رسواد حرف شرائع چون مردمک روشن شرع متین. سیاهیش را طرهٔ گیسوی احمدی دائم بجاست. و سفیدیش را عارض مهر دی محمدی خوانم روا. ورق ورقش سیرت رخسارهٔ محبوبان ملت احمدیه ست. و سطر سطرش رگ زلف خوبان شریعت محمدیه. و نقطه نقطه اش خال رخ نیکوان توشادوین ... ولفظ لفظش نقش خامهٔ بهزاد شرع متین مصطفوی رنگینی عباراتش سنجیده ست. و خوبی فقراتش پسندیده. دیدهٔ ایمانیان بدیدارش فروغی پذیرد. و باصرهٔ اسلامیان از معاینه اش نوری برگیرد. هر مسئله باسلوب تازه ست. و هر جمله حسن بی اندازه. چرا نباشد که از تصنیف لطیف تألیف منیف نخبة المفسرین و زبدة المحدثین البحر الالمعی والفاضل اللوذعی شیخ المشائخ الفقیه المخدوم علی المهایمی قدس سره العزیز ست. و تحریر تعریفش قلم را بذن از حوصلهٔ کلک آبدار من بیرون ست. و تقریر توصیفش حرفی خواندن از همت زبان گوهر بار من افزون. با ترجمهٔ هندیش که از ادیب اریب فاضل لبیب عزیز مصر ادراک و تمیز ابو محمد مولوی عبد العزیز العثمانی النزاردی سلمه ربه القوی ست باهتمام شرافت نیاد نجابت دستگاه نکته سنج فضلای اعلام قدر دان علمای کرام حامی سنن ماحی فتن جناب فیض انتساب بدر الدین بن عبد الله فور صاحب رئیس اعظم بمبئی دام دولته بکجل الجواهر طبع سرکش دیدهٔ اولی الابصار گردید. الهی تا جهان ست رسالهٔ فقه مخدومی مهر منیر وز باد. و نیر خورشید عالم افروز امین

قطعهٔ تاریخ

بید الحمد فقه مخدومی
واقف سر منزلی مع الله بود
سلم یام نصف عمر فان بود
نیز از بن دار داد نیسی تصنیف
آنکه است ذهن ثاقب او
حامی ملت رسول عرب
گر ترا فکر سال طبعش هست

گرنه علے معانی هست مجتمعات
کاشف کنه سر مکنونات
طارم حال و قال را مرقات
غیر ازین هست بیش تالیفات
او ست مخمر سپهر تحقیقات
بدل و جان ماحی بدعات
شانه قاحوله بوجه حسن هاهات

آنکه عرفاب لحب توحید
بود یکسان بخلوت و جلوت
معدن الجود معدد الاحسان
هست نیکو منش مسیم هندی
چاپ نمود این کتاب نکو
خیر اندیش شرع پاک نبی
چشمهٔ فیض جاودانی گو
۱۳۱۲ هـ

آنچنان شد که شد فنا فی الذات
شاغل ذکر و فکر و نفی و اثبات
مخزن الفیض مجمع الحسنات
اعنی عبد العزیز خوش اوقات
بدر دین نور متصف بصفات
هم بهی خواه اهل سنت و هدات
ثم سلم وصل الف آنات

۲ اَحْسَنَ اللّٰهُ حَالَهُ حَسَنًا ؛ بَارَكَ اللّٰهُ فِيهِ بِالْبَرَكَاتِ ؛ ضَاعَفَ اللّٰهُ حُسْنَ عِزَّتِهِ ؛ صَانَهُ رَبُّهُ عَنِ الْآفَاتِ

تقریظ

ریختهٔ کلک جواہر سلک شاعر باکمال جناب سید جلال عظیم آبادی

ما زال شمس فضله بازغة على الاقطار و البوادی

بسم الله الرحمن الرحیم

بنام خداوند دنیا و دین
که از ذات حق گشت ایجاد جود
بامرش مه و مهر با برج و دود
بتجلیش چشم جهان آیدم
خبے شہسوار یتیمی لوند
سراپای او شمع نورش آمد
بهم از بهر تا بروز قیام
نبی این کتاب شریعت تمام
کتابیست در ... از مهر ما
بنازک جهان هم باسوده است
کنون در رویش تو در رونق
بدانسان که بایسته بایسته کرد
دو گیتی بکام نکوئیش باد

خدای زمان و خداوند زمین
برآسوده او بر عطا و سجود
یکی شب رود و دیگری روز گرد
ز نور و ز دولت بیکسان آیدم
زمین بوس او آسمان بلند
بیادیست مهر بیادیست ماه
زمین پیش او و فلک بر سلام
که از آفتاب است چون ماهتاب
بها با چراغ الهی براه
جهانی ز فیضش بیاسوده است
برآورد بر گرد روشن چراغ
لبی بر نیاید که تا بیشه کرد
دلی کان نخوشتش بدرد ...
رسید جلال به ای گنبد جمال

همه بی نیازند او بی نیاز
بآئین دادار پروردگار
پس بی نیاید که از روزگار
نبی مهترین مرسلان خدا
بیک بزم ... ناموس شام
برآل و اصحاب آن پاک زاد
بیان دهم مستان ...
پر از نقد ادریس ...
علی شاه مخدوم مرد کهن
در این نسخه ... ...
به سرخی تقدیر ...
زنازی سند آورده است
چو از خاک خانا ... شد خمیده
شود ... تاریخ طبعش سؤال

لطیف و خبیر است و دانای راز
بدان نیک و نیک آن ... آشکار
جهاندار در روزی آورده بار
محمد که شد خاتم الانبیا
ندرستم بماند دیگر نشاید پیام
درود از خداوند دوار باد
نویسی بابریستان بود
که او رسیس کان ماه تمام
که نخوتش ...
هزار از باب وهم یکی از هزار
بعزیان فراش گرد و حدای
نگر خود زرو ... آورده است
بدین غالب طبع شد ...

چو خوش گفت آن سبز نکته گروه
هزار و سه صد هشت هم چارده
سنه ۱۳۱۴ هجری

नाम

नम्बर ६ तौल

नाम आसामी

ईईकरारनामा रिवानुमिल सानावहो

टिप्पणी

इस तरफ सालाबहो कैफियत हाजीन करोनी

प्रणीदण्डीलवि गीजनानदल्लहो

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

अध्याय गीतजी की भावे गीं म बवस्ल है